موسوعہ فقہیہ

تاریخ وتعارف

ترتیب

ڈاکٹر صفدر زبیر ندوی

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

باب اول

۱۔موسوعہ فقہیہ-کویت کا ایک عظیم کارنامہ

-تمہید

-فقہ کو پیش کرنے کا اجتماعی انداز

-فقہ کو انسائیکلو پیڈیائی انداز میں پیش کرنے کی کوششیں

-فقہی انسائیکلو پیڈیا (موسوعہ فقہیہ) تیاری کا مختصر تاریخی جائزہ

-وزارت اوقاف کویت کی منصوبہ بند کوشش

-مدت کار اور تحقیقاتی علمی ٹیم

-موسوعہ فقہیہ کا جدید منہج اور منفرد اسلوب

-موسوعہ کی ترتیب مصطلحات کے لحاظ سے

-اجمالی چارٹ

-موسوعہ فقہیہ کی خصوصیات

۲۔موسوعہ فقہیہ (اردو)-اسلامک فقہ اکیڈمی کی ایک عظیم خدمت

-موسوعہ فقہیہ کے اردو ترجمہ کی اہمیت وضرورت

-ترجمہ کے مراحل

-مترجمین کے انتخاب کا مرحلہ

-ہدایات برائے مترجمین

-نظر ثانی کا مرحلہ
-نظر نہائی کا اہم مرحلہ
-کمپیوٹر کتابت اور تصحیح عبارت
-نظر ثانی کمیٹی برائے ترجمہ موسوعہ فقہیہ
-موسوعہ فقہیہ (اردو) کی طباعت اور تقسیم
-آخری بات

باب دوم

۱۔موسوعہ فقہیہ کی تقریب رسم اجراء کی روداد
۲۔خطابات:
-جناب محمد حامد انصاری
-مولانا محمد سالم قاسمی
۳۔پیغامات:
-مولانا محمد رابع حسنی ندوی
-مولانا بدرالدین اجمل قاسمی
-جناب سلمان خورشید
-مولانا نور عالم خلیل امینی
۴۔کلمات:
-الشیخ بدر فالح العازمی
-الشیخ سامی محمد سلیمان

-الشیخ فیصل بن حسن الطراد
۵۔تاثرات:
-مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری
-مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی
-مولانا سید جلال الدین عمری
-مولانا نعمت اللہ اعظمی
-مولانا عمید الزماں کیرانوی
-مفتی صادق محی الدین نظامی
-مولانا انیس الرحمٰن قاسمی
-پروفیسر سعود عالم قاسمی
-مولانا کاکا سعید عمری
۶۔موسوعہ فقہیہ-مختصر تاریخ
۷۔موسوعہ فقہیہ-مختصر خصوصیات
۸۔موسوعہ کے بارے میں اکابر علماء کے اقوال

موسوعہ فقہیہ

وزارت اوقات واسلامی امور کویت کا ایک عظیم کارنامہ

تمہید:

بیسویں صدی کے نصف آخر اور رواں اکیسویں صدی کا امتیاز یہ ہے کہ اس صدی میں دنیا نے ہر شعبہ میں حیرت انگیز ترقی کی ہے، اور ہر سطح پر اور ہر میدان میں انقلابی تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں، جس کے نتیجہ میں نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور پوری دنیائے انسانیت کو نئے چیلنجز کا سامنا ہے، ان چیلنجوں اور نت نئے مسائل کو مختلف فلسفوں اور ازموں کے ذریعہ حل کرنے کی کوششیں عالمی سطح پر کی جاتی رہی ہیں، لیکن اس کے باوجود اسلامی نظام حیات، اسلامی قانون اور فقہ اسلامی کی طرف نگاہیں اٹھ رہی ہیں، اور اسلامی شریعت کی جانب رجوع اور پوری زندگی کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کے مطالبات ہو رہے ہیں، اور دوسری طرف یہ سوال بھی اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا فقہ اسلامی آج کے تقاضوں کی تکمیل کر سکتی ہے اور کیا موجودہ دور کے مسائل ومشکلات کا حل شریعت اسلامی میں موجود ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ فقہ اسلامی موجودہ دور کے مسائل کا بہترین اور قابل عمل حل پیش کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے، فقہ اسلامی نے ہر دور کے نئے مسائل اور ترقیات میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے، اور موجودہ زمانہ میں نو پیش آمدہ انتہائی پیچیدہ اور متنوع

مسائل کا عملی حل بھی پیش کیا ہے، اسلامی شریعت چونکہ الٰہی قانون ہے اس لئے اس کی خوبیوں نے اسے ایسا منارہ نور بنادیا ہے جس سے ہر زمانہ میں روشنی اور رہنمائی حاصل کی جاتی رہے گی۔

فقہ کو پیش کرنے کا اجتماعی انداز:

فقہ اسلامی اپنی عہد بہ عہد نشو ونما اور تدوین میں مختلف مراحل سے گذری ہے، اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہونے اور مختلف نئی قوموں کے اسلام میں داخل ہونے سے بہت سے ایسے سوالات اور مسائل مسلمانوں کے سامنے آئے جن کا صریح حکم قرآن وحدیث میں موجود نہ تھا، اس لئے فقہاء صحابہ وتابعین کو اجتہاد کا عمل تیز کرنے کی ضرورت پیش آئی، پھر انہوں نے کتاب وسنت اور مقاصد شریعت کی روشنی میں پیش آمدہ مسائل کا شرعی حل تلاش کیا، تابعین ہی کے آخری دور میں امام ابوحنیفہؒ اور ان کے تلامذہ کے ہاتھوں فقہ اسلامی کی تدوین کا آغاز ہوا، فقہ اسلامی کی تاریخ میں سب سے پہلے امام ابوحنیفہؒ نے ہی اجتماعی اجتہاد کی طرح ڈالی، ان کی فقہی مجلس سے ہزاروں مسائل کے فیصلے ہوئے جنہیں ان کے مجتہد شاگردوں نے مرتب اور مدون کیا، اس کے بعد مدون فقہی مجموعے اور مفصل بنیادی کتابوں کی تالیف عمل میں آئی، جن کے ذریعہ مذاہب فقہ کو ناپید ہونے سے محفوظ رکھا گیا، اس کے بعد ترقی یافتہ شکل میں بعض ایسی فقہی تصنیفات وجود میں آئیں جو موسوعاتی تصنیف کی کچھ خصوصیات رکھتی ہیں، جیسے جامعیت اور موضوع کا احاطہ، اور ایسا انداز اختیار کرنا کہ اس سے ایک عام شخص بھی استفادہ کرسکتا ہو، اس کی مثال میں وہ کتابیں پیش کی جاسکتی ہیں جن میں یکساں انداز میں مختلف کتابوں کے متفرق مباحث کو یکجا کردیا گیا ہے اور جن میں علم الاختلاف کے فن کو مدنظر رکھا گیا ہے، لیکن یہ نیم موسوعاتی کام یا تو مکمل طور پر انفرادی کوششیں ہوتی تھیں یا نیم انفرادی، یعنی یہ کہ اگر مصنف کی وفات ہوجاتی تو ان کے بعد کوئی

شخص اس کا تتمہ لکھ دیتا تھا، اس طرح کے کام اجتماعی کوششوں سے کم ہی انجام دیئے گئے۔

فقہ کو انسائیکلو پیڈیائی انداز میں پیش کرنے کی کوششیں:

موجودہ دور سائنسی انقلاب کے ساتھ علمی انقلاب کا بھی دور ہے، علوم وفنون کی ترقیوں کے ساتھ ساتھ خود ان کو پیش کرنے میں تنوع اور جدت پیدا کی جا رہی ہے، اور علمی استفادہ کو آسان سے آسان تر بنانے کی کوششیں جاری ہیں، انسائیکلو پیڈیائی اسلوب، نظریہ سازی کا اسلوب، رجحانات کا اسلوب، قانونی دفعات کا اسلوب وغیرہ اسی طرح کی کوششیں ہیں، عصر حاضر کے علمی انقلاب کو دیکھتے ہوئے فقہ اسلامی میں اس رجحان کو اپنانے کی ضرورت محسوس کی گئی اور مختلف حلقوں کی جانب سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ انسائیکلو پیڈیائی طرز پر فقہ اسلامی کی ترتیب جدید انجام دی جائے۔ اس اسلوب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں حروف تہجی کی ترتیب سے آسان زبان واسلوب میں مسائل ومعلومات یکجا کر دی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے عام اہل علم کے لئے بھی مطلوبہ معلومات تک رسائی اور استفادہ آسان ہو جاتا ہے اور اصحاب تحقیق کو اس اسلوب میں اسلاف کی محنت پر یکجا نظر ڈالنے کا موقع ملتا ہے۔

موسوعہ کو معلم، دائرۃ المعارف اور انگریزی میں انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے، لفظ موس کو لغت اور ڈکشنری کے معنیٰ میں بھی استعمال کرتے ہیں اور کبھی کسی لفظ یا مصطلح کی تفصیلی توضیح وتشریح کی وجہ سے اسے موسوعہ کے معنیٰ میں بھی استعمال کرتے ہیں، بہر حال موسوعہ یا انسائیکلو پیڈیا اس مجموعہ کو کہتے ہیں جس میں کسی علم یا فن کے تمام پہلوؤں سے متعلق معلومات دی گئی ہوں، یہ کئی موضوعات اور ذیلی عنوانات میں منقسم ہوتا ہے، جس میں کسی ایک موضوع یا ایک مضمون پر تفصیلی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کی روشنی میں موسوعہ فقہیہ کی تعریف یہ ہوگی کہ یہ ایسا مجموعہ ہے جو فقہ کے تمام مبادی ومباحث کے

منقولات ومعقولات کا جامع ہو اور فقہ کا کوئی پہلو ذکر کرنے سے نہ رہ گیا ہو، اسی طرح اقوال وعبارتیں اولین اور مستند مصادر ومراجع سے لئے گئے ہوں۔

موسوعاتی طرز کی تصنیفات کی ایک اچھی مثال فقہ حنفی کی مشہور کتاب ’’ فتاوی ہندیہ‘‘ ہے، جس کی تصنیف میں ہندوستان کے جید علماء اور فقہاء نے حصہ لیا تھا اور چونکہ یہ کام اورنگ زیب عالمگیرؒ کے حکم سے اور ان کے مصارف پر ہوا تھا اس لئے اس کتاب کو ’’ فتاوی عالمگیری‘‘ بھی کہا جاتا ہے۔

اسی طرح اجتماعی طرز پر تیار کئے گئے وہ فقہی قانونی مجموعے بھی ہیں، جنہیں حکومت وقت کی طرف سے لازم قرار دیا گیا اور جو خود قاضیوں اور مفتیوں کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتے تھے، مثلاً فقہی احکام کا ایک مجموعہ ”مجلة الأحكام العدلية“ کے نام سے معروف ہے جسے فقہاء کی ایک کمیٹی نے خلافت عثمانیہ کے حکم سے تیار کیا تھا، مجلۃ الاحکام العدلیہ کی طرح تین کتابیں اور بھی ہیں: ”مرشد الحيران في معرفة أحوال الإنسان، الأحكام الشرعية في الأحوال الشخصية اور العدل والإنصاف في أحكام الأوقاف“ جن میں متعلقہ فقہی احکام کو قانونی اسلوب میں ڈھالا گیا ہے، یہ کتابیں علامہ محمد قدوری باشا کی تصنیف ہیں، لیکن کہا جاتا ہے کہ انہیں ان کتابوں کی تصنیف کے وقت دوسرے علماء کا بھی تعاون حاصل رہا ہے۔

فقہی انسائیکلوپیڈیا (موسوعہ فقہیہ) کی تیاری کا مختصر تاریخی جائزہ:

موسوعہ فقہیہ کی تیاری ایک قدیم آرزو رہی ہے، اس لئے اس کی طرف بہت سارے لوگوں نے توجہ دی ہے، جو امت اسلامیہ کی ترقی کے لئے فکر مند بھی رہے اور کوشاں بھی، چنانچہ موسوعہ فقہیہ کے نظریہ کا تذکرہ شیخ محمد راغب الطباخ نے ”الإفصاح لابن هبيره“ کی اشاعت کے وقت اپنے مقدمہ میں کیا تھا، اور شیخ محمد بن حسن الحجوی

نے اپنے مقالہ "منزلة الفقه فی الإسلام" کے آغاز میں اس نظریہ کو کہیں زیادہ واضح طور پر پیش کیا تھا۔

اس نئے علمی منصوبہ کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے سب سے پہلی آواز ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء کی وہ اپیل تھی جو پیرس میں منعقد کئے گئے "ہفتہ برائے فقہ اسلامی کانفرنس" کی طرف سے کی گئی تھی، جس میں عالم اسلام کے علماء وفقہاء کی ایک جماعت شریک تھی، اس کانفرنس کی ایک سفارش ایسے فقہی موسوعہ کی تیاری کے سلسلہ میں تھی، جس میں فقہی احکام کو جدید اسلوب اور حروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیا جائے۔

۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء میں اس عالمی تاریخی فیصلہ کو روبہ عمل لانے کے لئے باضابطہ کوششوں کا آغاز ہوا، دمشق یونیورسٹی کلیۃ الشریعہ کے تابع ایک کمیٹی نے کوشش شروع کی اور موسوعہ کے نظریہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے پہلا پمفلٹ اس کمیٹی کی طرف سے "موسوعة الفقه الاسلامی – فکرتها منهجها" کے عنوان سے دمشق یونیورسٹی سے ۱۹۵۹ء میں شائع کیا گیا، اور پھر ۱۹۶۱ء میں ایک جز بحوث موسوعہ کے نمونہ کے طور پر لوگوں کی رائے حاصل کرنے کے لئے شائع کیا گیا جسے شام ومصر کے کچھ منتخب فقہاء نے تیار کیا تھا، لیکن سب سے اہم کوشش "جمعية الدراسات الإسلامية" قاہرہ کی ہے، جس کے صرف دو جز شائع ہوسکے، اس کے بعد شام میں موسوعہ کے سلسلہ میں کچھ تمہیدی کام منظر عام پر آئے جیسے "معجم فقه ابن حزم" اور "دليل مواطن البحث عن المصطلحات الفقهية" -مصر کی وزارت اوقاف نے ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں "المجلس الأعلی للشئون الإسلامية" کے تحت تشکیل دی گئی مختلف کمیٹیوں کے ذریعہ موسوعہ کی تیاری کی کوشش شروع کی، لیکن اس کی طرف سے موسوعہ کی صرف پہلی جلد ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۵ء میں شائع ہوسکی، اب تک اس کی ۲۴ جلدیں تیار ہوچکی تھیں، جو حرف

''ہمزہ'' کی اصطلاحات کی حدود میں ہیں۔ یہ موسوعہ آٹھوں فقہی مسالک پر محیط ہے۔ یہ پہلے پہل تو موسوعہ جمال عبدالناصر کے نام سے شائع ہوئی تھا لیکن اب اس کی جلدیں موسوعۃ الفقہ الاسلامی کے نام سے شائع ہورہی ہیں۔

وزارت اوقاف کویت اپنی خدمات کے آئینے میں:

بلاشبہ کویت کی وزارت اوقاف واسلامی امور اپنی متنوع خدمات کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے۔ایک طرف جہاں وہ سماجی واصلاحی خدمات انجام دے رہی ہے، وہیں دوسری طرف تعلیمی وتعاونی خدمات بھی فراہم کررہی ہے، لوگوں کو شرعی رہنمائی بھی دیتی ہے اور کتابوں کے ذریعہ علمی فائدہ بھی پہنچارہی ہے، مختلف مذاہب کے درمیان روابط کو بڑھانے کا کام بھی کرتی ہے اور انہیں سچے راستے کی دعوت بھی دیتی ہے، اس وزارت کے تحت کام کرنے والے ادارے درج ذیل ہیں۔

-مکتب شئون الحج

-ادارۃ الدراسات الاسلامیۃ

-المسجد الکبیر

-ادارۃ الثقافۃ الاسلامیۃ

-ادارۃ الاعلام الدینی

-ادارۃ السراج المنیر

-صفحۃ المرأۃ (جدید)

-ادارۃ شئون القرآن الکریم

-ادارۃ المخطوطات الاسلامیۃ

-مکتب التوجیہ المجتمعی

-ادارۃ الافتاء

-ادارۃ العلاقات الخارجیۃ

اس وزارت سے تین مجلّے نکلتے ہیں:

۱۔ مجلۃ الوعی الاسلامی (جو ہر مہینہ وزارۃ الاوقات سے نکلتا ہے) ۱۹۶۵ء/ ۱۲۸۵ھ

۲۔ النشرۃ (جو ادارۃ التخطیط والمتابعۃ سے نکلتا ہے)

۳۔ مجلۃ المنتدی (جو ادارۃ الثقافۃ الاسلامیۃ سے ہر مہینہ نکلتا ہے)

۴۔ الامام القدوۃ (یہ سہ ماہی نشرہ ہے جو مکتب الشئون الفنیہ بقطاع المساجد سے نکلتا ہے)

وزارت اوقاف کویت کی منصوبہ بند کوشش:

موسوعہ فقہیہ کی تیاری اور اس کی تکمیل کے منصوبہ کو یقینی بنانے کے لئے ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء میں کویت کی ''وزارت اوقاف و اسلامی امور'' نے اس منصوبہ کا بیڑا اٹھایا، اور پہلے مرحلے میں پانچ سالوں پر محیط مدت کے دوران خاکہ کی تیاری کا کام مکمل کیا گیا، جس میں ''المغنی لابن قدامہ'' کا ایک فقہی معجم تیار کیا گیا اور اس کے ضمن میں پچاس بحثیں لکھی گئیں، جن میں سے صرف تین بحثیں تمہیدی ایڈیشن کے طور پر شائع کی گئیں، اور ان بحثوں پر پوری دنیا کے منتخب اہل علم سے رائے طلب کی گئی، اور یہ مرحلہ ۱۹۷۱ء کے اواخر تک جاری رہا، اس کے بعد کچھ وقفہ تک انتظار کیا گیا تاکہ اس پر لوگوں کی مثبت یا منفی آراء سامنے آجائیں، چنانچہ اندرون و بیرون ملک کے اہل علم اور دانشوروں کی طرف سے اس عظیم منصوبہ کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے اپیلیں اور مخلصانہ تحریریں آئیں، لہذا ۱/ ۱۹۷۵ء میں بعض تمہیدی کاموں، ماہرین سے رابطہ اور باصلاحیت افراد کو اکٹھا

کرنے کا باقاعدہ آغاز ہوا، یہ سلسلہ بعد کے دو سالوں تک جاری رہا، جن کے دوران تجویزیں اور آراء حاصل کی گئیں، اور اس کام کو شروع کرنے کے لئے مناسب ترین طریقہ اختیار کرنے کی غرض سے ان تجاویز پر غور وخوض کیا گیا، اور اس سلسلہ میں متعدد اقدامات کئے گئے، مثلاً ان علمی اداروں اور افراد سے دوسری مرتبہ رابطہ جن کو علم فقہ، اسلامی مطالعات اور اسلامی امور سے دلچسپی ہے، اور سابقہ بحثوں میں سے مزید ۹ نمونوں کو منتخب کرکے تمہیدی ایڈیشن کے طور پر شائع کیا گیا، تاکہ مزید آراء اور تجویزیں حاصل کی جاسکیں اور پھر منصوبہ کو روبہ عمل لانے کے لئے عملی آغاز کا اعلان کیا جاسکے۔

دوسرے مرحلہ میں یکم مارچ ۱۹۷۷ء کو موسوعہ فقہیہ کے لئے عمومی کمیٹی کی تشکیل وزارت اوقاف کی قرارداد نمبر ۸/ ۷۷ کے تحت عمل میں آئی، جس کے صدر وزیر اوقاف و اسلامی امور ہیں، ان کے علاوہ مزید آٹھ ممبر ہیں جو وزارت کے اعلی افسران، فقہ کے بعض ماہرین اور شعبۂ قضا کے بعض مشیر کاروں پر مشتمل ہے، بہرحال اس مرحلہ میں بحثوں کی تحریر کے لئے ایک واضح خاکہ تیار کرکے اس کے مطابق کام کا آغاز کیا گیا اور اس کی نظر ثانی وتوثیق کے لئے عالم اسلام کے ممتاز و ماہر فن علماء وفقہاء کی خدمات حاصل کی گئیں، اور اس طرح مختلف مراحل سے گذرتے ہوئے موسوعہ فقہیہ کی جمع وترتیب کا کام باقاعدہ اور منظّم انداز میں شروع کردیا گیا۔

مدت کار اور تحقیقاتی علمی ٹیم:

- موسوعہ فقہیہ کی تیاری کا منصوبہ ۱۹۶۵ء میں بنایا گیا، اور اس منصوبہ کی تکمیل ۲۰۰۵ء میں ہوئی، اس طرح وزارت اوقاف واسلامی امور کے اس خواب کو شرمندہ تعبیر ہونے میں تقریباً چالیس سال لگے۔
- موسوعہ کی تیاری کا جو خاکہ تیار کیا گیا تھا اس پر ۱۱۱ اکابر فقہاء سے تفصیلی تحریر

حاصل کی گئی۔

-تحریروں میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے موسوعہ فقہیہ کے مصطلحات لکھنے والے فقہاء کو بھیجنے کے لئے ہدایات پر مشتمل خاکہ تیار کیا گیا، اسی طرح نظر ثانی اور نظر نہائی کرنے والوں کے لئے بھی لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

- ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ نے ۲۰۰ سے زائد علماء وفقہاء سے موسوعہ فقہیہ کی مصطلحات کی تحریر میں تعاون حاصل کیا۔

- چالیس سالوں میں ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ کے تین امین عام ہوئے:

۱۔ شیخ مصطفیٰ زرقا

۲۔ ڈاکٹر بدر المتولی عبدالباسط

۳۔ ڈاکٹر عبدالستار ابوغدۃ

(یہ واضح رہے کہ ڈاکٹر بدر المتولی کے ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ کے مشابہ دوسرے شعبوں کی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے اور یہ شعبہ بھی ان سے متصل تھا لہٰذا ڈاکٹر عبدالسار ابوغدہ کے بعد پھر دوبارہ ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ کے امین عام کا عہدہ ان کے سپرد کر دیا گیا)۔

-موسوعہ فقہیہ کی تیاری میں تنظیمی امور کے علاوہ علماء کی جو ادارتی ٹیم بنائی گئی وہ اس طرح تھی:

۱۔ امین عام برائے موسوعہ فقہیہ

۲۔ مذاہب اربعہ کے متخصصین

۳۔ علمی محققین

۴۔ علمی معاونین

موسوعہ فقہیہ کا جدید منہج اور منفرد اسلوب:

اس موسوعہ میں تیرہویں صدی ہجری تک کے فقہ اسلامی کے ذخیرہ کو جدید اسلوب میں پیش کیا گیا ہے اور چاروں مشہور فقہی مسالک (فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی اور بعض مقامات پر فقہ ظاہری) کے مسائل و دلائل کو سمونے اور سمیٹنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے، موسوعہ میں مختلف مسائل کو ان سے متعلق مختلف فقہی اصطلاحات و رجحانات کے ذیل میں ذکر کیا گیا ہے، نہ کہ مذاہب فقہیہ کی ترتیب سے جس کی وجہ سے کسی مسئلہ سے متعلق مختلف فقہی نقطہ نظر واضح صورت میں سامنے آجاتا ہے، اختلاف و اتفاق کے محل متعین ہوجاتے ہیں اور تکرار مسئلہ سے بڑی حد تک تحفظ ہوجاتا ہے، ہر مسلک کے اقوال اور دلائل اسی مسلک کی مستند ترین کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں، معروضی انداز سے ہر فقیہ کا نقطہ نظر اور اس کے دلائل موسوعہ میں شامل کئے گئے ہیں، موازنہ و ترجیح کی کوشش نہیں کی گئی ہے، دلائل کے حوالہ جات ہر صفحہ پر درج کئے گئے ہیں، نیز احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

بڑے سائز کے چار سو ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل موسوعہ کی ہر جلد کے آخر میں سوانحی ضمیمہ شامل کیا گیا ہے، جس میں اس جلد میں مذکور فقہاء کے مختصر سوانحی خاکے مع حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

اصولی مسائل اور موجودہ دور کے وہ نئے مسائل جن میں اختلاف آراء کی گنجائش ہے ان کو اصل موسوعہ میں شامل نہیں کیا گیا ہے، لیکن انہیں علاحدہ ضمیموں کی صورت میں پیش کرنے کا منصوبہ ہے، اسی طرح مذہبی بحثوں، شخصی ترجیحات اور قانون سازی جیسے موضوعات کو اس فقہی موسوعہ سے باہر رکھا گیا ہے۔

تحریر مسائل کے لئے یہ طریقہ اپنایا گیا ہے کہ کسی ایک فقہی اصطلاح یا لفظ کا پہلے لغوی پھر شرعی معنی و مفہوم بتایا جاتا ہے، پھر اس اصطلاح و لفظ یا اس سے متعلق دیگر فقہی

الفاظ کے معانی ومفاہیم اوران کے باہمی فرق پر روشنی ڈالی جاتی ہے،اس کے بعد اس لفظ کے شرعی حکم اور دلائل کا ذکر ہوتا ہے، آخر میں یہ بتایا جاتا ہے کہ فقہاء کرام نے اس لفظ سے متعلق بحث کتب فقہ میں کن کن ابواب ومقامات پر فرمائی ہے۔

تمام مصطلحات کو تین خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے: ۱-اصلیہ، ۲-اِحالہ، ۳-دلالہ۔مصطلحات اصلیہ وہ ہیں جن میں اس فقہی اصطلاح کے تحت اس سے متعلق تمام امور مثلاً لغوی واصطلاحی معنی کی تعریف وتشریح،متعلقہ الفاظ، آراء ودلائل اوراس سے متعلق تمام مسائل واحکام وغیرہ کا پوری تفصیل سے احاطہ کیا جاتا ہے۔مصطلحات احالہ وہ ہیں جن میں اس فقہی اصطلاح ولفظ کا بہت ہی اختصار کے ساتھ ذکر ہوتا ہے،اس اصطلاح کی لغوی واصطلاحی تعریف اوراس سے متعلق دیگر الفاظ کا ذکر کیا جاتا ہے،اور مختصراً مسائل بھی بیان کئے جاتے ہیں بلکہ کم ہی مسائل واحکام سے تعرض کیا جاتا ہے،ان مسائل ومباحث کی تفصیل کے لئے دیگر ان مصطلحات کی طرف اشارہ کردیا جاتا ہے یا حوالہ دے دیا جاتا ہے جن میں ان مسائل پر تفصیلی بحث آچکی ہوتی ہے یا آنے والی ہوتی ہے۔اور مصطلحات دلالہ میں ان مصطلحات کی طرف صرف رہنمائی کردی جاتی ہے جن میں اس اصطلاح پر بحث ہوتی ہے، چونکہ دونوں اصطلاحوں میں صرف لفظی فرق ہوتا ہے،اور دونوں کا مدلول ایک ہوتا ہے اس لئے اس کی تفصیل ایک ہی اصطلاح کے تحت بیان کردی جاتی ہے۔

موسوعہ کی ترتیب مصطلحات کے لحاظ سے:

موسوعہ فقہیہ کی ترتیب الف بائی رکھی گئی ہے،یعنی تمام مصطلحات کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے، یہ عمل موسوعہ کی سب سے اہم خصوصیت ہے، چونکہ اس سے ترتیب اور مسائل کی تلاش آسان ہوجاتی ہے، مصطلحات کی ترتیب کے وقت اس کی موجودہ لفظی ہیئت ترکیبی کو پیش نظر رکھا گیا ہے نہ کہ لغوی ہیئت ترکیبی کو، جیسے لفظ ''اتلاف''

کا تذکرہ ''ات'' کے ذیل میں آئے گا، نہ کہ ''تلف'' کے ذیل میں، کیونکہ اس طریقہ سے مصطلحات کو پیش کرنے سے تلاش وتحقیق میں مزید آسانی پیدا ہوجاتی ہے، اسی طرح مرکب الفاظ میں ان کے اولین اجزاء کی ترتیب کا لحاظ کیا گیا ہے، پھر اس کے بعد آنے والے حروف کی باہمی ترتیب بھی پیش نظر رکھی گئی ہے، جیسے لفظ ''صلاۃ'' اور اس کی طرف اضافت کئے گئے الفاظ جیسے صلاۃ الفجر اور صلاۃ الوتر وغیرہ۔اس طرح پورا موسوعہ فقہیہ یعنی ۴۵ جلدیں ۳۰۱۳ فقہی مصطلحات پر مشتمل ہیں، جن میں سے مصطلحات اصلیہ کی تعداد ۸۷۸، اور مصطلحات احالہ کی ۵۸۱۱، اور مصطلحات دلالہ کی تعداد ۸۵۰ ہے۔اور پورے عربی موسوعہ فقہیہ کے مجموعی صفحات کی تعداد ۳۰۶۷۱ ہے۔

ان مصطلحات کی تقسیم اس طرح بھی ہوسکتی ہے:

مصطلحات فقہیہ کی تعداد:2690

مصطلحات اصولیہ کی تعداد:219

آداب شرعیہ سے متعلق مصطلحات:104

اسی طرح ان اصطلاحات کی تقسیم موضوعاتی اعتبار سے اس طرح ہے:

۱۔عبادات: جس کے تحت طہارت، صلاۃ، نذر، جنائز، صیام، اعتکاف، زکاۃ، حج، عمرہ، اضحیہ، وقف وغیرہ اصطلاحات آتے ہیں۔

۲۔معاملات: اس کے تحت معاملات مالیہ، ولایات عامہ، سیاسیات، جنایات، احوال شخصیہ، تذکیہ، تصرفات، منازعات، توثیقات وغیرہ سے متعلق اصطلاح آتے ہیں۔

۳۔ عادات: اس کے تحت اطعمہ، صید، آداب الحکم والحاکم، اشربہ، تداوی، زینت، البسہ، سفر وغیرہ کے اصطلاحات آتے ہیں۔

۴۔آداب شرعیہ: اس کے تحت آداب المعاملہ، اخلاق، آداب قضا، بدعت

وغیرہ سے متعلق اصطلاحات آتے ہیں۔

۵۔اصول فقہ: اس موضوع کے تحت ادلہ احکام، نسخ، اجتہاد، مقدمات اصول فقہ، احکام، تقلید، افتاء واستفتاء، تعارض، ترجیح وغیرہ کے مصطلحات آتے ہیں۔

۶۔عقائد: اس کے تحت اسلام، ایمان وغیرہ سے متعلق مصطلحات ذکر کئے گئے ہیں۔

موسوعہ کی ترتیب مسائل کے لحاظ سے:

موسوعہ فقہیہ میں جن مسائل سے بحث کی گئی ہے، ان کو موضوعاتی عنوانات میں تقسیم بھی کیا گیا ہے اور ان سب کی تعداد بھی بتائی گئی ہے جو اس طرح ہے:

ا۔موضوعات کے اعتبار سے مسائل اور ان کی تعداد:

الف۔فقہی مسائل:18696

ب۔اصولی مسائل:569

ج۔آداب شریعت:233

د۔تفسیری مسائل:259

ھ۔اصول حدیث سے متعلق مسائل:44

و۔عقیدہ سے متعلق مسائل:167

ز۔سیرت سے متعلق مسائل:101

ح۔تاریخ سے متعلق مسائل:27

ط۔لغت سے متعلق مسائل:16

۲۔مسلک کے اعتبار سے مسائل اور ان کی تعداد:

الف۔صحابہ کا مسلک:2335 مسائل ہیں

ب۔فقہاء امصار کا مسلک:1779 مسائل ہیں

ج۔حنفیہ کا مسلک:9616 مسائل ہیں

د۔مالکیہ کا مسلک: 8820 مسائل ہیں

ھ۔شافعیہ کا مسلک:9854 مسائل ہیں

و۔حنابلہ کا مسلک:8820 مسائل ہیں

۴۔مسالک کے مسائل مفردہ کی تعداد:

الف۔مفردات مذہب حنفی:562 مسائل ہیں

ب۔مفردات مذہب مالکی:443 مسائل ہیں

ج۔مفردات مذہب شافعی:222 مسائل ہیں

د۔مفردات مذہب حنبلی:166 مسائل ہیں

۳۔موسوعہ فقہیہ میں مذکور ادلہ کی تعداد:

الف۔آیات:2355

احادیث:5332

ج۔اجماعت:1122

د۔اجماع سکوتی:93

ھ۔قیاس:4926

و۔قول صحابی:1807

ز۔قول تابعی:359

ح۔استحسان:243

ط۔استصلاح:367

ی۔استصحاب:542

ک۔عمل اہل مدینہ:49

ل۔عرف:1076

م۔سدالذرائع:304

ن۔ماقبل کی شریعت:25

س۔استقراء:39

ع۔معقولی مسائل:10312

ف۔عدم علم بالخلاف:1012

ق۔مراعاۃ الخلاف:79

۴۔دیگر امور کا ذکر اور ان کی تعداد:

الف۔فقہی قواعد کی تعداد:440

ب۔اصولی قواعد کی تعداد:140

ج۔اشعار کی تعداد:36

د۔امثال وحکم کی تعداد:12

ھ۔غیر عربی الفاظ کی تعداد:16

و۔کتابوں کے ناموں کی تعداد:726

ز۔مقامات کے ناموں کی تعداد:376

ح۔نہروں کی اور کنوؤں کے ناموں کی تعداد:19

ط۔حیوانات کے ناموں کی تعداد:190

ی۔زمانہ کے ناموں کی تعداد:92

ک۔مراجعت کردہ کتابوں کی تعداد:2200

۵۔موسوعہ میں آئے اشخاص کا ذکراوران کی تعداد:

الف۔اعلام رجال کی تعداد:1880

ب۔اعلام نساء کی تعداد:168

ج۔تراجم فقہاء کی تعداد:1445

د۔صحابی فقہاء کی تعداد:132

ھ۔فقہاء امصار کی تعداد:332

و۔حنفی فقہاء کی تعداد:209

ز۔مالکی فقہاء کی تعداد:230

ح۔شافعی فقہاء کی تعداد:232

ط۔حنبلی فقہاء کی تعداد:110

اجمالی رپورٹ:

موسوعہ فقہیہ کے مصطلحات کا ایک اجمالی چارٹ ذیل میں پیش کیا جارہاہے:

جلد	صفحات اردو/عربی	موسوعہ فقہیہ میں آنے والی اصطلاحات کی تعداد
۱	۳۹۷/۴۹۷	(أئمہ - إجزاء) = أصلیہ: ۱۴۔ إحالہ: ۵۲۔ دلالہ: ۱۳ = ۷۹ مصطلحات
۲	۴۶۴/۶۰۷	(أجل - إذن) = أصلیہ: ۲۵۔ إحالہ: ۳۸۔ دلالہ: ۱۷ = ۸۰ مصطلحات
۳	۴۰۶/۴۹۷	(إرادۃ - استظہار) = أصلیہ: ۲۹۔ إحالہ: ۴۱۔ دلالہ: ۱۴ = ۸۴ مصطلحات
۴	۳۶۷/۴۶۲	(استعاذۃ - اشتہاء)= أصلیہ: ۲۲۔ إحالہ: ۳۸۔ دلالہ: ۱۷ = ۷۷ مصطلحات

۵	۳۸۲/۴۹۵	(إشراف - إقالہ)= أصلیہ: ۲۲۔ إحالہ: ۴۸۔ دلالہ: ۲۸ = ۹۸ مصطلحات
۶	۳۸۴/۴۹۹	(إقامۃ - انسحاب)= أصلیہ: ۲۳۔ إحالہ: ۵۳۔ دلالہ: ۲۶ = ۱۰۲مصطلحات
۷	۳۷۲/۴۴۶	(إنشاء - أیّم) = أصلیہ: ۱۷۔ إحالہ: ۳۶۔ دلالہ: ۲۷ = ۸۰ مصطلحات
۸	۳۱۴/۳۲۸	(بُر - بیطرۃ) = أصلیہ: ۱۴۔ إحالہ: ۴۳۔ دلالہ: ۳۵ = ۹۲ مصطلحات
۹	۳۱۸/۳۲۴	(بیع - بیّنہ) = أصلیہ: ۱۸۔ إحالہ: ۷۔ دلالہ: ۱۴ = ۳۹ مصطلحات
۱۰	۳۶۱/۳۸۵	(تأبّد - تحیات) = أصلیہ: ۲۸۔ إحالہ: ۳۵۔ دلالہ: ۳۳ = ۹۶ مصطلحات
۱۱	۴۲۳/۴۴۶	(تخارج - تسویۃ) = أصلیہ: ۲۴۔ إحالہ: ۳۷۔ دلالہ: ۲۳ = ۸۴ مصطلحات
۱۲	۳۷۳/۳۸۸	(تشبہ - تعلیل) = أصلیہ: ۲۶۔ إحالہ: ۱۹۔ دلالہ: ۱۲ = ۵۷مصطلحات
۱۳	۳۴۶/۳۵۸	(تعلیم وتعلّم- تلوّم)= أصلیہ: ۲۰۔ إحالہ: ۲۴۔ دلالہ: ۱۴ = ۵۸ مصطلحات
۱۴	۳۲۳/۳۳۴	(تماثل - تیمّن) = أصلیہ: ۲۲۔ إحالہ: ۲۶۔ دلالہ: ۱۱ = ۵۹مصطلحات
۱۵	۳۴۶/۳۴۶	(ثأر - جمّاء) = أصلیہ: ۱۰۔ إحالہ: ۳۲۔ دلالہ: ۲۴ = ۶۶ مصطلحات
۱۶	۳۸۲/۳۹۹	(جنائز - حتم) = أصلیہ: ۱۶۔ إحالہ: ۱۲۔ دلالہ: ۷ = ۳۵ مصطلحات
۱۷	۳۸۰/۳۸۵	(حجاب - حفید) = أصلیہ: ۱۹۔ إحالہ: ۱۳۔ دلالہ: ۱۶ = ۴۸ مصطلحات
۱۸	۳۸۲/۳۸۵	(حقد - حیوان) = أصلیہ: ۲۲۔ إحالہ: ۱۲۔ دلالہ: ۱۰ = ۴۴ مصطلحات
۱۹	۳۴۷/۳۶۸	(خاتم - خلیطان) = أصلیہ: ۱۸۔ إحالہ: ۱۴۔ دلالہ: ۲۴ = ۵۶ مصطلحات
۲۰	۳۹۰/۴۰۲	(خمار - دعوۃ) = أصلیہ: ۱۹۔ إحالہ: ۲۰۔ دلالہ: ۲۷ = ۶۶ مصطلحات
۲۱	۳۴۲/۳۴۰	(دفع - ذیل) = أصلیہ: ۱۲۔ إحالہ: ۲۲۔ دلالہ: ۱۵ = ۴۹ مصطلحات
۲۲	۳۴۹/۳۶۸	(رأس - رفقۃ) = أصلیہ: ۱۸۔ إحالہ: ۳۰۔ دلالہ: ۸ = ۵۶ مصطلحات
۲۳	۳۸۳/۴۳۰	(رُقی - زکاۃالفطر)= أصلیہ: ۱۵۔ إحالہ: ۱۷۔ دلالہ: ۱۰ = ۴۲ مصطلحات
۲۴	۳۹۶/۴۱۲	(زلزلۃ - سریۃ) = أصلیہ: ۱۲۔ إحالہ: ۳۰۔ دلالہ: ۱۲ = ۲۷مصطلحات
۲۵	۴۲۹/۴۰۵	(سعایۃ - شِرب) = أصلیہ: ۱۸۔ إحالہ: ۴۳۔ دلالہ: ۲۷ = ۷۹ مصطلحات
۲۶	۴۱۴/۴۱۵	(شرط - صرف) = أصلیہ: ۲۲۔ إحالہ: ۱۵۔ دلالہ: ۳۳ = ۷۰ مصطلحات

۲۷	۴۰۵/۴۱۰	(صرورة - صناعة) = أصلیہ: ۲۳۔ إحالہ: ۱۱۔ دلالہ: ۳۲ = ۶۶ مصطلحات
۲۸	۴۰۵/۴۲۴	(صنجة - طلاء) = أصلیہ: ۱۳۔ إحالہ: ۱۵۔ دلالہ: ۲۵ = ۵۳ مصطلحات
۲۹	۴۱۰/۴۱۹	(طلاق - عدديات)= أصلیہ: ۱۷۔ إحالہ: ۲۰۔ دلالہ: ۶۲ = ۶۳ مصطلحات
۳۰	۳۹۹/۴۱۰	(عدل - عمّة) = أصلیہ: ۲۳۔ إحالہ: ۴۳۔ دلالہ: ۲۸ = ۹۴ مصطلحات
۳۱	۳۹۹/۴۰۹	(عموم - غيلة) = أصلیہ: ۲۵۔ إحالہ: ۳۳۔ دلالہ: ۲۶ = ۸۴ مصطلحات
۳۲	۴۱۰/۴۳۲	(فأر - قدوة) = أصلیہ: ۲۴۔ إحالہ: ۳۹۔ دلالہ: ۴۴ = ۱۰۷ مصطلحات
۳۳	۳۹۲/۳۸۸	(قذف - قضاء) = أصلیہ: ۱۴۔ إحالہ: ۱۰۔ دلالہ: ۱۰ = ۳۴ مصطلحات
۳۴	۳۷۹/۳۹۳	(قضاء الحاجة-كفالة)= أصلیہ: ۱۹۔ إحالہ: ۲۸۔ دلالہ: ۳۰ = ۷۷ مصطلحات
۳۵	۴۲۷/۴۲۶	(كفاية- ليلة القدر)= أصلیہ: ۲۶۔ إحالہ: ۲۶۔ دلالہ: ۱۸ = ۷۰ مصطلحات
۳۶	۴۳۳/۴۵۲	(مأتم - مرض) = أصلیہ: ۳۳۔ إحالہ: ۵۴۔ دلالہ: ۵۰ = ۱۳۶ مصطلحات
۳۷	۴۳۳/۴۴۴	(مرض الموت-مصاهرة)= أصلیہ: ۲۳۔ إحالہ: ۲۶۔ دلالہ: ۳۷ = ۸۶ مصطلحات
۳۸	۴۴۷/۴۲۷	(مصحف - مكوس) = أصلیہ: ۲۲۔ إحالہ: ۳۰۔ دلالہ: ۴۳ = ۹۵ مصطلحات
۳۹	۴۸۷/۴۷۶	(ملائکہ - میّت) = أصلیہ: ۱۴۔ إحالہ: ۳۸۔ دلالہ: ۳۰ = ۸۲ مصطلحات
۴۰	۴۳۹/۴۳۵	(نائحة - نفاذ) = أصلیہ: ۱۵۔ إحالہ: ۲۴۔ دلالہ: ۲۳ = ۶۲ مصطلحات
۴۱	۴۵۹/۴۱۶	(نفاس-نہی عن المنکر)= أصلیہ: ۱۳۔ إحالہ: ۱۲۔ دلالہ: ۴ = ۲۹ مصطلحات
۴۲	۳۹۷/۳۹۸	(نوائب - ودی) = أصلیہ: ۲۲۔ إحالہ: ۱۷۔ دلالہ: ۹ = ۴۷ مصطلحات
۴۳	۴۴۹/۳۹۰	(ودیعہ - وضو) = أصلیہ: ۱۱۔ إحالہ: ۶۔ دلالہ: ۲ = ۱۹ مصطلحات
۴۴	۲۶۱/۲۳۱	(وضيعة - وقف) =أصلیہ: ۶۔ إحالہ: ۴۔ دلالہ: ۰۰ = ۱۰ مصطلحات
۴۵	۴۰۲/۳۲۶	(وكالة - يوم النحر) = أصلیہ: ۱۸۔ إحالہ: ۶۔ دلالہ: ۵ = ۲۹ مصطلحات
مجموع	۱۷۶۰۳/۱۸۴۲۷	(تراجم فقہاء) (أصلیہ: ۸۷۵) (إحالہ: ۱۱۹۰) (دلالہ: ۹۴۸) = ۳۰۱۳ مصطلحات

ان تمام خوبیوں اور محاسن کا جامع یہ عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا عربی زبان میں ہے، اور اللہ کے فضل و کرم سے اس کی بحثیں پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں، یہ پورا ذخیرہ ۴۵

جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تمام جلدیں وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت کی طرف سے اورعمدہ طباعت اور بہترین گیٹ اپ کے ساتھ منظر عام پر آ چکی ہیں۔

موسوعہ فقہیہ کی خصوصیات:

- اصطلاحات کی الف بائی ترتیب
- موجود مدون فقہ کی نئی اور آسان ترتیب کے ساتھ تحریر
- معروضی انداز سے ہر فقیہ کا نقطۂ نظر اور اس کے دلائل کا ذکر
- مسائل بیان کرنے کے دوران فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی اور فقہی ظاہری کے مستدلات کا احاطہ
- فقہاء کی آراء کے درمیان موازانہ ومقارنہ کرنے سے گریز
- مذاہب اربعہ کی اصل فقہی کتابوں سے مسائل کا بیان
- اصل مآخذ ومصادر سے مراجعت
- شخصی رائے کو ترجیح دینے سے اجتناب
- پیچیدگی سے خالی رواں اور آسان اسلوب
- ہر صفحہ پر مراجع ومآخذ کا حاشیہ میں ذکر
- کسی بھی اصطلاح کی تعریف وتشریح میں سب سے پہلے آیات واحادیث کا ذکر
- ہر جلد کے اخیر میں اس جلد میں آنے والے فقہاء کا مختصر سوانحی خاکہ

موسوعہ فقہیہ کا اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کی ایک عظیم خدمات:

موسوعہ فقہیہ کے اردو ترجمہ کی اہمیت اور ضرورت:

اردو زبان اس وقت بین الاقوامی زبان کی حیثیت رکھتی ہے، اور برصغیر کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں بولی جاتی ہے اور اکثر و بیشتر ممالک میں اردو بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، مختلف موضوعات پر تمام علوم وفنون میں جس قدر سرمایہ اردو زبان میں پایا جاتا ہے وہ قابل تحسین ہے، اسلامی علوم کا ایک بڑا ذخیرہ اس زبان میں تیار ہو چکا ہے، حتی کہ خود فقہ وفتاوی کے میدان میں بیش بہا خدمات اس زبان میں موجود ہیں، اس زبان کی وسعت و ہمہ گیری اور اہمیت کے پیش نظر یہ ضروری محسوس ہوا کہ فقہی موسوعہ کے اس عظیم سرمایہ کو اردو میں منتقل کیا جائے۔ فقہی انسائیکلو پیڈیا کے اردو ترجمہ کے اس منصوبہ سے جہاں ایک طرف جدید اور سہل اسلوب میں اسلامی فقہ وقانون کے مکمل سرمایہ سے اردو خواں طبقہ بالخصوص دانشوروں اور وکیلوں کے لئے استفادہ ممکن ہو سکے گا، وہیں برصغیر ہندو پاک اور بنگلہ دیش وغیرہ کے ماہرین قانون کے لئے بھی یہ فقہی انسائیکلو پیڈیا ایک قیمتی تحفہ ثابت ہوگا، چنانچہ بانی اکیڈمی حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی جرأت و ہمت اور گوناگوں صلاحیتوں اور خصوصیات کی وجہ سے موسوعہ کے اس عظیم سرمایہ کے ترجمہ کا بیڑا اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے اٹھایا۔

کویت کی وزارت اوقاف واسلامی امور کے تحت قائم ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ نے موسوعہ فقہیہ ترجمہ کی ذمہ داری اکیڈمی کو دی، چنانچہ اکیڈمی نے منظوری کے بعد یہ کام شروع کیا، کئی سالوں بعد قاضی صاحب نے جب شعبہ علمی کی تشکیل کی تو موسوعہ کا بھی ایک سیکشن الگ سے قائم فرمایا لیکن ۱۹۹۸ء سے باضابطہ طور پر ترجمہ کا کام منظم ہوا اور الحمد للہ اکیڈمی نے بہت ہی خوش اسلوبی سے ترجمہ کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

ترجمہ کے مراحل:

کسی بھی زبان سے ترجمہ کا عمل کافی محنت ووقت طلب ہوا کرتا ہے، موضوع سے

واقفیت اور زبان پر دسترس کے علاوہ بھی صلاحیتیں درکار ہوتی ہیں، لیکن ترجمہ جب کسی قانونی وفنی کتاب کا ہوتو اہمیت اور نزاکت مزید بڑھ جاتی ہے، اور ترجمہ میں کافی ژرف نگاہی اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ موسوعہ فقہیہ میں معیاری عربی زبان میں اختصار اور تفصیل کی راہ اپنائی گئی ہے اور موضوع خالص فنی وقانونی ہے، ظاہر ہے کہ اس موسوعہ کے ترجمہ کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے عظیم اور خصوصی اہتمام کی ضرورت تھی، چنانچہ اکیڈمی نے جب اس منصوبہ کا بیڑا اٹھایا تو ترجمہ کے لئے ایک مفصل خاکہ تیار کیا اور اس خاکہ کو روبہ عمل لانے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سرپرستی خود قاضی صاحب نے فرمائی۔

مترجمین کے انتخاب کا مرحلہ:

مترجمین کے انتخاب کی غرض سے موسوعہ فقہیہ کی اصطلاح ''اجہاض'' کے چند صفحات کا بطور نمونہ ترجمہ طلب کرنے کے لئے ہندوستان بھر کے ممتاز علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کے نام خطوط اور متعلقہ صفحات روانہ کئے گئے، ان میں سے بہت سے ترجمہ شدہ نمونے اکیڈمی کو موصول ہوئے، پھر ماہرین کی کمیٹی نے ان نمونوں کا گہرائی سے جائزہ لیا اور جو نمونے ہر پہلو سے اعلی معیاری قرار پائے ان کا انتخاب کیا گیا اور جو نمونے معیار پر پورے نہ اتر سکے انہیں نامنظور کر دیا گیا، اور کچھ نمونے ایسے تھے جنہیں زیر غور رکھا گیا۔

نمونوں کے انتخاب میں اس بات کو خصوصی طور پر پیش نظر رکھا گیا کہ عربی نص کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھا گیا ہے، اردو میں اس کی ادائیگی کسی نقص اور خلل یا غیر ضروری تشریحی اضافہ کے بغیر مکمل طور پر کی گئی ہے، ترجمہ کی زبان میں حتی الوسع سلاست پیدا کی گئی ہے، دوسرے لفظوں میں نہ تو لفظی ترجمہ اور نہ ترجمانی، بلکہ ممکن حد تک عبارت کا پابند رہتے ہوئے اصل مفاہیم کو اردو میں منتقل کیا گیا ہے، اس طرح ان حضرات کو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی گئی جن کے ترجمہ کو نمونہ دیکھ کر منتخب کیا گیا تھا، اور ساتھ ہی تمام ترجموں میں یکسانیت

اور معیار برقرار رکھنے کی غرض سے مترجمین کو قاضی صاحب کی طرف سے جاری کردہ ایک مفصل ہدایت نامہ کا پابند کیا گیا۔

موسوعہ کے ترجمہ کے کام میں تیزی لانے اور مترجمین کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے مزید نئے افراد کو نمونہ ترجمہ بھیجا گیا اور دوسرے مرحلہ میں اصطلاح ''اجہاض'' کے عام ہوجانے کی وجہ سے اصطلاح ''رماد'' کے چند صفحات بطور نمونہ ترجمہ طلب کرنے کے لئے منتخب علماء کرام کے نام روانہ کئے گئے، اکیڈمی کو موصول ہونے والے نمونوں میں سے معیار پر اترنے والے مترجمین کا انتخاب کیا گیا اور اس طرح تقریباً ۶۲ مترجمین کی خدمات حاصل کی گئیں۔

ہدایات برائے مترجمین:

ترجمہ کو معیاری اور یکساں بنانے کے لئے قاضی صاحب کی طرف سے ایک ہدایت نامہ تمام مترجمین کو بھیجا گیا، یہ ہدایت نامہ دس شقوں پر مشتمل ہے، جو ترجمہ سے متعلق تمام امور پر حاوی ہے، وہ ہدایات درج ذیل ہیں:

۱- ترجمہ خود کریں، کسی اور سے ترجمہ کا کام نہ لیں۔

۲- فل اسکیپ کاغذ پر اس طرح ترجمہ کریں کہ ہر دو سطروں کے درمیان ایک سطر کی جگہ باقی رہے تاکہ نظر ثانی، نظر نہائی وغیرہ میں سہولت ہو۔

۳- آیات قرآنی کے الفاظ بھی لکھے جائیں، سامنے ترجمہ درج کیا جائے، آیت کا ترجمہ خود کرنے کے بجائے کسی مستند ترجمہ قرآن سے لیں مثلاً ترجمہ شیخ الہند، ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، تفسیر ماجدی، ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری وغیرہ۔

۴- احادیث کے ترجمہ میں کافی احتیاط اور باریک بینی سے کام لیں۔

۵- حواشی کا مکمل ترجمہ کیا جائے، ہر صفحہ کے حواشی اسی صفحہ پر نیچے درج کئے جائیں جس طرح اصل موسوعہ میں ہے، حواشی کے نمبر ترجمہ کے صفحہ کے اعتبار سے ڈالیں۔

۶-موسوعہ کی عبارت سمجھنے کے بارے میں یا ترجمہ کے بارے میں جن مقامات میں خود کھٹک محسوس ہو کہ میں عبارت صحیح طور پر سمجھ سکا کہ نہیں؟ ترجمہ میں مفہوم کی ادائیگی پورے طور پر ہوسکی یا نہیں؟ ان مقامات کو صفحہ اور سطر کے حوالہ کے ساتھ الگ کاغذ پر نوٹ کرتے رہیں اور اکیڈمی کو ترجمہ ارسال کرتے ہوئے ان مقامات کی نشاندہی پر مشتمل کاغذ ضرور بھیجیں تا کہ نظر ثانی کے موقع پر ان مقامات کو خاص طور پر دیکھا جائے، بہتر یہ ہے کہ ترجمہ میں ان مقامات پر پنسل سے نشان بھی لگادیں۔

۷-آپ کے ترجمہ پر جملہ حقوق اکیڈمی کو حاصل ہوں گے، اکیڈمی کی تحریری اجازت کے بغیر کسی مجلّہ وغیرہ میں یا کتابی صورت میں اس کی اشاعت کے آپ مجاز نہیں ہوں گے۔

۸-اکیڈمی کو جو ترجمہ بھیجا جائے حتی الامکان واضح اور ستھرا ہو، اس میں زیادہ حک و فک نہ کی گئی ہو، زیادہ کٹا پٹا اور غیر واضح ترجمہ قبول نہیں کیا جائے گا، دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑا جائے، بائیں جانب بھی تھوڑا حاشیہ چھوڑ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

۹-مفہوم کی پوری ادائیگی کے ساتھ ترجمہ کو زیادہ سلیس اور رواں بنانے کی کوشش کریں، اس بات کی پوری سعی کریں کہ عبارت میں ترجمہ پن محسوس نہ ہو۔

پھر اس کے بعد گاہے بگاہے مختلف مترجمین کو مختلف ہدایتیں دی جاتی رہیں، ان ہدایات کی روشنی میں جو ترجمے آئے ان کو دیکھنے کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ کچھ دوسرے امور کی طرف مترجمین کی توجہ مبذول کرانے کی ضرورت ہے، چنانچہ حضرت قاضی صاحبؒ کی طرف سے پانچ شقوں پر مشتمل ایک ہدایت نامہ ترجمہ کرنے والے حضرات کو بھیجا گیا کہ وہ دوران ترجمہ ان امور کی بھی رعایت رکھیں، یہ چیزیں ترجمہ کو نکھارنے میں مزید معاون بنیں، وہ امور یہ تھے:

۱-ترجمہ سے پہلے اصل عربی عبارت و مسئلہ کو سمجھ لیں اور ذہن نشین کرلیں، ضرورت ہوتو اصل مراجع سے بھی رجوع کریں، بعدازاں اس کی اردو میں بہتر سے بہتر تعبیر پر غور کرکے لکھیں۔

۲-ممکن حد تک لفظ میں کمی یا اضافہ نہ کریں، اگر کہیں مجبوراً اضافہ کریں تو () اس طرح کے قوسین کے اندر کریں۔

۳-اردو الفاظ سہل استعمال کریں، اشخاص کے اسماء سے پہلے غیر ضروری القاب جیسے ''علامہ'' وغیرہ نہ بڑھائیں۔

۴-مختلف مذاہب فقہیہ میں آراء فقہیہ کی ترجیح وعدم ترجیح، مفتی بہ ومعتمد یا غیر مفتی بہ وخلاف معتمد، اصح، صحیح وغیرہ کے لئے جو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اور جو متن میں مذکور ہیں وہی الفاظ استعمال کریں۔

۵-فل اسٹاپ، کومہ، اور پیراگراف وغیرہ کی رعایت اصل متن کے مطابق ضروری ہے۔

اس طرح ان امور اور ہدایات کی رعایت کے ساتھ الحمد للہ ۴۵ جلدوں پر مشتمل موسوعہ فقہیہ کے ترجمہ کا عمل مکمل ہو چکا ہے، مترجمین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱-مولانا نور عالم خلیل امینی	۲-مولانا مصطفیٰ مفتاحی
۳-مولانا عتیق احمد بستوی	۴-مولانا نور الحق رحمانی
۵-مولانا فہیم اختر ندوی	۶-مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
۷-مولانا صدر الحسن ندوی	۸-مولانا عارف جمیل قاسمی
۹-مولانا محمد احسان قاسمی	۱۰-مولانا عزیر اختر قاسمی
۱۱-مولانا محمد ارشاد احمد اعظمی	۱۲-مولانا مفتی نسیم احمد قاسمی
۱۳-مولانا صفدر زبیر ندوی	۱۴-مولانا ظفر عالم ندوی

۱۵-مولانا اشتیاق احمد اعظمی | ۱۶-مولانا مفتی جمیل احمد نذیری
۱۷-مولانا اختر امام عادل قاسمی | ۱۸-مولانا راشد حسین ندوی
۱۹-مولانا شفیق الرحمٰن ندوی | ۲۰-مولانا اقبال احمد ندوی
۲۱-مولانا مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی | ۲۲-مولانا خورشید انور اعظمی
۲۳-مولانا شکیل احمد سیتاپوری | ۲۴-مولانا عبدالجلیل قاسمی
۲۵-مولانا صباح الدین ملک فلاحی | ۲۶-مولانا امتیاز عالم قاسمی

نظر ثانی کا مرحلہ:

اکیڈمی کی طرف سے تیار کئے گئے مفصل خاکے کے مطابق ہر ترجمہ پر نظر ثانی کے لئے ممتاز و کہنہ مشق علماء، ماہرین فقہ کا انتخاب کیا گیا اور قاضی صاحب کی اس ہدایت کے ساتھ ان سے نظر ثانی کرائی گئی کہ مسئلہ ومفہوم کی صحیح ادائیگی، زبان و بیان کی صحت و سلاست اور ترجمہ میں عربی متن کے الفاظ و ترتیب کی حتی الامکان رعایت اور فقہی وشرعی اصطلاحات کو علی حالہ باقی رکھنے اور مختلف مذاہب فقہیہ کی ترجیح وتصحیح سے متعلق مخصوص اصطلاحات کے لئے متن میں مذکور الفاظ ہی کو استعمال کئے جانے جیسے امور پر توجہ مرکوز رکھی جائے، اس طرح اب تک تمام ترجمہ شدہ ۴۵ جلدوں پر نظر ثانی کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔ نظر ثانی کرنے والے حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱-مولانا قاضی عبدالجلیل قاسمی | ۲-مولانا عتیق احمد بستوی
۳-مولانا عبیداللہ اسعدی | ۴-مولانا مفتی جنید عالم ندوی
۵-مولانا زبیر احمد قاسمی | ۶-مولانا مصطفیٰ مفتاحی
۷-مولانا فہیم اختر ندوی | ۸-مولانا نور الحق رحمانی
۹-مولانا عارف جمیل قاسمی | ۱۰-مولانا محمد قاسم مظفرپوری

۱۱-مولانا امتیاز عالم قاسمی

نظر نہائی کا اہم مرحلہ:

نظر ثانی کے بعد ترجمہ پر نظر نہائی کا دقت طلب کام قاضی صاحب نے بہ نفس نفیس خود ہی اپنی نگرانی میں شروع کرایا اور خود ہی ترجمہ پر آخری نظر ڈالتے رہے اور اس اہتمام کے ساتھ کہ جہاں جہاں ضرورت محسوس کی گئی اور اصل موسوعہ میں جن کتب کے حوالے درج تھے، ان کتابوں سے متعلقہ مسائل کا مقابلہ کیا گیا اور پھر مفہوم کی تصحیح کی گئی، اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض مقامات پر جہاں عربی عبارت گنجلک تھی حوالہ کی کتابوں سے مراجعت کی گئی تو عبارت میں ترک الفاظ یا ادائیگی مفہوم میں نقص پایا گیا، ایسے مقامات پر ترجمہ میں اصلاح کی گئی ہے، اخیر عمر میں قاضی صاحبؒ کی بیماریاں دو چند ہوگئی تھیں، جس کی بنا پر انہوں نے موسوعہ فقہیہ (اردو) کی نظر نہائی کے لئے ممتاز افراد کو منتخب کیا اور پھر بعض ہدایات کے ساتھ انہیں موسوعہ کا (کمپوز) نظر ثانی شدہ مسودہ برائے نظر نہائی ارسال کیا جانے لگا، جس پر اب تک عمل جاری ہے، تا کہ تمام جلدوں کے ترجموں میں امکانی حد تک یکسانیت پیدا کی جاسکے، وہ ہدایات ذیل میں درج کی جارہی ہیں:

۱- نظر نہائی تنہا نہ انجام دی جائے، بلکہ موضوع اور ترجمہ سے مناسبت رکھنے والے کسی قابل معاون کی شمولیت اس میں ضروری ہے جس میں ایک شخص کے سامنے عربی کتاب اور دوسرے کے سامنے ترجمہ رہے۔

۲- ترجمہ میں اصل عربی عبارت کے کسی ایک لفظ کا بھی ترجمہ چھوٹنے نہ دیا جائے، سوائے اس کے کہ اردو اسلوبِ ترجمہ کی رو سے اس لفظ کے لفظی ترجمہ کی شمولیت درست نہ ہو۔

۳- ترجمہ میں کسی ایسے اردو جملہ یا لفظ کا اضافہ نہ رہنے دیا جائے جو اصل عربی میں نہ

ہو، اگر اردو اسلوب کی رو سے کسی لفظ کا ذکر ناگزیر ہو یا اس لفظ کے بغیر ترجمہ واضح نہ ہوتا ہو تو صرف ضروری لفظ کے ذکر پر اکتفا کیا جائے۔

۴- ترجمہ کے جملوں کی ترتیب وہی رہنے دی جائے جو اصل عربی جملوں کی ترتیب ہے۔ اور ترجمہ میں ترجمانی کی شکل نہ آنے دی جائے بلکہ اسے عربی کے مطابق ہی باقی رکھا جائے۔

۵- ترجمہ کے جملے لفظی ترجمہ کی شکل نہ اپنائیں بلکہ عربی کی مطابقت باقی رکھتے ہوئے اردو جملوں کو اردو کے معیاری اسلوب کے مطابق بنایا جائے، اور باہم جملوں کے درمیان سلاست وروانی لائی جائے۔

۶- عربی جملوں میں عموماً کسی مسئلہ کی شرط یا قید جملہ کے بعد بیان ہوتی ہے، اردو میں شرط وقید کا ذکر جملہ سے پہلے ہوتا ہے، ایسے مواقع پر اردو کے معیاری اسلوب کا خیال ضرور رکھا جائے۔

۷- ترجمہ میں عربی کے وہ الفاظ ہرگز استعمال نہ ہوں جو اردو کی سہل وعام فہم زبان میں استعمال نہیں ہوتے ہیں، صرف ناگزیر اصطلاحی الفاظ عربی میں لکھے جاسکتے ہیں۔

۸- مسائل واحکام کے بیان میں فقہاء ومجتہدین کے یہاں جو معروف اصطلاحات رائج ہیں، ترجمہ میں ان اصطلاحات کو اسی طرح باقی رکھا جائے۔

۹- جو الفاظ یا نام ترجمہ میں کئی بار آئیں وہ ہر جگہ یکساں لکھے جائیں، مثلاً کہیں مضاربت اور کہیں مضاربہ نہ لکھا جائے، اسی طرح محمد بن الحسن اور محمد بن حسن کا فرق نہ کیا جائے۔

۱۰- ترجمہ میں جو مقامات قابل غور باقی رہے ہوں انہیں ضرور حل کرلیا جائے۔

۱۱- جن مسائل میں اصل کتب مصادر کی جانب مراجعت کی ضرورت محسوس ہو وہاں

ضرور مراجعت کر کے مسئلہ کو واضح کیا جائے۔

۱۲- حواشی کے ترجمہ کو بھی لازماً دیکھا جائے، اور احادیث کی تخریج والے حصہ کے ترجمہ میں اصل عربی کی طرح اردو میں بھی یکساں جملہ استعمال کیا جائے، مثلاً [حدیث ابن عباس: "ان ہذا البلد......" کی روایت بخاری (فتح الباری......) اور مسلم (جلد وصفحہ......) نے کی ہے] تخریج کے ایسے جملوں کو ہر جگہ اسی طرح بنایا جائے۔

۱۳- ترجمہ میں مسئلہ پوری طرح واضح ہوجانا ضروری ہے، اگر کسی مقام پر مطابق اصل ترجمہ سے مسئلہ قابل فہم نہ رہتا ہو تو صرف ضروری حد تک اضافہ بریکٹ کے اندر کر کے مسئلہ کو قابل فہم بنایا جائے۔

۱۴- متن میں مذکور احادیث کا ترجمہ ضروری ہے، اگر کہیں ترجمہ نہیں ہے تو وہاں ترجمہ کیا جائے، اسی طرح حواشی میں تخریج حدیث کے ضمن میں اگر کوئی دوسری حدیث ذکر کی گئی ہے تو اس کا ترجمہ وہیں پر ضروری ہے۔

۱۵- مرکزی اصطلاحی عنوان مثلاً "اِعسار"، "اضطباع"، "اِضجاع" جیسے الفاظ جو اردو میں قابل فہم نہیں ہیں، ان اصطلاحی الفاظ کے نیچے بریکٹ میں ان کا ترجمہ کیا جائے۔

۱۶- اصل عربی کتاب میں جن جگہوں پر حدیث کا اختصار ذکر کیا گیا ہے ان کا ترجمہ دیکھتے وقت محولہ کتابوں سے پوری حدیث دیکھ لی جائے۔

اور ان ہدایات کو نظر نہائی کرنے والے حضرات نے اپنے خواندگی کے دوران ملحوظ رکھا، اور اس طرح ترجمہ میں یکسانیت پیدا کرنے کی ایک کامیاب کوشش کی گئی، نظر نہائی کرنے والے افراد کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱-مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمی　　۲-مولانا قاضی عبدالجلیل قاسمی
۳-مولانا عتیق احمد بستوی　　۴-مولانا فہیم اختر ندوی
۵-مولانا عبیداللہ اسعدی　　۶-مولانا صفدرزبیر ندوی
۷-مولانا ہشام الحق ندوی　　۸-مولانا نورالحق رحمانی
۹-مولانا محمد قاسم مظفر پوری

کمپیوٹر کتابت اور تصحیح عبارت:

اکیڈمی کے علماء نے بڑی محنت اور جانفشانی اور لگن کے ساتھ اس اہم اور بڑے کام کو منزل تک پہنچایا، بہرحال ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد اصل عربی موسوعہ کو سامنے رکھتے ہوئے کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کرنے والے افراد کے لئے بھی چند قابل توجہ امور اور ہدایات ترتیب دی گئیں تاکہ موسوعہ اردو کی سیٹنگ میں یکسانیت برقرار رکھا جاسکے، وہ امور درج ذیل ہیں:

متن

۱- آیت یا حدیث سے متصل ہی اس کا ترجمہ لکھا جائے، ترجمہ کے لئے نئی سطر نہ شروع کی جائے۔

۲- عربی الفاظ کو عربی رسم الخط میں لکھا جائے۔

۳- ''انظر'' کا ترجمہ 'دیکھئے'، اسی طرح ''ر'' کا ترجمہ 'دیکھئے'، ''ر ایضا'' کا ترجمہ 'نیز دیکھئے' لکھا جائے، بحث کے آخر میں محول کی جانے والی اصطلاح کے ترجمہ میں لکھا جائے، دیکھئے: اصطلاح ''فلاں''۔

۴- سلسلہ، پہنچنا، پہنچانا، جبکہ، کیونکہ، چونکہ، کے لئے، چنانچہ، تقاضا، مذکورہ بالا الفاظ

لکھے گئے رسم الخط میں لکھے جائیں۔

۵- اَ،ب کا ترجمہ الف،ب کیا جائے، ۱،۲ کا ترجمہ گنتی میں کیا جائے۔

۶- ''اولا''،'' ثانیا''، اسی طرح ''الأول،الثاني''نیز أولھما، ثانیھما'' کا ترجمہ ''اول،دوم'' سے کیا جائے۔

اگر ایک تقسیم کے اندر کسی مرحلہ میں دوسری تقسیم شروع ہوجائے مثلاً'' ثانیاً'' کے ذیل میں''الأول، الثاني''شروع ہوجائے تو اس کے لئے''پہلی صورت، دوسری صورت''لکھا جائے، اسی طرح ''الباب الأول'' کا ترجمہ ''پہلا باب'' سے کیا جائے۔

۷- اردو ترجمہ میں عربی متن کے بالکل مطابق پیراگراف بنایا جائے۔

۸- عربی میں'' ۃ''والے الفاظ اردو میں جہاں ضروری نہ ہوں ت کے ساتھ ہی لکھے جائیں جیسے کفالت،مضاربت وغیرہ۔

۹- سے متصل الفاظ جب تنہا ہوں تو انہیں اردو رسم الخط میں بغیر نقطہ کے لکھا جائے جیسے البنایہ،شرح ہدایہ،حاشیہ ابن عابدین وغیرہ۔

لیکن اگر ۃ والے الفاظ مضاف بن رہے ہوں اور مضاف إلیہ معرف باللام ہوں تو ان کو اردو رسم الخط میں لکھنے کے ساتھ ان پر نقطہ بھی دیا جائے، جیسے حاشیۃ الدسوقی،شرکۃ الطباعہ وغیرہ۔

۱۰- کتابوں کے نام جس طرح عربی میں ہیں اسی طرح لکھے جائیں، جہاں معرف ہے وہاں معرف باللام،اور جہاں نہیں ہے وہاں نہیں،اورانہیں''واوین''میں لکھا جائے۔

۱۱- ''قضا''،''ادا''اور''جز''(بغیر ہمزہ کے) لکھا جائے،اوراگر اضافت کے ساتھ ہوں تو ہمزہ کے ساتھ مثلاً''اداءِ واجب''اور''جزءِ لایتجزأ'' لکھا جائے۔

۱۲- عناوین کے اندر آنے والے جن الفاظ کی ابتداء میں ''ہمزۃ'' ہو اور التباس کا اندیشہ ہو وہاں ''ہمزۃ'' لکھا جائے جیسے: ''أیمان''، ''أذن'' وغیرہ۔

۱۳- عمومی حالات میں عربی کے مطابق ہی کومہ دیا جائے، ''فل اسٹاپ'' کی جگہ پر ''۔'' دیا جائے۔

۱۴- اشخاص کے ناموں پر واوین نہیں دیئے جائیں، البتہ کتابوں کے ناموں نیز آخر بحث میں اصطلاح پر واوین دیئے جائیں۔

حاشیہ

۱- کتابوں کے نام جس طرح عربی میں ہیں اسی طرح لکھے جائیں۔

۲- مصنف کے نام بھی عربی کے مطابق ہی لکھے جائیں۔

۳- چند ناموں کے درمیان آنے والے ''و'' کی جگہ صرف ''،'' دیا جائے۔

۴- مادہ کے بعد کولن: دیا جائے، اور اس کے بعد والے مادہ کو ''واوین'' میں لکھا جائے۔

۵- ناموں کے حروف میں جہاں التباس ہو صرف وہاں ''ہمزۃ'' دیا جائے۔

۶- سورہ کے بعد بغیر الف لام کے سورت کا نام لکھا جائے، جیسے سورۂ تغابن۔

۷- ط کا ترجمہ ''طبع'' سے کیا جائے۔

۸- مطابع کے نام بھی الف لام کے ساتھ لکھے جائیں۔

۹- تخریج احادیث کے ترجمہ میں کتابوں کے نام کے بعد آخر میں ''نے'' لکھا جائے۔ جیسے حدیث: ''......'' کی روایت بخاری (الفتح......) نے حضرت......سے کی ہے۔

موسوعہ فقہیہ کے اردو ترجمہ کی عبارتوں کے نوک پلک درست کرنے اور ان کی تصحیح و آراستگی میں جن رفقاء نے نمایاں طور پر کام انجام دیئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱-مولانا صفدر زبیر ندوی ۲-مولانا امتیاز احمد قاسمی

۳-مولانا مفتی احمد نادر قاسمی ۴-مولانا مفتی محمد سراج الدین قاسمی

۵-مولانا ہشام الحق ندوی ۶-مولانا محمد یوسف ندوی

۷-مولانا اقبال صاحب

اسی طرح وہ رفقاء جنہوں نے اس پورے ذخیرہ کو کمپیوٹر کتابت کے ذریعہ صفحہ قرطاس کو مزین کیا ان میں نمایاں نام یہ ہیں:

۱-محمد خالد اعظمی ۲-مولانا انوار الوفاء قاسمی

۳-مولانا محمد سیف اللہ ندوی ۴-مولانا امجد قاسمی

۵-مولانا تبریز عالم قاسمی

نظر ثانی کمیٹی برائے ترجمہ موسوعہ فقہیہ:

اس طویل عمل سے گزرنے کے بعد فائنل مسودہ وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت بھیج دیا جاتا، وہاں وزارت اوقاف و اسلامی امور کے زیر نگرانی ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ کے تحت قائم لجنۃ مراجعۃ الترجمہ برائے موسوعہ فقہیہ کے حوالہ کر دیا جاتا، یہ لجنہ بنظر غائر اس ترجمہ کی خواندگی کرتا، اور ترجمہ میں جو کمی بیشی یا خامی ہوتی اسے ملاحظات کی شکل میں اکیڈمی کو روانہ کر دیتا، پھر اکیڈمی اس کی تصحیح کر کے فائنل مسودہ برائے طباعت کویت وزارت کو واپس بھیج دیتی، اس لجنہ کے صدر حضرت مولانا بدر الحسن قاسمی ہیں نائب صدر فقہ اکیڈمی ہیں ان کی طرف سے جو ملاحظات بطور خاص آئے ان کی تصحیح اکیڈمی میں کی جاتی رہی جنہیں ترجمہ کے دوران برتے جانے کی ہدایت کی گئی، وہ درج ذیل ہیں:

۱-قرآن کریم کی آیات کا جو ترجمہ دیا گیا ہے وہ مستند اور صحیح ہونے کے باوجود موسوعہ کے ترجمہ کی عام زبان سے قطعی بے جوڑ ہے اس لئے حضرت تھانویؒ کا ترجمہ مولانا

عبدالماجد دریابادیؒ کی زبان میں لیا جائے، یا خود منقولہ ترجموں کی ترتیب ایسی کردی جائے جو جدید ترجمہ کے معیار سے ہم آہنگ ہو۔

۲- پہلی جلد کے ترجمہ کی طباعت میں املاء کے قواعد پیراگراف بدلنے کے اصول، اور جملوں کے درمیان علامتوں وغیرہ کی رعایت پورے طور پر ملحوظ نہیں رہ پائی ہے اس لئے تصحیح کے دوران ان امور کا خیال رکھا جائے۔

۳-شرکت ،مضاربت اور اس طرح کے دوسرے الفاظ کی طباعت میں یکسانیت ملحوظ نہیں رہ سکی ہے، چنانچہ کہیں ''مضاربہ'' اور کہیں ''مضاربت'' لکھا گیا ہے، اردو کی حد تک ان میں یکسانیت ضروری ہے، اسی طرح کہیں ''نیسا پور'' اور کہیں ''نیشاپور'' اور کہیں ''محمد بن حسن'' اور کہیں ''محمد بن الحسن'' لکھا گیا ہے، نیز نسبتوں میں کہیں ''ال'' برقرار رکھا گیا ہے اور کہیں حذف کیا گیا ہے، ان سب امور میں یکسانیت ہونی چاہئے۔

ان عمومی اجمالی ہدایات کے بعد گاہے بگاہے لجنہ کی طرف سے کسی خاص امر کے سلسلہ میں بھی ہدایات آتی رہتی ہیں جو ترجمہ میں مزید نکھار لانے اور تزئین کا سبب بنتی ہیں۔

موسوعہ فقہیہ عربی اور اردو میں یکسانیت:

ترجمہ کی معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ اس کی شکلی وظاہری خوبی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ رکھی گئی ہے کہ عربی موسوعہ کے صفحہ کا جو سائز اور دو کالمی طرز ہے اور جو مرکزی عناوین اور ذیلی عناوین کی ترتیب ہے، ان سب کی اردو ترجمہ میں پابندی کی گئی، اور نئی سطروں کے آغاز اور فقروں کے نمبرات بھی ہو بہو رکھے گئے ہیں، البتہ بعض عناوین یا فقرہ نمبرات جو فہرست میں ہیں اور متن کتاب میں چھوٹ گئے ہیں، یا متن کتاب میں تو موجود ہیں لیکن فہرست میں ان کا ذکر ہونے سے رہ گیا ہے، تو ایسی تمام جگہوں پر تصحیح کردی گئی ہے، اور متن کتاب کے عناوین وفقرہ نمبرات اور

فہرست میں یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

موسوعہ فقہیہ (اردو) کی طباعت اور تقسیم:

اکیڈمی موسوعہ فقہیہ کے ترجمہ پر آخری نظر گزار کر ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ کویت کو مکمل ۴۵ جلدیں بھیج چکی ہے، ترجمہ کے کام کے آخری مرحلہ میں داخل ہوجانے کے بعد اس کی طباعت کا مرحلہ آیا، چنانچہ مدیر ادارۃ الموسوعۃ نے اس کی طباعت کا معاہدہ جینوین پبلیکیشنز نئی دہلی کے ساتھ کیا، کئی نشستوں میں اور کئی مراحل میں طباعت کے معاہدہ کا مسودہ تیار کیا گیا، اور پھر پہلے مرحلہ میں ۱۲/جلدوں کی طباعت کا معاہدہ جینوین پبلیکیشنز کے ساتھ کیا گیا، معاہدہ کے تحت ۱۲/جلدوں کی طباعت عمل میں آچکی ہے، طباعت میں بھی اصل عربی موسوعہ کی طباعت کو مدنظر رکھتے ہوئے کاغذ، بائنڈنگ، ریگزین اور طباعت غرض تمام باتوں میں اصل عربی کتاب اور ترجمہ شدہ کتاب دونوں کی ظاہری ہیئت میں بھی یکسانیت پیدا کرنے کی عمدہ کوشش کی گئی ہے۔

اکیڈمی وزارت اوقاف کویت کو تقریباً ۳/ہزار ہندوستانی لائبریریوں اور اداروں کے پتے فراہم کرچکی ہے، ادارۃ الموسوعۃ کی طرف سے ان پتوں پر توثیقی حکم کے بعد جینوین پبلیکیشنز ان اداروں اور لائبریریوں کو وزارت اوقاف کی طرف سے ہدیۃً بھیجے گا۔ مزید ایک ہزار پتے اکیڈمی ادارۃ الموسوعۃ الفقہیہ کویت کو فراہم کرے گی، اس طرح وزارت اوقاف کویت کی طرف سے تقریبا چار ہزار نسخے موسوعہ فقہیہ (اردو) کی ہر جلد کے اس کی طباعت کے بعد تقسیم کئے جائیں گے۔

آخری بات:

موسوعہ فقیہ کے اردو ترجمہ سے جہاں اسلامی فقہ وقانون کے مکمل سرمایہ سے عام

اردوخواں طبقہ اور ماہرین قانون کے لئے استفادہ ممکن ہوسکے گا وہیں اس کے ذریعہ باصلاحیت علماء اورنئی نسل کی خفیہ صلاحیتوں سے روشناس اور مستفید ہونے کا موقع ملے گا، اور بقول قاضی صاحب پڑھے لکھے حضرات، علماء، قانون داں طبقہ اور دانشور اس کو پڑھ کر یہ جان سکتے ہیں کہ اسلامی قانون کیا ہے اور مختلف اماموں کی اور فقہاء جو الگ الگ رائیں ہیں ان کی اصل کیا ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی نے اس عظیم الشان موسوعاتی ذخیرہ کو اردو زبان میں منتقل کر کے جو علمی کام ہندوستان میں انجام دیا ہے وہ یقیناً علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور اس پورے عظیم فقہی ذخیرہ کے زیور طبع سے آراستہ ہونے کے بعد علمی اور تحقیقی اداروں اور لائبریریوں کے لئے یہ ایک عظیم اور مفید اضافہ ہوگا۔ اس کام کی تکمیل کا سہرا وزارت اوقاف کویت، لجنہ مراجعہ، امانت عامہ اوقاف کویت کے سر ہے جنہوں نے ہندوستان میں اکیڈمی کو اس علمی کام کی ذمہ داری تفویض کی۔

☆☆☆

۲۳؍اکتوبر ۲۰۰۹ء دہلی کے موسوعہ پروگرام کی مختصر ترین روداد

وزارت اوقاف کویت کے اہم علمی کارناموں میں سے ایک ۴۵ جلدوں پر مشتمل فقہی انسائیکلوپیڈیا کی ترتیب واشاعت بھی ہے، اس کا دوسرا اہم کارنامہ اصول فقہ اور قواعد فقہ پر ۲۰ ضخیم جلدوں میں انسائیکلوپیڈیا کی ترتیب کا کام ہے جو اس وقت وہاں آخری مرحلہ میں ہے۔ اسی طرح ۲۵ جلدوں میں فتاوی کی اشاعت کا کام بھی ہے جو مکمل ہو چکا ہے، وزارت اوقاف نے موسوعہ فقہیہ کی ترتیب واشاعت میں ۴۰ سال کی مدت صرف کی اور بڑی محنت وجدوجہد نیز علماء عرب کے گرانقدر علمی تعاون سے اس اہم علمی کارنامے کو انجام دیا۔

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے وزارت اوقاف کویت کی شائع کردہ فقہی انسائیکلوپیڈیا کے اردو ترجمہ کے کام ہندوستان میں وزارت کی اجازت سے شروع کیا اور الحمدللہ قلیل مدت میں اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچایا، ہندوستان میں اس علمی کام کا آغاز حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحبؒ نے فرمایا، اس اردو ترجمہ کا اصل سہرہ ان ہی کے سر ہے؛ کیونکہ اس عظیم کام کی ابتداء اور انتہا دونوں ان کے جذبہ، خلوص اور جدوجہد سے وابستہ ہے۔

اردو ترجمہ کے کام میں بہت سارے علماء اور اہل علم شریک رہے اور ان کی یہ شرکت ترجمہ کے مختلف مراحل میں رہی، ترجمہ کرنے والے ماہر علماء کے علاوہ اس میں تصحیح کرنے والے، پروف ریڈنگ کرنے والے، نظر ثانی کرنے والے اور نظر نہائی کرنے والے، پھر آخری درجہ میں خود وزارت اوقاف کی تشکیل کردہ کویت کمیٹی کے اردو زبان و ادب سے گہری واقفیت رکھنے والے منتخب علماء سب کی مسلسل، مربوط اور منظم کوششوں کے

نتیجہ میں یہ ترجمہ پائے تکمیل کو پہنچا۔

موسوعہ کی طباعت کا کام وزارت اوقاف کویت نے معاہدہ کے تحت ہندوستان میں جنوین پبلیکیشن کے سپرد کیا اور پہلے مرحلہ میں ۱۲/جلدوں کی طباعت کا کام حوالہ کیا۔ وزارت نے ان بارہ جلدوں کی اردوداں حلقوں، مدارس، یونیوسٹیز، علمی وتحقیقی مراکز، اسلامی تنظیموں، اداروں اور جماعتوں کی لائبریریوں میں تقسیم کے لئے اس انسائیکلوپیڈیا کو ہدیۃً تقسیم کرنے کی ذمہ داری جنوین دی نیز طباعت واشاعت اور تقسیم کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری خود وزارت نے اپنے ذمہ رکھی۔

الحمدللہ وزارت اوقاف کویت نے ۴۵/جلدوں کی عربی سی ڈی اپنے یہاں تیار کر رکھی ہیں۔ البتہ فقہ اکیڈمی نے تجرباتی طور پر ۲۱/جلدوں کی سی ڈی اہل علم کے لیے تیار کی ہے۔

اب تک موسوعہ فقہیہ کی تین جلدیں شائع ہوچکی ہیں اور اسی مناسبت سے فقہ اکیڈمی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ہندوستان میں ایک ایسا پروگرام منعقد کرے جس کے تحت وہ وزارت کے اس اہم علمی کارنامہ کے تعارف کے ساتھ موسوعہ کے اردو ترجمہ کی تکمیل اور طباعت کے آغاز کی مناسبت وتعلق سے ایک خصوصی بزم آراستہ کرے جس میں ہندوستانی علماء وفضلاء، اساتذۂ جامعات، محققین اور علمی دینی مراکز کے ذمہ داران کو مدعو کرے نیز وزارت اوقاف کے شعبہ موسوعہ کے ذمہ داروں کو بھی اس عظیم کارنامہ پر خراج تحسین پیش کرے۔ اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے اکیڈمی نے ۲۳/اکتوبر بروز جمعہ نئی دہلی میں موسوعہ فقہیہ کی رسم اجراء کی تقریب کے سلسلہ میں ایک بڑا اجلاس منعقد کیا جس میں نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر حامد انصاری، نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ مولانا محمد سالم قاسمی، سفیر کویت محترم سامی محمد سلیمان، سفیر سعودیہ عربیہ محترم فیصل بن حسن طراد، ڈاکٹر خالد شعیب سابق ڈائرکٹر شعبہ موسوعہ وزارت اوقاف، شیخ بدر سلیمان سنین سابق ڈائرکٹر شعبہ موسوعہ، شیخ

بدر فالح عازمی موجودہ ڈائرکٹر شعبہ موسوعہ وزارت اوقاف اس میں بطور خاص شریک رہے۔موسوعہ کے رسم اجراء کی تقریب نائب صدر جمہوریہ نے انجام دی۔اور موسوعہ کا ایک ایک نسخہ ڈائز پر بیٹھے ہوئے کویتی وفد نیز سفیر کویت اور سفیر سعودیہ کو پیش کیا گیا۔موسوعہ کے ٹائٹل کی تصویر سے بنا ہوا خوبصورت مومنٹو سفیر کویت اور کویتی وفد کو پیش کیا گیا۔اسی اجلاس میں مسوسوعہ کے اردو ترجمہ کی بارہ جلدوں کی سی ڈی کی بھی رسم اجراء انجام پائی۔

اس اجلاس میں خاص طور پر جن اہم شخصیتوں نے موسوعہ فقہیہ پر اظہار خیال کیا ان میں جماعت اسلامی ہند کے امیر، جمعیۃ علماء ہند کے صدر، دارالعلوم دیوبند کے استاذ، ندوۃ العلماء کے مہتمم، مسلم مجلس مشاورت کے نائب صدر اور دیگر اہم شخصیتیں تھیں۔اس پروگرام کی نظامت مولانا عبید اللہ اسعدی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے انجام دی۔

اس اجلاس میں سعودی سفیر ملیشین سفارت خانہ کے ہائی کمشنر، کویت سفارتخانہ کے سفیر اور فرسٹ سکریٹری، مصری سفیر، اور دیگر مختلف سفارت خانوں کے عہدیداران نیز ڈپلومیٹس موجود تھے۔صحافیوں کی بڑی تعداد کے علاوہ دینی اداروں اور تنظیموں کے ذمہ داران بھی اس میں مسلسل موجود رہے۔

اس اجلاس سے جن لوگوں نے خاص طور پر خطاب کیا اور موسوعہ کی خوبیوں اور خصائص پر روشنی ڈالی ان میں مولانا محمد سالم قاسمی، جناب حامد انصاری، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، ڈاکٹر خالد الشعیب، جناب بدر فالح العازی، جناب سامی محمد السلیمان سفیر کویت، جناب فیصل بن حسن طراد، مولانا بدرالحسن قاسمی، حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری، مولانا سید جلال الدین عمری، مولانا انیس الرحمٰن قاسمی، مولانا کاکا سعید عمری، ڈاکٹر سعود عالم قاسمی، مفتی صادق محی الدین، حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی، حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی صاحب اور مولانا عمید الزماں کیرانوی صاحب قابل ذکر ہیں۔

اس اجلاس میں اکیڈمی کے شعبہ علمی کے رفیق برادر صفدر زبیر ندوی صاحب کا مرتب کردہ مضمون بسلسلۂ تعارف موسوعہ تین زبانوں اردو، انگریزی، عربی میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

جنرل سکریٹری مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور نائب صدر اکیڈمی مولانا بدر الحسن قاسمی کی تفصیلی مطبوعہ تحریر بسلسلہ تعارف موسوعہ اردو وعربی میں حاضرین میں تقسیم کی گئی۔

☆☆☆

نائب صدر جمہوریہ ہند

(عالی جناب ڈاکٹر حامد انصاری)

جب فقہ اکیڈمی کا دعوت نامہ مجھ تک پہنچا تو میں بہت پریشان ہوا، اس لیے کہ میں نہ عربی داں، نہ فقیہ اور ایسے مضمون پر کچھ کہنا غیر ایکسپرٹ کے لیے ممکن نہیں، دوستو! أصحاب السعادۃ! کہیں بھی ترجمہ کرنے کا کام بہت سخت ہوتا ہے، اگر الموسوعۃ الفقہیہ کی ۵۴ جلدوں کا ترجمہ کیا گیا تو اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ دو زبانوں کے ماہرین اس ملک اور اس سماج میں موجود ہیں، اور ایک تیسری چیز میرے ذہن میں آتی ہے وہ یہ کہ ہندوستان اور کویت کے تعلقات بہت پرانے اور دوستانہ ہیں، اب اس میں ایک نئی کڑی جوڑ دی گئی ثقافتی تعلقات کی، ایک ایسی کتاب جس نے کویت میں جنم لیا اس کو ہندوستان کے قارئین تک پہنچادیا گیا، یقیناً اس سے مدارس اور یونیورسٹیز بے انتہا مستفید ہوں گے۔

اس مجلس میں اس چیز کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ مسلمانوں کی زندگی میں فقہ کی کیا اہمیت ہے۔ دو جز ہیں: ایک علم دوسری فقہ، دونوں مل کر زندگی کے ہر پہلو کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تقریباً چودہ سو سال کے اندر فقہ کے معاملات میں اس قدر باریکی سے غور کیا گیا۔ اسلام ساری دنیا میں پھیلا اور بہت سے ایسے سوال وقتاً فوقتاً اٹھتے گئے جن کا کہ جواب آسانی سے کتاب یا احادیث میں نہیں ملتا تھا اس لیے ضرورت محسوس کی گئی کہ جو بنیادی اصول ہیں ان سے جواب نکالا جائے چنانچہ جواب نکالنے کے طریقے تلاش کیے گئے اور مختلف جگہوں پر مختلف فقہاء نے اس پر کام کیا، جواب نکالے اور وہ جواب آج تک ہمارے ساتھ ہے اور اسلامی معاشرہ کو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

دوسرا پہلو اس تصویر کا یہ ہے کہ جس دنیا میں آج ہم رہتے ہیں اس میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں، آپ ایک لمحہ میں معلوم کر لیتے ہیں کہ جاپان میں کیا ہوا؟ دنیائے عرب میں کیا ہوا؟ امریکہ میں کیا ہوا اور چونکہ مسلمان دنیا کے ہر خطہ میں پہنچ گئے ہیں، تو ان کے سامنے سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس نئے معاشرہ میں اس نئی دنیا میں، ٹکنالوجی کی بھی دنیا ہے اور گلوبلائزیشن کی بھی دنیا ہے، اس میں جو سوالات کھڑے ہوتے ہیں جو مسائل سامنے آتے ہیں ان کا جواب فقہی انداز میں کیسے حاصل کیا جائے اور میری نظر میں، میں کوئی ماہر نہیں ہوں، فقہاء پر یہ ایک بڑی نئی ذمہ داری ہے، جو عائد ہوگئی ہے۔ اس لیے کہ روایتی اور تاریخی طور پر جو فقہ کی کتابیں ہیں وہ مسلمان معاشرہ کے لیے لکھی گئی ہیں۔ آج دنیا میں ایسے بہت سے حصے ہیں جہاں کے مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں، اقلیت میں ہیں یہ سوال اکثر اٹھتا ہے کہ فقہ الاقلیات پر کام کیا جائے اور صحیح بات یہ ہے کہ اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے، سوالوں کے جوابات تلاش کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے کہ اس سے ہم سب مستفید ہوں گے، جس معاشرہ میں ہم رہتے ہیں وہ معاشرہ بھی مستفید ہوگا، میری تو یہی ناقص رائے یہ ہے کہ جو لوگ فقیہ ہیں، علم فقہ سے واقف ہیں ان کو اس پر تھوڑی توجہ دینی چاہئے کہ آج کی دنیا میں ان پرانے اصولوں کے ساتھ بہت سے ایسے اصول ہیں کہ ان میں نئے اور پرانے کی کوئی تفریق نہیں ہے، اگر کہا گیا کہ عدل لازمی ہے، اگر کہا گیا کہ انصاف کرنا ہے تو اس میں کوئی جدیدیت نہیں، کوئی معاشرہ بغیر عدل کے نہیں چل سکتا، مگر یہ سوال ضرور ہم کو سامنے رکھنا چاہئے اور جواب تلاش کرنا چاہئے کہ جہاں دینی طور پر اچھا مسلمان ہونا ضروری ہے وہیں ساتھ ساتھ ہم جہاں رہتے ہیں ہم کو ایک اچھا شہری ہونا اور بننا ضروری ہے اس لیے کہ معاشرہ سے ہٹ کر نہیں رہ سکتے ہم، اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں کے لیے جن صفات کی ضرورت ہے وہ موجود ہے کتاب میں، سوال صرف

یہ ہے کہ ہم نے ان کو دیکھا یا نہیں دیکھا؟ ان کو سمجھا یا نہیں سمجھا؟ تو مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ فقہ اکیڈمی نے یہ معرکتہ الآ راء کام جو کیا ہے اس سے ہم سب کو خوش ہونا چاہئے، بہت سی یونیورسٹیز میں لوگ اس سے مستفید ہوں گے۔اور ساتھ ساتھ جو پرانا رشتہ تھا دنیائے عرب سے ہمارا جو اتنا قوی نہیں ہے آج جتنا کہ پہلے تھا یہ اس میں ایک کڑی ہوگی جس سے کہ وہ زیادہ رشتہ مستحکم ہوسکتا ہے، آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

☆☆☆

الموسوعۃ الفقہیہ اردو کا اجرا
ایک عہد آفریں اور تاریخ ساز بے مثال فقیہانہ خدمت

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی
بانی دارالعلوم وقف، نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

وحی ربانی کی مخاطب بننے والی تین صاحب عقل مخلوقات ''جنات''، ''ملائکہ'' اور ''انسان'' ہیں، خالق حکیم نے عقل انسانی کو صرف تحمل وحی کی قدرت ہی نہیں دی بلکہ اس کے اسرار وغوامض، اور عبارت، اشارت، دلالت، اور اقتضا میں مکنون حقائق ولطائف اور احکام وہدایات تک پہنچنے کی قوت تدبر وتعمق کی عظیم صلاحیت سے نواز کر، منصب نبوت کی اہلیت وصلاحیت کے شرف سے انسان کو مشرف فرمایا۔

دوسرے ''جنات'' ہیں جن کے فہم وعقل پر غیر موجود کو موجود دکھلانے والی قوت وہم غالب ہے، کمال عقل کے اس فقدان کی بناء پر منصب نبوت کی اہلیت بھی ان میں معدوم ہے۔

تیسرے ''ملائکہ'' علیہم السلام ہیں، جن کے عقلی کمال پر ان کا تحمل وحی شاہد عدل ہے، لیکن وحی کے حقائق مخفیہ اور لطائف مکنونہ تک پہنچنے کی صلاحیت تدبر کے فقدان کی بناء پر وہ بھی منصب نبوت کی اہلیت کے حامل نہ بن سکے، اور اپنے اندر اس عدم صلاحیت تدبر کے نہ ہونے کا اللہ رب العزۃ کے حضور میں {سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا} کا اقرار کرکے اپنے غیر ترقی پذیر علم جامد کا اعتراف بھی کیا ہے، اور {علم آدم الاسماء کلہا} کے مطابق آدم

علیہ السلام کے کائناتی علم سے ملائکہ علیہم السلام پر یہ حقیقت بھی بظاہر منکشف ہوگئی کہ آدم کا علم ارتقا پذیر ہے جو قوت تدبر کا متقاضی ہے اور اسی پر بانتخاب خداوندی، استحقاق نبوت بھی موقوف ہے اور یہی صلاحیت انسانی وسیلہ خلافت بھی ہے۔

اسی اختصاصی قوت تدبر سے انسان کو مادیات میں ان کی علل ارتقاء، اور اس سے پیدا شدہ اصول وکلیات تک رسائی ملتی ہے، جن سے وہ کارآمد وراحت رساں مصنوعات کی ایجاد کے ذریعہ تمدنی ترقی کے مراحل طے کرتا ہے جو آج کے سائنسی دور میں کسی تفصیل ووضاحت کی ضرورت مند نہیں ہے۔

ٹھیک اسی طرح صاحب ایمان واطاعت بندگان الٰہی اجتہادی قوت تدبر سے کتاب وسنت کی عبارت، اشارت، دلالت اقتضا اور پرداز کلام سے حاصل شدہ لطیف وخفی اصولی دفعات استنباط مسائل کا وسیلہ بنتی ہیں، جن سے تدینی ارتقاء کے درجات عالیہ کی معرفت نصیب ہوتی ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ انسانی عقل کی یہی اختصاصی قوت تدبر ہی تمدن کی ترقی کا وسیلہ بھی ہے، اور اجتہادی قوت تدبر، تدین کے ارتقاء کا ذریعہ ہوتی ہے، ان انہی تمدنی اور تدینی اعمال وافعال کے ارادہ ونیت میں اخلاص اللہ اور اطاعت رسول ﷺ ہو تو یہ سب اعمال وافعال قابل ثواب عبادت بن جاتے ہیں اور یہ نہ ہوں تو یہ نا قابل اجر عادت میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

خیر القرون کے تین خیر کے زمانوں کے گزر جانے کے بعد مختلف مذاہب و ادیان کے ماننے والے افراد واقوام اسلام کی اس مطابقت فطرت کو جو کہیں اور نہیں ہے محسوس کرکے بکثرت حلقہ بگوش اسلام ہوئے، لیکن اسلامی عقائد وایمان سے بقدر ضرورت واقفیت سے قبل ان کے ذہنوں میں اپنے سابق مذاہب کے فاسد عقیدوں نے اسلامی عقائد اور اعمال کے بارے میں طبعی طور پر آئینی پرداز کے شبہات و سوالات پیدا کئے،

جس کے دفاع کے لئے فقیہ النفس فقہاء کرام نے بجا طور پر یہ ذمہ داری محسوس کی کہ معترضین کو بدلائل معقولہ ومنقولہ اسلام پر مطمئن کریں، ان کی فقیہانہ بصیرت نے ضرورت کو محسوس فرما کر اپنے دائرہ استنباط کو صرف پیش کئے ہوئے سوالات کی جوابدہی تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اپنے وسیع الذیل علم وتجربات سے اور اپنی خداداد ذہانت وفطانت کو کام میں لاکر بعید سے بعید احتمالات کو نکالا اور انسانی زندگی کے جز وکل پر محیط وہ مکمل ومدلل قانون اسلامی مدون فرما دیا جس کی کوئی نظیر نہ اس دور کی با اقتدار اقوام وامم کے پاس موجود تھی اور نہ آج کسی کے پاس موجود ہے، کیونکہ رائج الوقت ملوکیت جابرہ کا فرمان شاہی اتنا واجب الاطاعت قانون ہوتا تھا کہ اس کی خلاف ورزی تو دور کی بات ہے اس کی صحت وسقم کے بارے میں استفسار بھی جان لیوا بن سکتا تھا۔

اسلام کے عادلانہ قانون کے ذریعہ ستم زدہ انسانیت کو عوامی سطح پر پہلی بار عدل سے آشنائی نصیب ہوئی جس کے نتیجے میں اس وقت کی جابر شاہیتوں کو ظلم واستبداد کے ساتھ اپنی شاہیتوں کو برقرار رکھنا ناممکن نظر آنا شروع ہوا اور غیر شعوری طور پر اسلامی نظام عدل نے ان کے دلوں اور دماغوں کو بے چینیوں سے بھر دیا، اس طرح اسلام ہی انسانیت کے لئے بے نہایت ظلم سے اولین نجات دہندہ بنا، اسلام کی اس نجات دہندگی کی از راہ تعصب نفی کو تاریخ کو الٹے قدم چلانے کے ذلت ناک نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔

انسانی رفعت وعظمت اور امن وعافیت کے ضامن اسلامی قانون کا یہ زندگی بخش بیکراں ذخیرہ صرف مسلمانوں ہی کے لئے نعمت کبریٰ نہیں ہے بلکہ نظریاتی تہذیبی جنگوں سے محروم امن اقوام عالم کے لئے بھی صرف اسی نظام عدل سے سر وسامان امن وسلام میسر آ سکتا ہے۔

امن عالم کے ضامن یکتا قانون اسلامی، مختلف فقہی مکاتب فکر کی حیرتناک وعظیم الشان مساعیٔ جمیلہ سے ترتیب وتدوین یافتہ انتہائی قیمتی سرمایہ ہے، جو آج کے عالم گیر وسائل علم وخبر اور ذرائع نقل وحمل کے دور میں یقیناً اس کا مستحق تھا کہ اس کو یکجائی صورت

میں افادے کی مکمل سہولتوں کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کر کے پیش کیا جائے، عربی زبان میں جس طرح اس کارِعظیم کی تکمیل وزارت اوقاف حکومت کویت نے موسوعاتی صورت میں لاکر پوری دنیا میں ملت اسلامیہ کا سر بلند کر کے انہیں شکر گزار بنایا ہے، ٹھیک اسی طرح اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا (مجمع الفقہ الاسلامی) اس اہم ترین فقہی انسائیکلوپیڈیا (الموسوعۃ الفقہیہ الإسلامی) کی عالمی افادیت میں وقیع حصہ دار بنی، اور اس کو نہایت شاندار باوقار انداز میں فنی ترجمانی کی جملہ رعایات وضروریات کو پورے اہتمام سے ملحوظ رکھ کر دنیا کی چوتھی انٹرنیشنل اردو زبان میں بصورت موسوعہ پیش کیا، جس کو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلامک فقہ اکیڈمی بلا استثناء تمام مکاتب فکر کے ارباب علم وبصیرت کی نظروں میں بحمد اللہ وزارت اوقاف کویت کے ساتھ عالمی شکر وسپاس میں برابر کی شریک ہوگئی۔

اخیر میں میں باداب ''اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا'' کے معززین کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ قانون اسلامی کی اس انسائیکلوپیڈیا کی انگلش ترجمانی پر بھی خصوصی توجہ اس لئے فرمائیں تاکہ پرفریب عنوان سے عالمی انسانی فلاح کی قانون سازی کے مغربی دعویداروں کی اس اسلامی موسوعہ فقہیہ کے ذریعہ انسانی فلاح کے قانون کی قرار واقعی حقیقت سامنے آ کر ان کی آنکھیں کھولنے کا ذریعہ بن سکے۔

اخیر میں اسلامک فقہ اکیڈمی کے ارباب بست وکشاد کی خدمات عالیہ میں میں اپنی اور تمام قدر شناسان قانون اسلامی کی جانب سے بصمیم قلب ہدیہ تبریک وتشکر پیش کر کے، دعا گو ہوں کہ حق تعالیٰ اکیڈمی کے اسلامی فلاح انسانیت کے اس عظیم علمی کارنامہ کو اپنے یہاں قبولیت تامہ اور اپنے بندوں میں مقبولیت تامہ ارزانی فرمائے، اور معزز ذمہ داران فقہ اکیڈمی انڈیا میں عالم گیر خدمات دینیہ کی توفیق کو بہ تسلسل جاری اور باری رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆

پیغام:

مولانا محمد رابع حسنی ندوی

(صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبيين سيدنا محمد، وعلى آله وصحبه وعلى من تبعهم بإحسان ودعا بدعوتهم إلى يوم الدين، أما بعد:

حضرات! فقہ اسلامی وہ جامع اور وسیع الاطراف فقہ ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں کے سلسلہ میں ہدایات پیش کرتی ہے، کویت میں اس وسیع الاطراف فقہ پر انسائیکلو پیڈیا کی سطح پر موسوعہ تیار کرنے کا زبردست کام انجام دیا گیا، یہ ایک بڑا اور قابل قدر اور قابل تعریف کام ہے، پھر اس کام کو اردو زبان کا جامہ پہنانے کا کام ہندوستان کی فقہ اکیڈمی نے انجام دیا جو اس برصغیر ہندو پاک کے اہل علم کی علمی کارکردگی کا ایک اعلی ثبوت ہے، یہ کام بڑی تقطیع کی ۴۵ جلدوں میں مکمل ہوا اور اب اس کا اجراء ہونے جارہا ہے، یہ ایک طرف فقہ اسلامی کے لئے ایک اہم مرجع کی حیثیت رکھنے والا موسوعہ ہے، دوسری طرف یہ اسلامی فقہ کی وسعت اور زندگی کے تمام حالات اور تقاضوں میں اسلامی ضابطہ حیات کی شقوں کی وضاحت کرنے والا مرجع ہے۔

اسلام میں ضابطۂ حیات زندگی کے دونوں پہلوؤں دین ودنیا اور شخصی وسماجی پہلوؤں کا جامع ہے، اس میں ان دونوں پہلوؤں کے درمیان علاحدگی نہیں رکھی گئی ہے، دینی معاملات تو اپنی دینی حیثیت کے ہیں ہی، دنیا کے معاملات کو بھی صحت مندانہ اور اچھے

مقصد سے انجام دینے کی رہنمائی کی گئی ہے، اس رہنمائی کے اندر رہتے ہوئے اسلام کی رو سے دنیا بھی دین بن جاتی ہے، زندگی کے شخصی معاملات ہوں، یا سماجی معاملات ہوں، آپس کے میل جول کے معاملات ہوں یا کاروباری معاملات ہوں، ان سب میں صحت مندانہ اور مفید طریقۂ کار کو بتایا گیا ہے، اوران پر ہدایات کے مطابق عمل کرنے کو دینی حیثیت دی گئی ہے جو دینی امور اور عبادات کی ہے، اور ان سب معاملات میں اسلامی ہدایات انسانی ضرورت کو بہتر طریقہ سے پوری کرنے والی اور بہتر سماج کی تشکیل کرنے والی ہیں، کوئی بھی دانشور غیر جانبدارانہ طریقہ سے ان ہدایات وضوابط کا مطالعہ کرے تو وہ اسی نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے۔

مسلمانوں کے بہترین تمدنی زمانہ میں علماء دین نے انسانی زندگی کے مختلف ومتنوع پہلوؤں میں اسلامی ہدایات کو اس کے بنیادی مرجع قرآن وحدیث سے لے کر ضرورت کے مطابق ترتیب ووضاحت کے ساتھ مدون کیا، ان کی وضاحت میں ان کے ذہن میں جو پہلو ابھرے ان کے الفاظ سے ان کے کئی مکتبۂ فکر بنے جو اسلام کے معتمد علیہ مسلک قرار پائے، ان سب کے مجموعے سے فقہ اسلامی بنی، کویت کا یہ موسوعہ ان سب مسلکوں کی وضاحت بھی کرتا ہے، اس طرح یہ بہت وسیع اور جامع موسوعہ بن گیا ہے۔

اور یہ ہم اردو دانوں کے لئے بڑی مسرت کی بات ہے کہ اسلامک فقہ اکیڈمی نے کویت کے کی وزارت کے تعاون سے اس عظیم مجموعۂ قوانین شریعت کو اردو میں بہت مستند اور علمی انداز بیان میں منتقل کر دیا، اس پر میں فقہ اکیڈمی کو مبارکباد دیتا ہوں اور اسلامی شریعت کی وسعت وجامعیت کو واضح کرنے والے اس کام کو بہت مفید محسوس کرتا ہوں، او راس کی وسیع افادیت کی پوری توقع رکھتا ہوں۔

اس موسوعہ کی اصل عربی کی تیاری میں بلاد عربیہ کے مستند ترین علماء شریعت نے

حصہ لیا، ان کی اہمیت اور علمی مقام کے لحاظ سے اس مجموعۂ قوانین اسلامی کو پورا علمی وشرعی اعتبار حاصل ہوا، اور پھر اردو ترجمہ میں سارے ملک کے منتخب اور لائق اعتبار علماء نے حصہ لیا، اس طرح اردو ترجمہ کو بھی پورا استناد واعتبار حاصل ہوا۔

اس سلسلہ میں بڑی ناسپاسی ہوگی کہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ کا نام نہ لیا جائے جن کی سرپرستی اور دلچسپی کے نتیجہ میں اس کام کی انجام دہی کو طاقت ملی، وہ ایک طرف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر تھے اور دوسری طرف اسلامک فقہ اکیڈمی کے بانی اور ناظم اعلی تھے، آج وہ ہم میں نہیں ہیں لیکن انشاء اللہ اس کام کی تکمیل سے ان کی روح کو شادمانی حاصل ہورہی ہوگی۔ میں مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی کی بھی پوری اظہار قدردانی کرتا ہوں، جو فقہ اکیڈمی میں حضرت مولانا مجاہد الاسلام صاحب مرحوم کی نیابت کررہے ہیں، اور اکیڈمی کی کارکردگی کو تقویت پہنچا رہے ہیں اور ترقی دے رہے ہیں، اور اس موسوعہ کے ترجمہ واشاعت کے کام میں اپنی دلچسپی کے ذریعہ تقویت کا ذریعہ بنے۔

مخلص

محمد رابع حسنی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ — ۲/۱۱/۱۴۳۰ھ

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ — ۲۳/۱۰/۲۰۰۹ء

مولانا بدرالدین اجمل صاحب آسامی قاسمی

(ممبر پارلیمنٹ ورکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند)

محترم علماء اور شرکاء تقریب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات! آپ علماء امت، قائدین اور دانشوران ملت کی خدمت میں کچھ گزارشات رکھ دینا چاہتا ہوں............ **الیوم أکلمت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی الخ** اسلام کی اس جامع رہنمائی کا مقصد ہر زاویے سے انسانی زندگی کو آسان وپرسکون بنانا ہے، ارشاد باری ہے: "**یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر**" اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں: **أحب الدین إلی الله الحنیفیة السمحاء، إن الدین یسر، یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولاتنفروا، وعن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ماخیر رسول الله صلی الله علیه وسلم بین أمرین إلا اختار أیسرهما ماکان ...... فإن کان ...... کان أبعد الناس منه رواه البخاری**" دین کی اسی آسان اور جامع رہنمائی کا نام اسلامی فقہ ہے، اللہ جزاءِ خیر دے تمام فقہاء امت، موسوعہ فقہیہ کا خاکہ پیش کرنے والے، اسے شرمندۂ تعبیر کرنے والے، اس کے ترجمہ کا بیڑہ اٹھانے والے، اسلامک فقہ اکیڈمی کے عملہ، ذمہ داران اور خاص کر اکیڈمی کے بانی محترم حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاسمی نور اللہ مرقدہٗ کو کہ انھوں نے امت مسلمہ کی فقہی رہنمائی کے لیے نہ صرف فقہ اکیڈمی قائم کیا بلکہ بدلتے حالات میں انسانوں کی فقہی رہنمائی کے لیے عالمی سطح پر علماء امت میں ایک روح بھی پھونک دی

،حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر زریں خدمات تو اپنی جگہ ہے ہیں بے مثال اگر صرف موسوعہ فقہیہ کے ترجمہ کے تعلق سے ان کی دور اندیشی اور علمی بصیرت کا جائزہ لیا جائے تو کوئی بھی علم دوست آدمی ان کی غیر معمولی شخصیت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حضرات! اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء کرام ماضی کی طرح آج بھی بیان اور استخراج مسائل کے ذریعہ اصولی وعملی طور پر اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں لیکن عملی طور پر ہمیں چند اقدامات اور کرنا ہوں گے تا کہ فقہ اسلامی سے امت مسلمہ کا ہر فرد پورا پورا فائدہ اٹھا کر روزمرہ کی زندگی کو آسان اور پرلطف بنا سکے۔

(۱) مفتیان عظام اور حضرات علماء کرام پورے سال روزانہ ہر مسجد میں انتہائی مختصر فقہی مجلسیں قائم کریں۔

(۲) ہر مسجد میں سہ ماہی مجالس فقہیہ قائم کی جائیں اور کسی ایک خاص معاملہ سے متعلق کھلے طور پر سوالوں کے جواب دیئے جائیں۔

(۳) مفتیان عظام اور علماء کرام مختلف عوامی اجتماع گاہوں پر ایک معمول کے مطابق روزانہ بیٹھنے کی عادت ڈالیں اور وہاں موجود لوگوں کو مسائل معلوم کرنے کی ترغیب دلائیں، ایسا ہوسکتا ہے کہ لوگ شروع میں کچھ پوچھنے سے کترائیں لیکن دن گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو رفتہ رفتہ انس ہوجائے گا اور پوچھنا شروع کردیں گے۔

(۴) مختلف شعبہائے زندگی سے متعلق مختلف علاقائی زبانوں میں چھوٹے چھوٹے رسائل مرتب کرا کر متعلقہ افراد میں انہیں تقسیم کیا جائے۔

(۵) مفتیان عظام اور علماء کرام اسکولس، کالجز اور یونیورسٹیوں کے ذمہ داران کو اس عمل کی فضیلت سمجھا کر مساجد کے ساتھ ساتھ عصری درسگاہوں میں بھی ماہانہ فقہی مجلسیں قائم کریں۔

(٦) مفتیان عظام اور علماء کرام انفرادی طور پر موقع بہ موقع چھوٹے بڑے کارخانوں میں جائیں اوران میں کام کرنے والے لوگوں سے گھل مل کر کام سے متعلق مسائل کوان سے براہ راست سمجھیں۔

(۷) مفتیان عظام اور علماء کرام کی ایک ایسی جماعت تیار ہو جو مختلف کمپنیوں کی تربیتی کورسوں میں حصہ لیں اور وہاں کچھ دنوں تک شریک کار رہ کر بالمشافہہ کاموں کی نوعیّتوں کو سمجھیں پھر فقہی رہنمائیاں پیش کریں۔

(۸) علاقائی کیبل ٹی وی کا ہفتہ میں ایک وقت لے کر مسائل بیان کیے جائیں۔

(۹) جہاں تک ہوسکے انٹرنیٹ کے ذریعہ مسائل بتانے کا نظام قائم کیا جائے۔

(۱۰) مختلف علاقائی زبانوں میں شائع ہونے والے اخبارات، ہفت روزہ اور ماہانہ رسائل اور میگزین کا بھی استعمال کیا جاے۔

(۱۱) خاص کر عورتوں کے متعلق مسائل سے انہیں روشناس کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

(۱۲) جیلوں کی انتظامیہ سے اجازت لے کر وہاں موجود مسلمانوں کے لیے فقہی مجلسیں منعقد کی جائیں۔

ماضی کے علماء نے استخراج مسائل کے ساتھ ساتھ ان مجلسوں کا قیام بہت اہتمام کے ساتھ کیا تھا؛ چنانچہ ان میں وہ بھی تھے جو کاشتکاروں کو کھیتوں میں جا کر مسائل بیان کیا کرتے تھے، ان میں وہ بھی تھے جو کاروبار کر رہے لوگوں کے پاس بیٹھتے اور ان کے مسائل کو براہ راست سمجھ کر ان کے لیے فقہی رہنمائی پیش کیا کرتے تھے، عصر حاضر میں کچھ علماء نے مذکورہ بالا طریقوں پر عمل کیا ہے جس سے وہ علماء دو نتیجے پر پہنچے ہیں، ایک تو عوام الناس کو علماء کی تحقیقات اور تصانیف کا خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے، صحیح کی جگہ غلط معلومات حاصل کر لینے کیوجہ سے وہ شریعت اسلامیہ کو ایک پریشان کن شریعت سمجھ رہے

ہیں اوراس کی وجہ سے ذہنی کشمکش کے شکار ہیں، دوسرے یہ کہ اس طرح کی آسان اور جامع ،فقہی مجلسیں قائم کی جائیں تو عوام کھل کر مسائل معلوم کریں گے اور جن مسائل کی عدم واقفیت کی وجہ سے اسلام بیزاری کا شکار ہورہے ہیں ان ہی کے تعلق سے جب اسلام کی آسان اور جامع رہنمائی حاصل کرلیں گے تو اسلام بیزاری کا شکار ہونے کے بجائے تبلیغ اسلام کے علمبردار ہوجائیں گے۔اخیر میں فقہ اکیڈمی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اوردعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فقہ اکیڈمی سے عصر حاضر کے تقاضے کے لحاظ سے خدمات لیتا رہے۔فقط والسلام۔

☆☆☆

جناب سلمان خورشید صاحب

(ایم-پی۔)

مجھے بہت خوشی ہورہی ہے کہ اسلامک فقہ اکیڈمی کے ذریعے فقہی انسائیکلوپیڈیا ’’موسوعہ فقہیہ‘‘ اردو ترجمہ و طباعت کی رسم اجرا کی تقریب کا انعقاد بتاریخ ۲۳؍اکتوبر ۲۰۰۹ء کو بمقام، انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر، لودھی روڈ، نئی دہلی میں کیا جارہا ہے۔

فقہی انسائیکلوپیڈیا کا اردو ترجمہ لوگوں کو فقہی انسائیکلوپیڈیا سمجھنے میں معاون ہوگا اور اردو سے وابستہ لوگ اس سے فیضیاب ہوسکیں گے۔ مجھے امید ہے کہ مستقبل میں بھی اسلامک فقہ اکیڈمی فقہی انسائیکلوپیڈیا کو عام آدمی تک سلیس زبان میں رسائی کے لئے سرگرم رہے گی اور کارہائے نمایاں انجام دیتی رہے گی۔

میں اس پروگرام کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں اور جملہ متعلقین کو اس اہم پروگرام کے انعقاد کے لئے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

☆☆☆

مولانا نور عالم خلیل امینی

(رئیس تحریر ''الداعی'' عربی واستاذ ادبِ عربی دارالعلوم دیوبند)

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد.

حضرات گرامی قدر!

میرے لیے یہ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ مجھے اس مجلس علم وفکر میں فقہ اکیڈمی انڈیا کی دعوت پر شرکت کا موقع ملا جس میں ملک و بیرون ملک کی چیدہ و برگزیدہ علمی و فقہی و ثقافتی شخصیات شرکت کر رہی ہیں۔

کویت کی وزارت اوقاف اور امور اسلامی حد درجہ تبریک وتہنیت کی مستحق ہے کہ اس نے فقہ اسلامی کے تیرہ صدیوں پر پھیلے ہوئے زبردست ذخیرے کو نئے طرز، نئی سج دھج اور نئے ذہن کے مطابق جمع کر دیا ہے، جس سے فقہ اسلامی کی ذرا سوجھ بوجھ رکھنے والا بھی بہ خوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لائق ذکر ہے کہ فقہی موسوعے کی تیاری کی کوششیں مصر وشام میں بھی کی گئیں؛ لیکن وہ بار آور نہ ہوسکیں۔ خدائے پاک نے یہ سعادت ہمارے ہمانصیب عربی اسلامی ملک کویت کے لیے مقدر کر رکھی تھی، چنانچہ یہ کام اس نے بڑے حوصلے، سیر چشمی اور کشادہ نفسی کے ساتھ زر کثیر صرف کر کے پایۂ انجام تک پہنچایا، اس کے لیے باصلاحیت علماء وفقہاء وقانون داں اور عربی زبان کی مطلوبہ معیار پر وزڈنگ کرنے والے اور عربی کی تحریری لیاقت رکھنے والے ماہرین کی ایک بڑی ٹیم کو جٹایا اور اس کام پر سال ہا سال تک لگائے رکھا۔ آج یہ مبارک کام ۴۵ جلدوں میں

اشاعت پذیر ہوکر دنیائے اسلام کی تمام بڑی لائبریریوں، جامعات اور بڑی علمی شخصیتوں کے پاس پہنچ چکا ہے اور فقہ اسلامی کے منتشر ذخیروں سے یکجا شکل میں اور انتہائی سہل انداز میں فائدہ اٹھانے کی راہ فقہ اسلامی کے ہر عالم و طالب علم کے لیے ہموار ہوچکی ہے۔ اللہ اہل کویت کو خواہ وہ حکمراں ہوں یا عوام بے پناہ جزائے خیر سے نوازے اور مزید کار خیر کی توفیق ارزانی کرے۔

دنیا میں اس وقت اللہ کی حکمت و مشیت سے اردو زبان نسبتاً اپنی کم عمری کے باوجود اسلامی ذخیرے کو سمونے کے اعتبار سے عربی کے بعد دوسرے نمبر پر ہے، لیکن اپنی عام وسعت و ہمہ گیری کے اعتبار سے بالیقین یہ عربی سے بہت آگے جا چکی ہے؛ کیوں کہ یہ بلا استثنا دنیا کے ہر ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے، دنیا کے ہر ملک میں زیادہ یا کم اس کے ذریعے ترابط اور مفاہمت کی جا سکتی ہے۔

اس لیے اس بات کی ضرورت تھی کہ اس زبردست فقہی موسوعے کو اردو میں منتقل کیا جائے۔ اس کے لیے کویت کی وزارت اوقاف و امور اسلامی نے ہندوستان کی فقہ اکیڈمی کا انتخاب کیا۔

فقہ اکیڈمی کے ذمہ داروں جن میں سرفہرست اس کے بانی و سرخیل حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلامی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تھے، نے ترجمے میں یکسانیت کے لیے مترجمین کی جماعت کو جس میں بیسیوں علماء و فضلاء شامل تھے، ایک خاص ہدایت نامے کا پابند بنایا؛ تاکہ مختلف علماء کے ترجمے مختلف المستوی نہ بن جائیں اور فائدہ اٹھانے والوں کو بجائے آسانی کے پریشانی ہو۔

حضرات! یہ راقم اردو زبان سے عربی میں بالخصوص اور عربی سے اردو میں بالعموم کم از کم دس ہزار صفحات کا ترجمہ کر چکا ہے؛ اس لیے ترجمے کے حوالے سے اس کو یہ بہ خوبی

اندازہ ہو چکا ہے کہ ترجمہ کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ مترجِم کو مترجَم منہ اور مترجَم اِلیہ زبانوں پر عبور ہو؛ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دو باتوں کی ضرورت ہے: پہلی بات یہ ہے کہ مترجم نے ترجمے کے عمل کی طویل مشاقی کی ہو، اس کا عملی تجربہ کیا ہو اور ترجمے کے عمل میں کافی وقت گزار کر پختہ تر استعداد بہم پہنچائی ہو اور ترجمے کی راہ کی ساری نزاکتوں سے بہ خوبی واقف ہو چکا ہو۔

دوسری بات یہ کہ جس فن اور جس موضوع کی کتاب، بحث و مقالے کو دوسری زبان میں منتقل کرنا ہے، اس فن اور موضوع سے مترجم کما حقہ واقفیت رکھتا ہو، اگر مترجِم کو اس فن اور موضوع سے واقفیت نہ ہوگی تو وہ مترجَم منہ اور مترجم الیہ زبانوں پر عبور رکھنے کے باوجود ترجمے میں بہت ٹھوکریں کھائے گا اور اس کا ترجمہ اس فن کے حوالے سے گمراہی کا سبب بنے گا۔

میں فقہ اکیڈمی کے ذمہ داروں بالخصوص اس کے حالیہ میر کارواں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انھوں نے مترجموں کی جس جماعت سے کام لیا ہے وہ جہاں عربی زبان اور اردو زبان کی اچھی جانکاری رکھتی تھی، وہیں فقہ و فتاوی کے فن کی بھی ماہر تھی، پھر یہ کہ نظر ثانی و نظر ثالث کے ذریعے ترجمے میں در آنے والے بعض نقائص کو جن کا در آنا بشری کام کی وجہ سے عین ممکن تھا بھی دور کرنے کا بڑا اہتمام کیا گیا ہے، اس لیے فقہی موسوعہ کا یہ ترجمہ ہر اعتبار سے لائق اعتبار و استناد ہے۔

میں نے موسوعے کی جلد اول کا جستہ جستہ مطالعہ کیا ہے، میں ذاتی طور پر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس سے بہتر ترجمے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

میں اس عظیم کام کے لیے جہاں کویت کی وزارت اوقاف و امور اسلامی اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، وہیں ان لائق علماء وفضلاء وفقہاء کو بھی

مبارک باد دیتا ہوں، جنھوں نے اس زبردست اسلامی قانونی ذخیرے کا اتنا اچھا، ٹھوس اور پختہ اور رواں ترجمہ کیا ہے، جس کی زبان طبعاً عام تحریروں کی زبان سے قدرے مشکل، پیچیدہ اور نسبتاً الجھی ہوئی تھی۔

اللہ اس قافلے کے سارے ارکان کو دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں سے نوازے اور ان کے سعی و عمل کا اپنی شان کے مطابق بدلہ دے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

☆☆☆

كلمة فضيلة الشيخ بدر فالح العازمى

(مدير ادارة الموسوعات والبحوث الاسلامية–وزارة الاوقاف – دولة الكويت

بسم الله الرحمن الرحيم

أولاً أقدم التحيات الإسلامية إلى سفراء الدول المختلفة وعلماء الهند وفقهاء ها فأهنئكم جميعاً خاصة رؤساء المنظمات والجمعيات الإسلامية الهندية والأساتذة والمثقفين۔

إن من أفضل العلوم علم الفقه الإسلامى الذي لايمكن أن يستغنى عنه مسلم ففيه تعرف كيفية العبادة التي من أجلها خلق الله الأولين والاخرين فقال جل وعلا: "وماخلقت الجن والإنس إلا ليعبدون" ومن هذه العبادة تستبان طرق المعاملة كما به تعرف أحكام الأسرة وغيرها من الأحكام الشرعية لذا كان تعلم الفقه ونشره من فروض الكفاية وقد قام علمائنا في كل عصر ومكان بهذا الغرض خير قيام لكن مع تعاقب القرون والأزمان تغيرت أساليب التأليف فأخذت منهج الإختصار والتعقيد حتى صارت الكتب الفقهية حكراً على العلماء وطلاب المدارس الشرعية لايقربها عموم المسلمين لما فيها من التعقيد وإن قربوها وقرأوا هذه الكتب لم يفهموا ما فيها لذلک قامت عدة محاولات للتقريب بين عموم المسلمين وفقههم وكان للنداء الصادر عن مؤتمر أسبوع الفقه الإسلامى المنعقد فى جامعة باريس أثر بالغ لتطبيق هذه الفكرة حيث كان من

تـوصيـات ذلک الـمـؤتـمـر تـأليف مـوسوعة فقهية تعرض فيه المعلومات الـحـقـوقية الإسلامية وفقا للأساليب الحديثية والترتيب المعجمى وذلک عندما وجد الحاضرون في ذلک المؤتمر بما في الفقه الإسلامی من مبادئ عـاليـة تـوازي مـا توصل إليه فكر الغزالي بل وتفوقه دقة وتنظيما فاحتضنت دولـة الـكويت هذه المحاولة ووفرت لها كل أسباب النجاح إيمانا بأن هذا الـعـمـل تفرضه الشريعة الإسلامية وتحتمه ظروف الحاجة الإنسانية، وبعد عـمـل دام ثلاثون سنة تقريباً تم بحمد اللّٰه تعالى'مشروع الموسوعة الفقهية وأنـجـزت دولـة الـكـويت عملا رائدا لم تسبق إليه وحققت حلما لما أراده العلماء والباحثون فی الفقه الإسلامي، ولما كان مشروع الموسوعة الفقهية عـمـلا لم ترد به دولة الكويت تحقيق ربح مادی بل كان هدفها نفع الإسلام والـمسـلمين والقيام بخدمة لديننا الحنيف والمسلمين، ومن سعادة الدولة (دولـة الـكـويـت) نشـر هـذه الـمـجموعة للعالم أجمع ولذا وضعت خطة لتـرجـمـة الـمـوسوعة الفقهية إلى اللغات الأخرى غير العربية وكانت أولى التـجـارب الـنـاجـحـة لتـرجمة الموسوعة الفقهية إلى لغة أردية حيث شمر أبـطال مجمع الفقه الإسلامي بالهند عن سواعدهم وعملوا ليلاً ونهاراً حتى أتـمـوا التـرجـمـة في وقت قياسي وقدموا خدمة كبرى تفيد وتنفع أكثر من ثلاثمأة مليون مسلم الذين ينطقون بالأردية فجزاهم الله عنا وعن المسلمين خيـراً، وإن مـن دواعي السرور لنا أن نشارک اليوم كوفد من وزارة الأوقاف والشـؤون الإسـلاميـة بـدولـة الـكـويـت فـي هذا الاحتفال باكتمال ترجمة الـمـوسوعة الفقهية إلى الأردية حيث تنال الموسوعة الكويتية تنويها عالميا

لأنها تقدم الفقه الإسلامي بمذاهبه الأربعة المعتمدة لدى المسلمين عموماً بأسلوب عصري يمكن أن يستفيد منه متخصصون وغير متخصصين، إن دولة الكويت - أيها الإخوة - حريصة على التواصل مع كافة الشعوب الإسلامية في الأنشطة العلمية والثقافية وإننا إذ نبارك الإخوة القائمين بمجمع الفقه الإسلامي بالهند على جهودهم في ترجمة الموسوعة الفقهية الكويتية إلى الأردية نتطلع إلى أن يتم في قريب عاجل ترجمتها إلى اللغتين الانجليزية والفرنسية أيضا بإذن الله تعالىٰ وتوفيقه حتى يعرف العالم براعة الفقه الإسلامي وعظمة القانون الإسلامي۔

إن دولة الكويت تربطها علاقة صداقة مع جمهورية الهند التي تحتفل اليوم على أراضيها وبينهما تعاون وثيق في المجالات الاقتصادية والتجارية، ولايخفى علي أحد إسهامات الكويت فى دعم الشعوب والبلاد المختلفة، كما أن وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية لها دور رائد في ترسيخ مفاهيم الوسطية والتعايش السلمي على مستوى العالم، نرى بعين التقدير مشاركة نائب رئيس الجمهورية لهذه الدولة في هذا الاحتفال ونكرر ونقدر سعادة سفير دولة الكويت وكذلك سفير المملكة العربية السعودية وكافة الإخوة والحاضرين والقائمين بمجمع الفقه الإسلامي بالهند۔ والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

☆☆☆

كلمة سعادةالشيخ سامى محمد سليمان

(سفير دولة الكويت لدى الهند)

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين وبعد!

الأستاذ خالد سيف الله الرحماني الأمين العام لمجمع الفقه الإسلامي في الهند، الأستاذ بدر الحسن القاسمي نائب رئيس مجمع الفقه الإسلامي بالهند ورئيس لجنة مراجعة الموسوعة الفقهية بالكويت، وأصحاب السعادة السفراء، وأيها الإخوة الكرام، السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

قال الله تعالى فى محكم كتابه: "وماكان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون"، وقال رسول الله صلى الله عليه: "من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين، "يسعدني ويشرفي أن أشارك في الاحتفال المبارك هذا لتقديم الموسوعة الفقهية التي تصدرها وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية بدولة الكويت باللغة الأردية.

إن علم الفقه من أوفر العلوم الإسلامية حظاً، ذلك لأنه علم يبحث فيه عن حكم الله فى كل أمر فيبحث فيه عما يعرض لأفعال العباد من حل أوحرمة، وجوب وندب وكراهة، وهو أيضا علم يرشد العباد إلى الطريق الافضل والسبل الصحيحة لنيل رضوان الله سبحانه وتعالىٰ والفوز والبيان الهدى من كتاب الله وسنة نبيه محمد صلى الله عليه وسلم، قال الله تعالىٰ:

”ومـا أنزلنا عليک الکتاب الا لتبين لهـم الذي اختلفوا فيه وهدى ورحمة لقوم يـؤمـنـون“، ونـظـراً لتـطـور الـحـضـارة وتزايد البشرية وتنوع الثقافات وتعدد المذاهب وتباين الأراء هناک ضرورة إلى توظيف هذه الجهود في إطار عملي وعـلى أساس شرعي يقبل التجديد ويزيل التعقيد، ولقد تصدت دولة الكويت لهـذه الـمهـمة المباركة إدراكا لأهميتها واستجابة لمتطلباتها فتوجهت وزارة الأوقـاف والشؤون الإسلامية بدولة الكويت وجمع العلماء والفقهاء من سائر الـدول الـعـربيـة لـمـنـاقـشـة فـكـرة الـمـوسـوعة وقدمت جميع التسهيلات والامـكـانيـات الـمتاحة لهم حتى تحجت فى إعداد وتأليف السلسلة الذهبية الـعـلـميـة بـحـمـد للّٰه وتـوفيـقه أنجزت هذا الإنجاز العظيم في تبليغ الرسالة السـمـاوية إلى جميع البشر والذى (العمل الموسوعى) يحقق نموذجاً أسمى فـي الـدعـوة إلـى الإيـمـان بـاللّٰه والعمل بمحكم كتابه الكريم، كما يعبر عن الـمـنهج النبوي في الدعوة إلى الإسلام علىٰ بينة وبصيرة وعلم قال الله تعالىٰ: ”قـل هـذه سبيـلـي أدعـو إلـى الـله على بصيرة أنا ومن اتبعن“، كما تمثل هذه الـمـوسـوعـة أول مـرجع متكامل يصدر فى تسلسل زمني منتظم وهى تفسير دقيـق ومـفـصـل لـلـمسائل الفقهية المستشارة من جميع مصادرها المعروفة المتعارف عليها، ولعل النجاح الذي حققته الموسوعة الفقهية قد شجع وزارة الأوقـاف والشـؤون الإسـلاميـة بـدولـة الكويت على المضي قدما فى تعميم فـائـدتهـا لتشـمـل عـموم المسلمين وغيرهم لترجمة الموسوعة إلى اللغات العالمية ومن بينها لغة أرديةً.

أيهـا الإخـوة! إن التـزام دولـة الـكويت في تقديم المراجع الصحيحة والـمـوثـوقـة بالمسائل الفقهية المختلفة متعدد ومستمر، ومن ذلک المؤتمر

الـعـالـمـى الـدولـي الذى عقدته دولة الكويت تحت الرعاية الكريمة لحضرة صـاحب السمو الأمير الشيخ صباح الأحمد الجابر الصباح/ حفظه الله ورعاه تـحـت عـنوان "منهجية الافتاء في العالم المفتوح والواقع والعمل" وجاء هذا الـمؤتمر تحقيقا للهدف وضبطا لمنهجية الفتوى باعتبارها مهمة شرعية لقول الله تعالى: "ولوردوه إلى الرسول والى اولي الأمر منهم لعلمه الذين يستنبطونه مـنهم، وإذن قوله تعالىٰ: فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لاتعلمون"، كما أن دولة الـكـويت تهتم بنشر الوسطية والاعتدال في الدعوة مفهوماً وسلوكاً ومعالجة للغلو الفكري والانحراف السلوكي ودعوة الناس إلى منهج الإسلام الصحيح تـفـاعـل إيـجابي، فانطلاقا من رشد الإسلام ورسالته العمرانية وإصلاح البشرية، قـامت دولة الكويت بتأسيس المركز العالمى للوسطية الذي يقوم بالتواصل مع الـحـضارات والديانات والثقافات المختلفة، وهذا حصر قوله تعالى: "وكذلك جـعـلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيداً"، فتقد تقديم الموسوعة الفقهية بلغة أردية إلى أصدقائنا وإخواننا في الهند لهو خير عـنـوان وخيـر دليـل عـلـى متانة العلاقات الهندية الكويتية، وبصفتى سفير دولة الـكـويت إلى هذا البلد الصديق أرجو من أهل الهند جهودا كثيرة لدعم وصداقة واخـوة وتـعـاون بين الشعبين الصديقين الكويت والهند. وأشكركم مرة أخرى عـلـى حسـن سماعكم وأدعو الله سبحانه وتعالىٰ لكم جميعا السداد والسلام، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

☆☆☆

كلمة سعادة الشيخ فيصل بن حسن الطراد

(سفير المملكة العربية السعودية لدى الهند)

الـحـمـد لله والصلوة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه أجمعين.

أولاً أشـكر مجمع أو إكاديمية الفقه في الهند على تقديم الدعوة وأبدأ بتـحية إلى أصحاب الفضيلة العلماء وأصحاب السعادة السفراء والجمع الكريم الـذي حـضـر فـى هـذه الـمـناسبة، وأبلغكم بمشاعر خاصة كمسلم عن فرحتي واعتزازي بصدور هذا العمل الجبار ألا وهوالموسوعة الفقهية باللغة الأردية.

بـدون شك الهـنـد لـديـنـا تاتى وقتها أكبر عدد من المسلمين كدولة صديقة ومثل هذا الإصدار الضخم والهام سيخدم فئة كبيرة ليس في الهند فقط بـل فـي كـل مـنـطـقـة اسيا ولعل أكثر من ثلاث مأة مليون مسلم كما سمعت سيستـفيـدون مـن هـذا الـعـمـل فـأيـضـا الأوقاف والشؤون الإسلامية في دولة الـكـويت والإخوة الأفاضل الذين أتوا من دولة الكويت لتمثيلها أهنئهم بصفتى مسـلماً وبصفتى أيضاً سفير المملكة العربية السعودية على هذا الجهد المبارك الهـام في إصدار الموسوعة الفقهية باللغة العربية وباللغة الأردية وستقوم الكويت بترجمة الموسوعة إلى اللغات الحية ومن أهمها اللغة الانجليزية.

وأنـا عـلـي يقين تماماً بأن هذا الدين من فضل الله سبحانه وتعالى هو الدين الحق وأن هذا العمل الذي هو بين أيدينا هو الذي يؤكد على قدرة

هـذا الـديـن عـلى أن يكون صالحاً ومتكاملا لكل زمان ومكان فى الحقيقة كـم نـحن في حاجة إلى أعمال مشابهة في هذا الوقت بالذات، كلكم يعلم مايعانيه هذا الدين الإسلامي الحنيف الدين الوسطي من هجمة شرسة فلابد أن تتـضـافر كل الجهود، وخدمة الإسلام ليس حكراً على أى مسلم، أن الله سبحانه من علينا بأن نكون مهداً لهذه الرسالة الخالدة رسالة الإسلام فندعو اللّٰه عـز جـل بـأن يـوفـق المسلمين هنا فى الهند لمزيد من الخير، الهند من فضل الله بلد غنى عامر بمسلمين والحمدللّٰه، بالرغم من أنني حديث العهد بـالهـنـد حيـث لـم يمض على وصولي أكثر من ثلاثة أشهر إلا أنني تشرفت بـلـقـاء الـعـديـد مـن الـوجوه النيرة من أصحاب الفكر و أصحاب الفضيلة والـعـلـمـاء و أنـا عـلـى يـقيـن إن شاء الله أنه بفضل التضافر وبفضل العمل الـمستـمـر سيـكون إن شاء الله إخواننا المسلمون في الهند دائما من حال أفضل إلى أفضل۔ والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

☆☆☆

تأثرات:

مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين محمد و علىٰ آله وصحبه أجمعين، أما بعد فقد قال النبى صلى اللهعليه وسلم: من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين أو كما قال عليه الصلوة والسلام۔

مخدوم ومکرم حضرت الاستاذ صدر اجلاس حضرت مولانا محمد سالم صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف) ونائب صدر مسلم پرسنل لاء بورڈ آل انڈیا اور دیگر تمام حضرات علماء! بہت تفصیل کے ساتھ آپ نے اس رسم اجراء کی تقریب میں موسوعہ فقہیہ کے سلسلہ میں قیمتی باتیں سنی ہیں۔

الموسوعۃ کا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک کی بات کہاں کہاں سے آپ کس طریقے سے حاصل کریں گے یہ مشکل ہوجاتا ہے تو پورے حوالہ کے ساتھ وہ چیز آپ کو ایک جگہ مل گئی ایک یہ فائدہ آپ کو اس سے ملے گا، اس کے لیے جیسے اور طریقے ہیں الفقہ علی المذاہب الأربعۃ ہے لیکن وہ دوسرے انداز سے ہے، یہ ہے حروف تہجی کے اعتبار سے کہ اس لفظ کے شروع میں یہ لفظ آرہا ہے، تمام تشریحات ایک جگہ پر دیکھ لیں۔ تو یہ مختلف انداز اپنائے جاتے ہیں۔

یہ کتاب اردو میں آ گئی، اچھا ہوا، اس کو اردو میں لایا اس لیے کہ اب ہمارے بعض علماء کو بھی عربی کو سمجھنے میں زیادہ دشواری پیدا ہوتی ہے، اب تو ہر چیز کی اردو شرح

ہوگئی، صحیحین کی شرح ہوگئی، ابوداؤد کی شرح ہوگئی، ترجمے تو بہت ہو چکے ہیں۔

بہرحال موسوعہ کے اردو ترجمہ سے ایک علمی کام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے یہ اہم کام انجام دیا، حکومت کویت، وزارت اوقاف، ادارہ موسوعات، فقہ اکیڈمی، موسوعہ کے اردو مترجمین سب تحسین وتعریف و دعا کے مستحق ہیں اور اجر کے بھی۔

ہم اس موسوعہ سے استفادہ کریں گے، اس دوران میں نے بہت سے مفتیوں سے موسوعہ کے بارے میں پوچھا کہنے لگے بہت کام دیتی ہے یہ جب کوئی مسئلہ نکالنا ہوتا ہے، عبارت دیکھنی ہوتی ہے تو وہ وہاں مل جاتی ہے، مگر موسوعہ ابھی عام نہیں ہے، امید رکھنی چاہئے کہ انشاء اللہ موسوعہ جتنی عام ہوگی فائدہ ہوگا۔ **وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين۔**

☆☆☆

سید جلال الدین عمری صاحب

(امیر جماعت اسلامی ہند)

(الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين محمد الأمين وعلىٰ آله وصحبه أجمعين۔

محترم صدر مجلس، علماء کرام اور معزز حاضرین!

یہ میرے لیے بہت بڑی سعادت ہے کہ اس علمی تقریب میں شرکت کا موقع مل رہا ہے، محترم حاضرین آپ کے علم میں یہ بات ہوگی کہ اسلامی علوم میں قرآن وحدیث کے بعد سب سے بڑا ذخیرہ فقہ اسلامی ہی کا ہے۔قرآن کی تفسیر پھر تفسیر کی تفسیر، احادیث کی ترتیب، ان کی تدوین، ان کی شروح، یہ بہت بڑے ذخیرے ہیں، ان کے مماثل یا ان کے بعد جو ذخیرہ اسلامی علوم کا ہمارے پاس ہے وہ فقہ اسلامی ہی کا ہے، اتنا بڑا کام قانون کی دنیا میں میرے محدود علم کی حد تک دنیا میں شاید کسی بھی مذہب یا کسی بھی قانون کا نہیں ہوا ہے، پھر تفسیر، حدیث، سیرت اور فقہ کے کام ایک ہی ساتھ چلتے رہے ہیں، ان کی ترتیب و تدوین کا زمانہ بھی ایک ساتھ رہا ہے اور اس میں ان تینوں علوم سے استفادہ بھی کیا گیا ہے، فقہ اسلامی کی بنیاد قرآن وحدیث ہی ہے اور اس سے استفادہ ہی کی بنیاد پر فقہ وجود میں آئی ہے، قرآن وحدیث میں جو احکام بیان کیے گئے یا جو قوانین بیان ہوئے ہیں فقہ اسلامی ان کا تعین کرتی ہے، یہ بتاتی ہے کہ کس حکم کی کیا حیثیت ہے، اس کا سب سے بڑا کنٹریبیوشن یہ ہے کہ وہ جو تعلیمات قانون کی ہیں اسلامی قانون کی، اسلامی احکام کی، اس نے قانونی شکل دی ہے اور ہمیں بتایا ہے کہ کس حکم کی کیا حیثیت ہے، پھر جب یہ کام پھیلا اور بڑھا اور

پورے اسلامی مملکت میں پھیلا تو اس میں مختلف مکاتب فقہ بھی پیدا ہو گئے، یہ کام عراق میں بھی ہوا، شام میں بھی ہوا، حجاز میں بھی ہوا، مصر میں ہوا، بے شمار علاقوں میں ہوا اور اس کی بنیاد پر چوں کہ ہر جگہ کے حالات الگ الگ تھے فقہی اسکول بھی وجود میں آئے اور یہ سب نے کوشش کی کہ وہ اس وقت کے حالات ہیں، یہ و مسائل ہیں، ان کے سلسلہ میں اسلام کی رہنمائی فراہم کرے، یعنی قرآن کیا کہتا ہے حدیث کیا کہتی ہے، سیرت سے کیا معلوم ہوتا ہے، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کا عمل کیا رہا ہے اس کی وضاحت انھوں نے کی، اور اس کی بنیاد پر پوری مملکت میں، اسلامی حدود میں جو ایک بڑے طویل علاقے پر پھیلے ہیں انھوں نے ہماری رہنمائی کی۔

اسی سے وہ فقہی اسکول یا مکاتب فقہ وجود میں آئے جن کو ہم حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کہتے ہیں۔ فقہ زیدی، فقہ اثنا عشریہ تو اب گویا وجود میں آئے، ان سب کا فقہ کی تعمیر میں اپنا کردار رہا ہے، اس کے سلسلہ میں متون بھی لکھے گئے، چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی لکھی گئیں، درس و تدریس کی ضروریات کے تحت بھی کتابیں لکھی گئیں پھر ان متون کی شرحیں لکھی گئیں اور پھر ان شرحوں کے حواشی لکھے گئے، حواشی کا مطلب جسے آج کل ایڈٹ کرنا کہتے ہیں اسے سمجھیے کہ مصنف نے کیا بات کہی ہے کیسے کہی ہے اس کا ماخذ کیا ہے اس کا مفہوم کیا ہے، ایڈٹ کرنے کا فن تو بہت ترقی کر گیا ہے، پہلے اسے حواشی ہم کہتے تھے، تو اس طرح مختلف مراحل سے یہ چیز گزرتی ہے، بعد میں یہ احساس ہوا لوگوں کو کہ مختلف اسکولس ہیں مختلف مکاتب فقہ ہیں ان کی بہت سی چیزیں ان کے درمیان مشترک بھی ہیں ان کو جمع بھی کرنا چاہئے تو ایسی کتابیں بھی لکھی گئیں جن میں یہ جو مختلف فقہی مکاتب حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی یا اور جو مذاہب فقہ ہیں معلوم ہو کہ ان کا کیا نقطۂ نظر ہے، یعنی یہ خیال بہت پہلے لوگوں کو جو لوگ اس میدان میں کام کر رہے تھے ان کے ذہن میں آیا کہ بجائے اس کے کہ ہم کسی ایک فقہ کی

ترجمانی کریں ایک اسکول کی ترجمانی کریں ہمارے سامنے تمام اسکول موجود ہیں ان سب کی ترجمانی ہونی چاہئے، اس پہلو سے بھی بہت سی کتابیں لکھی گئیں، ان میں ابن رشد کی کتاب بدایۃ المجتہد ہے، ابن رشد فلسفی بھی تھا حکیم بھی تھا اور اس کے ساتھ ساتھ فقیہ وقاضی بھی تھا تو اس نے جو کتاب لکھی بدایۃ المجتہد اس میں ہر مسئلہ کے بارے میں وہ بتاتا ہے کہ حنفی مسلک یہ ہے شافعی مسلک یہ ہے حنبلی مسلک یہ ہے مالکی مسلک یہ ہے اور بعض اور مسائل کا بھی ذکر کرتا ہے، اس طرح کی کتاب کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کوئی بھی مسلک بے دلیل نہیں ہے اور کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس کے پیچھے دلیل نہ ہو، میں نے بدایۃ المجتہد بھی دیکھی ہے پڑھی ہے، بہت کم مسائل ایسے ہوں گے جنکے بارے میں وہ کہتے ہوں کہ اس کے بارے میں مجھے دلیل نہیں ملی اور وہ ہر ایک کی دلیل دیتے ہیں۔ اسی طرح شعرانی کی المیزان ہے، ابن ہبیرہ کی الافصاح ہے، ان لوگوں نے یہ کام کیا، جب ہم فقہ حنفی پڑھتے ہیں فقہ حنفی ہی زیادہ تر پڑھی ہے خیال یہ ہوتا ہے کہ دوسری فقہیں جو ہیں ان کے پاس کوئی دلائل نہیں ہیں۔ اور ہمارے یہاں ان کے دلائل نقل بھی ہوتی ہیں تو ان کی تردید ہوتی رہتی ہے ساتھ ساتھ لیکن ان کتابوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مسلک ایسا نہیں ہے جو بے دلیل ہو یا جس کے پیچھے کوئی ثبوت نہ ہو، شاذ ونادر ایسے مسائل ہوں گے، یہی حال شعرانی کی المیزان میں بھی ہے، ایسے ہی بعض بڑی کتابیں لکھی گئیں ان میں بھی یہی انداز ہے جیسے ابن قدامہ کی المغنی ہے، وہ ہیں تو حنبلی لیکن وہ اور مسالک بھی بیان کرتے ہیں اور دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں، تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی کوششوں سے جو فقہی تعصب کی فضا قائم تھی شاید وہ کم ہوئی۔

ادھر جو رجحان پیدا ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بہت پسندیدہ اور مبارک رجحان ہے اور پورے عالم عرب میں یہ رجحان پیدا ہوا وہ یہ کہ ہمیں اپنے مسائل کے سلسلہ میں مختلف

مکاتب فقہ سے استفادہ کرنا چاہئے، کسی ایک فقہ کا پابند نہیں ہونا چاہئے، حالاں کہ مصر میں ایک عرصۂ دراز تک فقہ حنفی کی حکومت رہی پھر فقہ شافعی بھی آئی لیکن وہاں کے خود علماء نے یہ سوچا کہ ہمیں مختلف مکاتب فقہ سے استفادہ کرنا چاہئے اور اسی سے یہ تصور بھی ابھرا کہ ہمارے سامنے وہ فقہی مسالک ہوں، بیانات ان کے ہوں، دلائل ہوں، اور اس کے لیے انسائیکلوپیڈیا یا موسوعہ کا تصور ابھرا، اس کے لیے الگ الگ کتابوں کی فہرستیں تیار کی گئیں پھر اس کے بعد یہ کام ہوا، اور جو کام میرا خیال ہے کسی درجہ میں شروع ہوا وہ جمال عبد الناصر کے زمانے میں شروع ہوا اور دو جلدوں کے بعد وہ کام ختم ہو گیا غالبًا پھر شروع کیا گیا ہے لیکن سب سے بڑا کام جو اس سلسلہ میں ہوا ہے وہ کویت کے موسوعہ کا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ یہ کام غیر معمولی ہے، میں نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے، خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ بعض کتابیں ایسی ہیں جس میں مسلک تو آپ کو معلوم ہو جائے گا، دلائل نہیں معلوم ہوں گے مگر موسوعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے کوئی مسلک کسی دوسرے کی کتاب سے نہیں نقل کیا ہے، مثال کے طور پر وہ فقہ حنفی کا اگر مسلک بیان کرتے ہیں تو فقہ مالکی کی کتابوں کا حوالہ نہیں دیتے یا فقہ مالکی کا کوئی مسلک بیان کرتے ہیں تو وہ فقہ حنفی کی کتابوں سے نہیں نقل کرتے، ہر ایک کی اپنی کتابیں موجود ہیں ان کے حوالے وہ دیتے ہیں اور دلائل بھی پیش کر دیتے ہیں، اس کا فائدہ یہ ہے کہ عام طالب علم کو بھی کم سے کم یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اس میں تفصیل کہاں ملے گی، مزید دلائل جاننا چاہیں تو کہاں دیکھیں، ان موسوعات کا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ہمیں ہر مسلک کے بارے میں بنیادی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں اور ان کے دلائل بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور مزید معلومات ہمیں کہاں حاصل ہوں گی وہ حواشی کے اندر موجود ہیں، بہر حال یہ بہت بڑا کام ہے، آپ خود سوچئے ۵۴؍ جلدوں میں یہ کام انجام پایا ہے اور فقہ اکیڈمی سے میرا تعلق رسمی ہی ہے، کوئی بہت بڑا حصہ

اس میں میرا نہیں، کبھی کبھی شرکت بھی ہو جاتی ہے، بہر حال میرے نزدیک فقہ اکیڈمی کے کاموں کی بڑی قدر ہے، میں اس کے کاموں کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں اور تعریف بھی کرتا ہوں، لوگوں کو مشورہ بھی دیتا ہوں کہ اس سے فائدہ اٹھائیں، بڑا کنٹریبیوشن اس کا یہی ہے کہ اس نے اس کام کو ہاتھ میں لیا، الحمد للہ اب تک اس کی دس بارہ جلدیں آ گئی ہے جس طرح عربی موسوعہ سے عربی جاننے والے فائدہ اٹھا رہے ہیں اسی طرح اردو موسوعہ سے اردو جاننے والے بھی فائدہ اٹھائیں گے، بہر حال یہ بہت بڑا کام ہے جو اسلامک فقہ اکیڈمی کے ذریعہ انجام پایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ادارہ موسوعات کویت اور اکیڈمی کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور جو حضرات اس میں شریک ہیں ان سب کو اجر سے نوازے اور ہم جیسے لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ وآخر

دعوانا أن الحمد لله رب العلمين۔

☆☆☆

مولانا سعید الرحمٰن صاحب اعظمی ندوی

(ایڈیٹر ماہنامہ البعث الإسلامی، مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد وعلى اله وصحبه ومن تبعهم إلى يوم الدين وبعد!

حضرات علماء کرام!

آپ موسوعہ فقہیہ کے بارے میں بہت تفصیل کے ساتھ سن چکے ہیں اور کویت کے آئے ہوئے علماء نے بھی بتایا، لیکن ایک بات مجھے یاد ہے، موسوعہ فقہیہ کے مدیر تھے شیخ عبد الستار ابوغدہ کویت میں، ان سے کئی بار میری ملاقات ہوچکی ہے، گویا سن ستر کے بعد کی بات ہے کہ انھوں نے اس کے بارے میں کہا کہ اس کی تیاری شروع ہوگئی اور اس کے کئی پروف بھی اس وقت مجھے دکھائے تھے اور کہا کہ دیکھئے یہ کام ہورہا ہے، میں نے کہا یہ کام بہت اہم ہوگا انشاء اللہ، چنانچہ وہ اہم کام بحمد اللہ پورا ہوگیا اور اس کا ترجمہ بھی ہوگیا جس کا آج افتتاح ہوا اور اجرا ہوا۔

فقہ کے سلسلہ میں آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ انسان کو صحیح طرح زندگی گزارنے کے لیے فقہ کے اوپر اعتماد کرنا اور فقہ کو اپنی زندگی کے اندر نافذ کرنا انتہائی ضروری ہے، مجھے یاد ہے ۱۹۵۲ء میں حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندویؒ ندوہ میں آئے ہوئے تھے، مسجد میں انھوں نے تقریر کی، اس زمانے میں بہت کم لڑکے تھے اور حضرت مولانا علی میاں صاحب اس وقت پاکستان گئے ہوئے تھے تو کوئی موجود نہیں تھا، انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ فقہ اسلامی کو حاصل کرنے کے لئے اس کی تعلیم پر آپ لوگ زور دیں، اور لڑکوں سے کہا آپ لوگ فقہ اسلامی پر توجہ دیں اور اس کو اپنی زندگی کے اندر اپنائیں، اس کی بہت

ضرورت ہے، اس وقت بہت سے لوگوں نے کہا کہ فقہ اسلامی کا کیا موقع ہے؟ اس وقت فقہ کی باتیں کر رہے ہیں، اور بھی بہت سے دوسرے مسائل ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو اب سمجھ میں آ رہا ہے کہ حضرت مولانا سید سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کتنی دور بینی سے کام لیا وہ کتنے دور اندیش تھے، اس وقت ان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ فقہ کا زمانہ آ رہا ہے اور مستقبل میں فقہ کے اوپر اعتماد کرنا پڑے گا، اس کے بغیر ہماری زندگی صحیح طریقے اور صحیح نہج پر نہیں چل سکتی، اس وقت یہ بات سن کر تعجب ہوا کچھ لوگوں کو لیکن بعد میں جتنا ہی زمانہ گزرتا گیا ویسے ہی اس کا احساس بڑھتا گیا، مولانا کی بات کتنی صحیح تھی اور کس قدر انھوں نے صحیح بات کا مشورہ دیا اور اس کی طرف اشارہ کیا، دراصل یہ کام بہت ہی اہم ہے، جو کام ہوا ہے اور جو باقی ہے انشاء اللہ ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور اس کی عنایت اور خاص توجہ سے، لیکن کام ہو جانا کافی نہیں ہے بلکہ اس کو ہم زندگی کے اندر پوری طرح نافذ کریں، کہ کس طرح ہمیں زندگی گزارنا چاہئے اور ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے اور ہم کیوں دنیا میں پیدا کیے گئے، اللہ تعالیٰ نے کیوں ہمیں انسان بنا کر کے بھیجا اور پھر انسان کے ساتھ ساتھ ہمیں اسلام کی نعمت عطا فرمائی، بہر حال میں فقہ اکیڈمی اور وزارت اوقاف کویت، حکومت کویت کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اسکے بجا طور پر مستحق ہیں، یقیناً وزارت اوقاف کویت اور حکومت کویت کی توجہ سے بڑے بڑے علمی، فکری اور تحقیقی کام انجام پاتے ہیں اور مزید جاری ہیں، فقہ و فتوی کے میدان میں ادارہ موسوعات کویت نے عمدہ پیش قدمی کی ہے، ہم ان سب کے لئے دعا کرتے ہیں۔

☆☆☆

مولانا عمید الزماں کیرانوی صاحبؒ

(نائب صدر آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت، کارگزار صدر تنظیم ابناء قدیم دیوبند)

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد!

اسلام ایک عالمگیر دین ہے، اس کے اندر زمان و مکان اور جغرافیائی حدود سے قطع نظر ہر نسل اور ہر گروہ انسانی کے لیے قابل عمل ہونے کی صلاحیت موجود ہے، اس کے مطابق اس کے اندر وسعت، آفاقیت اور لچک بھی رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب وہ جزیرۂ عرب میں تھا تب بھی اس کے اندر انسانی تمدن اور علاقائی ثقافت کی رہنمائی اور قیادت کی صفت اور خصوصیت موجود تھی اور جب وہ یہاں سے نکل کر روم و فارس کے متمدن علاقوں اور افریقہ کے صحراؤں میں پہنچا تو وہاں بھی اسی طرح اپنی قابلیت اور صلاحیت سے دوسرے تمام ادیان اور ثقافتوں کو مغلوب کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت، ماقبل کی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے، اس بات کا یہ تقاضا ہے کہ اس شریعت کے اندر دوسرے تمام شرائع کی خصوصیات کے ساتھ ساتھ امتیازی اوصاف بھی موجود ہوں، تاکہ وہ تمام شریعتوں کا بدل بن سکے اور ان کی جگہ لے سکے، ان خصوصیات و امتیازات کا شاہد عدل بارہ سو سالوں کے اندر تشکیل پانے والا وہ عظیم فقہی ذخیرہ ہے، اس کی کوئی بھی نظیر اس وقت کسی قوم کے پاس، کسی دین میں موجود نہیں ہے، ہمارے ائمہ کرام اور فقہائے عظام نے علوم دین کے اس شعبہ میں محنت اور جد وجہد کو اپنا شعار بنایا، امت کی طرف سے یہ فرض کفایہ انھوں نے ادا کیا اور اس کو بہت سی دشواریوں اور مسائل و مصائب کا شکار ہونے سے بچالیا، حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اسلامی شریعت کی آفاقیت اور شریعت کو مدلل

اور مفصل حقیقت بنا کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا، یہ امت کے اوپر ان کا احسان عظیم ہے۔

ہر دور میں ایسے علماء وفقہاء کو اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہا ہے جنہوں نے دین میں تفقہ حاصل کی، زمانے کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کی شرعی رہنمائی کی، اور انہیں بہت سے انحرافات، پیچیدگیوں اور مشکلات میں پڑنے سے بچالیا۔ الحمد للہ یہ کام موجودہ زمانے میں بھی بڑے پیمانہ پر ہو رہا ہے، اس کی اہم مثالوں میں سے ایک مثال اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی خدمات ہیں، اکیڈمی نے بہت کم وقتوں میں اس سلسلہ میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں، وہ آپ سب کے سامنے ہیں ان پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے کارناموں میں ایک اہم کارنامہ کویت کی موسوعہ فقہیہ کا اردو ترجمہ اور اس کی طباعت ہے۔ اکیڈمی کا یہ بے بہا کارنامہ بلاشبہ جلی حرفوں میں لکھے جانے کے قابل ہے، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ اس کام کی بہتر جزا عطا فرمائے کہ انھوں نے اردو میں موسوعہ کے ترجمہ اور اس کی اشاعت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لی اور حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ہر طرح کی شکریہ اور تبریک کے مستحق ہیں کہ ان کی نگرانی میں اس کام کی تکمیل ہوئی، میرے خیال سے حضرت مولانا کی تو نگرانی رہی لیکن اور ایک بڑی جماعت ہے جنہوں نے اس میں بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے، اس کی مراجعت ہوئی ہے اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا عتیق احمد بستوی، مولانا عبید اللہ اسعدی ان سب حضرات کی بڑی کاوشیں ہیں، خاص طور پر مولانا بدر الحسن قاسمی کی کوششوں کو اس میں بڑا دخل رہا ہے۔ وہ سبھی حضرات جنہوں نے یہ کام انجام دیا ہے، ہماری جانب سے شکریہ کے مستحق ہیں، الموسوعہ الفقہیہ بلاشبہ کویت کی وزارت اوقاف کا نہایت اہم کارنامہ ہے میں نے علامہ یوسف قرضاوی کی کسی تحریر میں موسوعۃ کے بارے میں ان کا قول پڑھا تھا کہ عرفنا الکویت بموسوعتها الفقهية، تو کویت کو جاننے کے لیے

انھوں نے کہا کہ ہم نے جانا ہی کویت کو، کویت کی اہمیت کو کہ کویت علم کے میدان میں کتنا بڑا کام کرتا ہے اس موسوعہ سے جو موسوعہ فقہیہ ہے، یہ ویسا ہی کام ہے جیسا کہ اورنگ زیب عالمگیر کی نگرانی وسرپرستی میں فتاوی عالمگیریہ کی تالیف وتدوین عمل میں آئی تھی، یا جس طرح خلافت عثمانیہ میں مجلۃ الاحکام العدلیۃ کی ترتیب وتدیون ہوئی تھی، ان کاموں میں نوعیّتوں کا فرق ضرور ہے لیکن فقہ کے باب میں دوسرے کاموں کے علاوہ یہ تین موسوعہ کی نوعیت کے کام اپنی انفرادیت اور عظمت کی شان رکھتے ہیں۔

موسوعہ کی اہمیت یہ ہے کہ وہ فقہ کے باب میں اس دور کی سب سے منفرد کوشش ہے، اس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں چاروں مکاتب فقہ کے اقوال ومستدلات اور دیگر ائمہ وفقہاء کے اقوال ہر ہر مسئلہ کے تحت تفصیل کے ساتھ بیان کردیئے گئے ہیں، اس کا قاری اور فقہ کا طالب علم کسی مسئلہ میں شرعی حکم جاننے اور اس کی تفصیلات سے واقف ہونے کے لئے درجنوں کتابوں کے مطالعہ سے بچ جاتا ہے، اس کی خصوصیات وامتیازات کے مختلف پہلو ہیں، جن پر یہاں تفصیل سے روشنی ڈالنا ممکن نہیں لیکن اس کی دومثالوں کا یہاں ذکر کرنا چاہوں گا کہ ہر جلد کے آخر میں اس جلد میں مذکور فقہاء کے مختصر تراجم دیئے گئے ہیں یعنی آپ کو اگر کچھ اس طرح کے فقہاء جو اس میں آئے ہیں ان کے بارے میں کچھ مختصر تراجم اگر دیکھنے ہوں تو وہ بھی اس میں ملیں گے، یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی موسوعات، اسی طرح حدیث پر موسوعاتی کام مستشرقین کے ہاتھوں ہوئے، الفاظ حدیث پر تو ان کا کام چاہے کسی شر سے خالی ہو لیکن اسلام پر جو موسوعات انھوں نے تیار کی ہیں ان میں انھوں نے شہد کے ساتھ زہر ملادی ہے، افسوس کی بات یہ ہے کہ وہی زیادہ تر مرجع فکر ونظر ہیں، اس اعتبار سے فقہ پر یہ موسوعاتی کام دوسروں کی اس باب میں دخل اندازیوں سے حفاظت کا بھی ذریعہ ہے؛ اگرچہ مختلف اسلامی ملکوں نے اسلامی موسوعات تیار کرائی ہیں لیکن امید ہے کہ وزارت اوقاف کی طرف

سے اس باب میں بھی کوئی جامع انسائیکلوپیڈیا سامنے آئے گی۔

کویت نے علم وتحقیق کے میدانوں میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ باعث رشک ہیں، اس وقت کویت کو علم وفضل کے میدانوں میں مسلم ممالک میں خصوصی امتیازات حاصل ہیں، علم وادب، ترجمہ، صحافت، آرٹ، تحقیق ان تمام میدانوں میں اہل علم و فضل کی ٹیم سرگرم عمل ہے، بہت سے ادارے اس مقصد سے قائم ہیں صرف ایک ادارہ "**المجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب**" ہے اس سے کتاب کی شکل میں ماہانہ ایک کتاب شائع ہوتی ہے "**عالم المعرفة**" کے نام سے، جو اصل میں ترجمہ ہوتا ہے انگلش اور فرانسیسی زبان سے، ہر مہینے ایک کتاب کا انتخاب ہوتا ہے اور اس کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح "**المجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب**" کی طرف سے ایک بڑا معیاری قیمتی پرچہ نکلتا ہے "**عالم الفكر**" یہ سہ ماہی پرچہ ہے اس کے اندر بڑی تحقیقات ہوتی ہیں اور پھر ایک اور پرچہ ہے شاید عربی داں حضرات سبھی جانتے ہوں گے وہ ہے "**العربي**" جو پچاس سالوں سے نکل رہا ہے، اس میں لکھا ہوا ہے **تأسست سنة الف وتسعمأة وثمانية وخمسين** یعنی سن ۱۹۵۸ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی تھی، اس وقت سے بڑے عمدہ طباعت کے ساتھ دوسو صفحات کا یہ میگزین نکلتا ہے، اس کے نیچے لکھا ہے: **يكتبها عرب ويقرأها كل العرب**، اس کو کچھ عرب لکھتے ہیں، تمام عرب اس کو پڑھتے ہیں، اور واقعی وہ پوری دنیا میں تمام عالم عرب میں پڑھا جاتا ہے، لوگ بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کرتے ہیں، میں تو کم ازکم کہہ سکتا ہوں کہ **عرفت الكويت بمجلتها العربية: "العربي"**۔

آخر میں، میں پھر ایک طرف وزارت اوقاف کویت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، اس سے بھی زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں ان تمام حضرات کا جنہوں نے اس موسوعہ کا ترجمہ کیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے اور ہمیں اس سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مفتی صادق محی الدین صاحب

(مفتی جامعہ نظامیہ حیدرآباد)

یہ بڑا مبارک موقع ہے اور بڑی خوشی ومسرت کی یہ مجلس ہے کہ اس صدی میں ایک بہت اہم ترین کام ہمارے سامنے آیا ہے، ظاہر ہے سابقہ ادوار میں بھی کوششیں ہوتی رہی ہیں البتہ ان کی ترتیب اور وضع اور طرز الگ الگ انداز کی رہی ہے، لیکن یہ جوموسوعہ فقہیہ کا کام ہمارے سامنے آیا ہے یہ بہت ہی نئے طرز ہے اور اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تمام مسالک ومکاتب فکر کی جوفقہی آراء ہیں سب کے سب اس میں یکجا مل جاتی ہیں، ہم اپنے مدارس کی کتابوں اور ہماری فقہ وفتاوی کی کتابوں میں دوسرے مسالک کا تذکرہ پڑھتے ہیں لیکن کوئی حوالہ اس کا ہم کونہیں ملتا کہ کس کتاب سے لیا گیا ہے، الحمدللہ اس موسوعہ فقہیہ کے اندر یہ بڑی خوبی ہے کہ دوسرے مسالک ومکاتب فکر کی جوآراء اس میں منتخب کی گئی ہیں ان کے حوالے بھی نیچے درج ہیں، ظاہر ہے کہ یہ بہت ہی خوش آئند بات ہے اور اصل مراجع سے بھی استفادہ اس سے ممکن ہوسکا ہے، اس کتاب کی ایک بہت اہم خوبی یہ بھی ہے کہ عربی زبان کے اندر جیسے بھی اس کی ترتیب عمل میں آئی اور جیسے مسائل کو یکجا کیا گیا ہے اور جو ہمارا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے ترجمہ کے عنوان سے ظاہر ہے کہ اردو ترجمہ کرنے والے علماء کی جماعت بھی بہت ہی قابل قدر قابل تحسین ہے کہ انھوں نے بڑی فکر کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھایا۔

اس ترجمہ کی جو اردو میں شائع ہوا ہے ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اگر اس کو اصل کتاب سے الگ کرلیا جائے اور الگ سے اس کو پڑھا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ

اردو زبان میں ایک نیا کام ہمارے سامنے آ گیا ہے۔ یہ بہت بڑی خوبی ہے ترجمہ کی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ علمی جو خزانے ہیں ان کو دوسروں تک منتقل کیا جائے۔ بحمد اللہ یہ کام ہو رہا ہے اور موسوعہ فقہیہ کا یہ اردو ترجمہ اور دیگر زبانوں میں جو تراجم ہوں گے تو اس سے اسلام کا پیغام اور اس کے قوانین دوسروں تک پہنچیں گے، اور جہاں اس ترجمہ کے ذریعہ سے بہت سے اردو داں طبقہ کے لیے استفادہ کی راہیں نکل آئی ہیں وہیں علماء وطلباء کے لیے بھی اس کے اندر استفادہ کے بڑے مواقع ہیں۔ میں وزارت اوقاف کویت کو، جنہوں نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا، الحمد للہ پایۂ تکمیل کو پہنچایا اور ہمارے اسلامک فقہ اکیڈمی کے ذمہ داران دونوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

اس کے علاوہ عصر حاضر میں جن مسائل کی مسلمانوں کو ضرورت ہے اور جو حالات کے تناظر میں مسائل مسلمانوں کے لیے اور انسانیت کے لیے پیدا ہو رہے ہیں اس کے حل کے سلسلہ میں بھی فقہ اکیڈمی کی خدمات بڑی قابل قدر ہیں، اللہ تعالیٰ اکیڈمی اور حکومت کویت کو بہت بہتر جزاء عطاء فرمائے اور ہم سب کو اللہ کے فضل وکرم سے موسوعہ کا مطالعہ کرنے اور اس سے اپنی عملی زندگی روشن ومنور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ أجمعین والحمد للہ رب العلمین۔**

☆☆☆

مولانا انیس الرحمٰن صاحب قاسمی

(ناظم امارت شرعیہ پٹنہ، چیئرمین بہار حج کمیٹی)

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الہ وأصحابه أجمعين، أما بعد!۔

آج سے ۲۵ / ۷۵ سال پہلے فقہ اسلامی اور شرعی قوانین کے اوپر مستشرقین ومتجددین کے ذریعہ شکوک وشبہات کے طوفان برپا کیے جاتے رہے، ان حالات میں ہمارے علماء نے نئے مسائل پر غور کرنا شروع کیا لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ شریعت کی طرف سے، نہ صرف دفاعی نظام کو مضبوط کیا جائے بلکہ شریعت کے واضح اور روشن نقش کو نہ صرف مسلمانوں کے سامنے بلکہ پوری دنیا کے سامنے رکھا جائے، اللہ جزاء خیر دے حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام نور اللہ مرقدہٗ کو کہ ۱۹۸۳ء میں انھوں نے ایک میٹنگ مختلف علماء پر مشتمل امارت شرعیہ میں نئے مسائل کے حل کے لئے بلائی، جس میں یوتھنیز یا اور کچھ دیگر مسائل پر بحث ہوئی لیکن ضرورت اس بات کی داعی تھی کہ اس میں ملک کے علماء اور مفتیان کرام کو خاص طور پر نئی نسل کو شامل کیا جائے، چنانچہ ۱۹۸۷ء میں انھوں نے خاص رسالہ ''بحث و نظر'' کے نام سے صرف نئے مسائل کے بارے میں تحقیق کرانے اور ان کو مقالات کی شکل میں شائع کرنے کے لئے جاری کیا، اس رسالہ کے بعد پھر ضرورت اس بات کی داعی ہوئی کہ علماء کو فقہ اسلامی کے نام سے فقہ اکیڈمی کے نام سے ایک مرکز پر جمع کیا جائے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن شریعت کی دفاع کا جو کام قاضی مجاہد الاسلام صاحب نے پچھلے پندرہ بیس برسوں میں کیا تھا میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں جو دیگر علماء نے کام کیے اس لائن سے اس طریقہ پر

وہ بھی بلاشبہ قابل قدر ہیں، لیکن ہندوستان اور پاکستان کی حد تک انھوں نے ایک تجدیدی کام کیا، اس سے فقہ اسلامی کو مضبوط کرنے کے لیے اور اس کے روشن چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے لوگوں کے ذہنوں میں جو شکوک وشبہات تھے وہ دور ہوئے۔

آج میں مبارک باد دیتا ہوں فقہ اکیڈمی کے ذمہ داران کو کہ قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب نے موسوعہ فقہیہ کے لیے جو کوشش کی تھی وہ صرف اس لیے نہیں تھی کہ ہندوستان کے علماء کو موسوعہ فقہیہ جیسی کتاب کی بڑی سخت ضرورت تھی، نہیں، بلکہ اس کے ذریعہ اصلاً پورے فقہ اسلامی کو نئے طریقے پر جدید اسلوب میں ایک انسائیکلوپیڈیا کی شکل میں اردو داں حلقہ تک پہنچانا تھا۔ اور اردو داں حلقہ تک کا مطلب یہ تھا کہ یہ پورا برصغیر بنگلہ دیش، پاکستان اور یہاں کے جتنے لوگ اردو سمجھتے ہیں پڑھتے ہیں چاہے وہ عالم عرب میں ہوں یا برطانیہ یا دیگر ملکوں میں ہوں ان تک یہ چیز پہنچے اور وہ نہ صرف خود پڑھیں بلکہ ان کے ذریعہ دوسرے لوگوں تک نیا اسلوب اور فقہ اسلامی کی جدید تصویر آئے اور احکام ومسائل ان کے سامنے واضح ہوں۔ میں آج بہت ہی مطمئن ہوا جب وزارت اوقاف کے موسوعہ فقہیہ کے ذمہ داروں کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی یہ کام ہوگا، میں سمجھتا ہوں کہ دین کے دفاع کے نقطۂ نظر سے فقہ اسلامی میں جو خوبیاں ہیں ان سے دنیا کو روشناس کرانے کے نقطۂ نظر سے یہ کام قابل قدر اور انتہائی ضروری ہے، کویت کی وزارت اوقاف کا یہ فیصلہ مبارک ہے، جس طرح اردو میں انسائیکلوپیڈیا کا ترجمہ ہوا اسی طرح دیگر زبانوں میں بھی جلد سے جلد ترجمہ ہونا چاہئے، جہاں تک ہندوستان کی بات ہے تو ہمارے اکابر علماء مطمئن ہیں کہ یہاں کے علماء نے علم حدیث، قرآن کریم کی تفسیر، یا فقہ اسلامی پر جو کام کیا ہے وہ انتہائی غیر معمولی ہے، چنانچہ صرف فقہ حنفی پر ہندوستان میں جو کام ہوا یا بعد میں پاکستان میں جو کام ہوا وہ دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہوا، اور حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں

سب سے بڑی تعداد فقہ حنفی پر عمل کرنے والوں کی ہے، اگر آپ بنگلہ دیش، پاکستان، انڈیا، افغانستان، قزاحستان اور روس کی دیگر جو مسلم ریاستیں بنی ہیں یا چین وغیرہ اس پوری پٹی پر اگر نگاہ ڈالیں تو یہ پورا علاقہ فقہ حنفی کے ماننے والوں پر مشتمل ہے، اس لیے آج میں اس بات کی ضرورت زیادہ محسوس کرتا ہوں کہ جس طرح فقہ اکیڈمی نے انگریزی، فارسی میں اپنی قراردادوں کا ترجمہ کیا ہے ان ملکوں کی زبانوں پر بھی اکیڈمی توجہ دے، وہاں کے مسلمان بھی مستحق ہیں؛ کیونکہ ان کے یہاں فقہ کی یہ معلومات اس طرح نہیں ہیں، ہندوستان کے مسلمان ایک بڑی طاقت ہیں، مادی طور پر نہیں، بلکہ ان کے پاس ایک فکری وعلمی طاقت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ فقہ اکیڈمی کو اس طاقت کو اور مضبوط بنا کر پوری دنیا میں پھیلانا چاہئے۔

عالم عرب میں جو تحقیقی کام ہو رہے ہیں وہ بہت قابل قدر ہیں لیکن ہمارے علماء نے جو تحقیقاتی کام کیے ہیں چاہے وہ اردو زبان میں ہوں یا ماضی میں کچھ عربی زبان میں ہوئے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو زبان کے جتنے بھی تحقیقاتی کام فقہ اسلامی سے متعلق ہوئے ہیں ان کو دنیا کی دیگر زبانوں میں منتقل کیا جائے خاص طور پر عربی میں منتقل کیا جائے؛ اس لیے کہ عالم عرب کے علماء ان تحقیقات سے کماحقہ استفادہ نہیں کر پا رہے ہیں، میں اخیر میں فقہ اکیڈمی کے ذمہ داران کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اکیڈمی نے بیس سال پہلے جو سفر شروع کیا تھا وہ قدم ان کا پیچھے کی طرف نہیں ہے بلکہ آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اسی کے ساتھ وزارت اوقاف کویت کا وہاں کی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یقیناً دنیا کی سلطنتوں میں حکومت کویت اور وزارت اوقاف کا یہ بڑا کارنامہ ہے۔ حکومتیں بہت ہیں لیکن اللہ جب کسی کو توفیق دیتا ہے تب ہی اتنا بڑا کام انجام پاتا ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين۔

☆☆☆

پروفیسر سعود عالم قاسمی صاحب

(ڈین فیکلٹی آف تھیالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم امابعد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے میں ادارہ موسوعات کویت، وزارت اوقاف کویت اور عرب علماء کو مبارکباد دیتاہوں کہ انھوں نے تاریخ میں ایک بڑا کام انجام دیا۔

دو چیزیں ہیں: ایک ہے فن اور ایک ہے اس کا ترجمہ، یہ مجلس جس کے لیے بلائی گئی ہے وہ تو یہ ہے کہ موسوعہ فقہیہ جو کویت سے شائع ہوئی ۴۵ رجلدوں میں، اس کا اردو میں ترجمہ ہوا اور ترجمہ کی یہ تقریب ہے۔ میرے پاس عربی موسوعہ موجود ہے اور میں نے اس کے ترجمہ کو بھی پڑھا ہے، جہاں تک فن کا تعلق ہے تو ماہرین اور اختصاص رکھنے والے علماء کی ایک ٹیم نے اس کام کو انجام دیا ہے، لہٰذا ترجمہ اس کے حسن جمال کا کیا کہنا، ایک زمانہ وہ تھا جب صرف ایک فقہ کے مسائل ودلائل بیان کئے جاتے تھے اور ان ہی پر ارتکاز کیا جاتا تھا لیکن دوسرا مرحلہ آیا کہ دوسرے مکاتب فقہ کو بھی جگہ دی جانے لگی، لیکن اب جو مرحلہ آیا ہے وہ یہ کہ دوسرے مکاتب فکر کے مسائل ودلائل وترجیحات ان سب کو یکجا کرنے کا سلسلہ شروع ہوا ہے یہ بہت مبارک ہے، اس سے ذہنوں میں بھی وسعت ہوگی، علم میں بھی وسعت ہوگی، مزاج اور ماحول میں بھی وسعت ہوگی، ہم یہ جان سکیں گے کہ ہم جس پر عمل کررہے ہیں اور اس کے متوازی جو لوگ عمل کررہے ہیں ان کے پاس دلیل کی قوت کیا ہے اور ان کی ترجیحات کیا ہیں۔ یہ انسائیکلوپیڈیائی علم ہم کو یہی بتاتا ہے، جہاں تک ترجمہ کا تعلق ہے بڑی جانفشانی سے فقہ اکیڈمی نے کام لیا، پہلے تو ترجمہ کے نمونے

منگوائے پھر ترجمہ کروایا، پھر ایکسپرٹ کمیٹی بیٹھی پھر ان کی اصلاح کی گئی، پھر ان کو بتایا گیا، بہر حال جس احتیاط کا تقاضا ملحوظ رکھا گیا وہ کم کتابوں میں رکھا جاتا ہے جو اکیڈمی نے رکھا۔

حضرات! کسی زبان میں کتاب کا لکھنا آسان ہے، لیکن اس کا ترجمہ کرنا مشکل کام ہے، اس لیے کہ مصنف اپنی آزادفکر کے مطابق ایک ماحول الفاظ کا، اصطلاحات کا رچا تا اور بساتا ہے اور آزادی کے ساتھ وہ لکھتا ہے لیکن مترجم کو یہ آزادی حاصل نہیں ہوتی، مترجم مصنف کے فکر کے دائرہ کے ساتھ ساتھ الفاظ کے دائرہ میں محدود ہوکر کے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے، جب تک مترجم اپنے آپ کو الفاظ اور معانی کے اندر کھو نہیں دیتا اس وقت تک وہ حاصل معنی اور مراد کو نہیں پاتا۔ یہ مترجم کی مجبوری ہوتی ہے، عربی زبان کتنی وسیع اور کتنی نازک ہے اگر آپ جاننا چاہیں تو میں آپ کو مشورہ دوں گا القاموس الوحید پر صرف ۹۰ رصفحے کا مقدمہ ہے آپ پڑھ لیجئے آپ کو اندازہ ہوگا کہ زبان کیا ہوتی ہے اور عربی زبان وہ بھی ایسی زبان عجیب وغریب زبان، ایک ہی لفظ متضاد معنی رکھتا ہے، قرء حیض کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور حیض سے پاک ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، شراء کا لفظ بیچنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور خریدنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، فلوسٌ پیسہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اگر وہی افلاس بن جائے تو پیسہ ختم ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، بہت سی ایسی اصطلاحات ہیں قرآن وحدیث اور فقہ کی جو اردو میں بالکل متضاد معنی میں استعمال ہوتی ہیں، اگر کسی کتاب کو ردی قرار دینا ہو تو آپ کہہ دیجئے کہ اس میں رطب ویابس سب بھرا ہوا ہے لیکن وہی قرآن کہتا ہے ''ولا رطبٍ ولا یابسٍ إلا فی کتاب مبین '' تو عجیب وغریب زبان ہے یہ عربی زبان، اس کا ترجمہ کرنا اردو زبان میں ایک مشکل کام ہے، لیکن میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ہمارے علماء نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ کبھی کبھی اصل زبان کو بھلا دیا، اور ترجمہ کی زبان باقی رہ گئی ہے، صرف ترجمہ کی وجہ سے وہ فن زندہ اور کتاب زندہ ہے، نام لوں گا میں عبداللہ ابن المقفع کے کلیلۃ ودمنہ کا، کون جانتا ہے کہ سنسکرت میں اس کتاب کا نام کیا تھا،

کہاں ہے وہ کتاب آج،لیکن آج صرف عربی ترجمہ کی بدولت یہ کتاب دنیا کے اندر زندہ ہے، یہ ہمارے یہاں جو ترجمے کا کام ہوا ہے اس میں بہت سے ترجمے ایسے ہوتے ہیں جو کاروباری انداز میں ہوتے ہیں اور دلیل میں تو یہ کام روزانہ ہی ہوتا ہے، یہ سفارتی ضرورتیں بھی ہوتی ہیں سفری ضرورتیں بھی ہوتی ہیں،لیکن فن کا ترجمہ جب کرنا ہوتا ہے توفن کے لیے آدمی کو بار بار مرنا پڑتا ہے، جو اصطلاحات ہوتی ہیں ان کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں جو ماحول ہوتا ہے ان کا اپنا تقاضا ہوتا ہے، اگر مترجم صرف زبان سے واقف ہے اور فن سے واقف نہیں ہے تو ترجمہ کا حق انجام نہیں دے سکتا،ممکن ہی نہیں ہے اس کے لیے، مجھے یاد ہے کہ ایک کتاب کا ترجمہ کیا گیا اور اس میں لکھا ہوا تھا کہ فقہاء صغار نے یہ کہا،مترجم نے فقہاء صغار کا ترجمہ تنگ نظر فقہاء کر دیا، اتفاق سے مترجم سے میری ملاقات ہوئی میں نے کہا بھائی یہ کس لغت میں ہے کہ فقہاء صغار کا ترجمہ آپ نے تنگ نظر فقہاء سے کر دیا،تو زبان کے ساتھ ساتھ ایک لفظ ذو معانی ہے،قرآن کے تو بہت سے الفاظ ذو معانی ہیں تو جب تک فن کے اوپر نگاہ نہ ہو فن کے ساتھ ساتھ ترجمہ کے اوپر نگاہ نہ ہو اس وقت تک یہ کام انجام نہیں دیا جا سکتا، قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب میں بڑی بصیرت تھی انھوں نے لوگوں کو تلاشا، ہیروں کو تلاشا اور تراشا بھی اور پھر ان کو جمع کیا، ان سے ترجمہ کروایا پھر ان کی تنقیح کروائی۔

آپ لوگوں کو موسوعہ بھیجئے اور دیجئے لیکن ساتھ ساتھ ایک کام یہ ہے کہ آپ عوام کے اندر ایک طلب بھی پیدا کیجئے کہ ان کے اندر یہ خواہش جاگے کہ وہ شریعت اسلامی کو اپنا میزان زندگی بنائیں، میزان زندگی بنانے کے لیے ان کتابوں سے بھی استفادہ کریں اور ان کتابوں کو ترجیحات میں اپنے یہاں رکھنا، اپنے دماغوں میں بسانا اور اپنے عمل میں رچانا، اپنی زندگی کا جز بنالیں، اگر ایسا ہوتا ہے تو انشاءاللہ کامیابی ہے آپ کے لیے بھی اور ہمارے لیے بھی اجر ہے۔

☆☆☆

جناب کاکا سعید عمری صاحب

(ناظم جامعہ دارالسلام عمرآباد و نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ)

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم وعلىٰ آله وصحبه ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين۔ أما بعد!

جناب صدر! عالی مقام علماء کرام اور معزز حاضرین، یہ میرے لیے بڑے شرف کی بات ہے کہ اس مبارک مجلس میں چند باتیں عرض کرنے کا موقع مل رہا ہے، صحیح بات یہ ہے کہ پہلے پہل ہمیں وزارت اوقاف کو مبارک دینا چاہئے جنہوں نے اس کٹھن کام کو اپنایا، تقریباً دس بارہ سال اس پر صرف ہوئے اور ایسی تحقیقی کتب شائع ہوئیں جس کے سلسلہ میں ایک واضح نقشہ پوری دنیا کے سامنے آرہا ہے اس سے پہلے بھی اجتماعی کوششیں ہوئی ہیں فقہ کے سلسلہ میں، اور خوش قسمتی یہ ہے کہ ابتدائی کوششیں ہمارے ہندوستان سے ہوئیں، فتاوی عالمگیری یعنی فتاوی ہندیہ اور جو اورنگ زیب عالمگیری کی وجہ سے فتاوی عالمگیر کے نام سے مشہور ہے، وہ ہندوستان کی فقہی میدان میں ایک اجتماعی کوشش کی ابتدا تھی، اس سے پہلے جتنی کتابیں شائع ہوئیں وہ واقعتاً انفرادی کوششیں تھیں، ایک شخص نے کوشش کی، تصنیف کی وہ شائع ہوئی۔ پھر ایسے ہی کوششیں ہوتی رہیں جیسا کہ پہلے سے آپ لوگوں کو اطلاع ہے کہ اس دور میں جب کہ ہر چیز آسان سے آسان طریقے سے معلوم کرنے کا ذریعہ بن گیا، اور انڈیکس کی شکل میں تمام چیزیں آسان سے آسان طریقے سے پیش کرنے کا طریقہ اس دور میں چل پڑا ہے، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وزارت اوقاف نے سوچا کہ ایسی کتاب شائع ہونی چاہئے اور ایسی تحقیق ہونی چاہئے کہ تمام مکتب فکر

کے فقہاء کی جو خدمات ہیں وہ عوام کے سامنے آئیں، علماء کے سامنے آئیں، اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ علماء کے درمیان یا مختلف مسلکوں اور مکاتب فکر کے درمیان جو اختلاف ہے اس کے سلسلہ میں یہ یقین کامل ہو گیا کہ ہر مکتب فکر کے پاس یقیناً دلائل موجود ہیں۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے مکتب فکر کے علاوہ دوسرے مکتب فکر کے پاس اس سلسلہ میں دلائل نہیں، ایسی بات نہیں ہے، ہر مکتب فکر اپنے ساتھ دلائل رکھتے ہیں، اور یہ ابتدائی دور کی چیزیں ہیں، خیر القرون کے دور کی چیزیں ہیں، پہلی صدی دوسری صدی کی ہیں۔ اس میں کوئی پریشان کن بات بھی نہیں ہے کہ اخلاص کے بغیر کوئی کام کیا گیا ہو، اس کے پیچھے فقہاء کی محنت اور فقہاء کا اخلاص بھی ہے۔ ایسی صورت میں دوسرے مکتب فکر کے سلسلہ میں بدگمان ہونے کے بجائے سبکو ہم مخلص سمجھیں، سب کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کریں، اس طرح کی کوششیں درس میں بھی اس سے پہلے ہوئی ہیں، مثلاً ابن رشد کی کتاب بدایۃ المجتہد درس میں بھی ہے مختلف مدارس میں، اس میں نہ صرف یہ کہ مسائل بیان کیے گئے ہیں مسائل کی تشریحات بھی ہیں اور ان کے دلائل بھی ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ تفصیلی طور پر گزشتہ صدی میں، بیسوی صدی کے اواخر میں جو کتاب شائع ہوئی ہے وہ الفقہ علی المذاہب الأربعۃ ہے، اس میں اور تفصیل کے ساتھ تمام دلائل دیئے گئے ہیں، بدایۃ المجتہد ایک مختصر کتاب ہے اس کے مقابلہ میں الفقہ علی المذاہب الأربعۃ چار جلدوں میں ہے، تقریباً ڈھائی تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے، ہر مکتب فکر کے دلائل موجود ہیں، اور اس وقت جو چیز تیار ہوئی ہے موسوعہ فقہیہ یا فقہی انسائیکلوپیڈیا، یہ اس سے بہت ہی ممتاز ہے، اصطلاح کے سلسلہ میں پوری تفصیلات موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں مولانا مجاہد الاسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کوشش کی اردو ترجمے کے سلسلہ میں، اتفاق کی بات کہ ان دنوں میں ساتھ بھی رہا، کویت میں بھی ساتھ رہا، دیکھا کہ مولانا نے جو محنت کی اور وزارت

اوقاف کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ایسی چیز جو ۴۵ رجلدوں میں لازمی طور پر اردو میں آنی چاہئے، یہاں کے علماء کو فائدہ ہوگا، اس کا فائدہ کوئی معمولی فائدہ نہیں، اس لیے انھوں نے انتھک کوشش کی اور اس پر ان کو آمادہ کیا، یہاں تک کہ نہ صرف یہ کہ اس کا معیاری ترجمہ ہوا، بلکہ انشاء اللہ عنقریب یہ تمام جلدیں شائع ہوں گی۔ وزارت اوقاف کویت نے انتظام یہ کیا ہے کہ تمام مدارس عربیہ تک یہ پہنچے، یہ بہت ہی مبارک اقدام ہے، اس سلسلہ میں اسلامک فقہ اکیڈمی نے جو محنت کی، جس ٹیم کے ذریعہ انھوں نے کام کیا وہ بہت ہی قابل تعریف ہے، وہ سب مبارکباد کے قابل ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اس کتاب سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ مدارس عربیہ اور تحقیقی اداروں تک یہ کتابیں پہنچیں گی۔ اس سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے۔ کتابیں پہنچ جائیں اور ان سے فائدہ نہ اٹھائیں تو اس کا حاصل کیا ہوگا؟ تو ہمیں چاہئے کہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اس کے ذریعے جو آپس کے اختلافات ہیں اور تنفر ہے وہ دور ہو، ان ہی کلمات پر میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔ **وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔**

☆☆☆

تاریخ موسوعہ فقہیہ

۱۔ موسوعہ فقہیہ کا نظریہ سب سے پہلے شیخ محمد راغب الطباخ نے "الافصاح لابن هبيره" کے مقدمہ میں کیا۔

۲۔ شیخ محمد بن حسن الحجوی نے "منزلة الفقه فی الاسلام" میں موسوعہ کے نظریہ کو زیادہ واضح طور پر پیش کیا۔

۳۔ موسوعہ کے سلسلہ میں سب سے پہلی آواز ۱۹۵۱ء میں پیرس میں منعقدہ "فقہ اسلامی ہفتہ کانفرنس" میں بلند کی گئی۔

۴۔ ۱۹۵۶ء میں موسوعہ کے سلسلہ میں کوششوں کا آغاز ہوا، اور دمشق یونیورسٹی کی کلیۃ الشریعہ کے تحت ایک کمیٹی نے کوشش شروع کی۔

۵۔ ۱۹۵۹ء میں اس کمیٹی کی طرف سے پہلا کتابچہ "موسوعة الفقه الاسلامی – فكرتها، منهجها" کے عنوان سے دمشق یونیورسٹی سے شائع کیا گیا۔

۶۔ ۱۹۶۱ء میں ایک جز بحوث موسوعہ کے نمونہ کے طور پر لوگوں کی رائے حاصل کرنے کے لئے شائع کیا گیا جسے شام ومصر کے کچھ منتخب فقہاء نے تیار کیا تھا۔

۷۔ ایک اہم کوشش "جمعية الدراسات الاسلامية" قاہرہ نے کی، جس کے صرف دو جز شائع ہوسکے۔

۸۔ ملک شام میں موسوعہ کے سلسلہ میں "معجم فقه ابن حزم" اور "دليل مواطن البحث عن المصطلحات الفقهية" جیسے کچھ تمہیدی کام منظر

عام پر آئے۔

۹۔ مصر کی وزارت اوقاف نے ۱۹۶۱ء میں "المجلس الأعلى للشئون الاسلامية" کے تحت تشکیل دی گئی مختلف کمیٹیوں کے ذریعہ موسوعہ کی تیاری کی کوشش شروع کی، اور ۱۹۶۶ء میں اس موسوعہ کی صرف پہلی جلد شائع ہوسکی، جب کہ اس کی چوبیس جلدیں تیار ہوچکی تھیں، جو حرف "ہمزہ" کی اصطلاحات کے سلسلہ میں ہیں، ماضی قریب میں اس کی بھی متعدد جلدیں "موسوعة الفقه الاسلامیه" کے نام سے طبع ہوئی ہیں۔ اس موسوعہ میں اٹھوں مسالک کا احاطہ کیا گیا ہے۔

۱۰۔ ۱۹۶۷ء میں کویت کی "وزارت اوقاف و اسلامی امور" نے موسوعہ فقہیہ کی تیاری اور تکمیل کا منصوبہ بنایا، اور پہلے مرحلے میں پانچ سالوں پر محیط مدت کے دوران خاکہ کی تیاری کا کام مکمل کیا گیا، جس میں "المغنی لابن قدامہ" کا ایک فقہی معجم تیار کیا گیا اور اس کے ضمن میں پچاس بحثیں لکھی گئیں، جن میں سے صرف تین بحثیں تمہیدی ایڈیشن کے طور پر شائع کی گئیں، اور ان بحثوں پر پوری دنیا کے منتخب اہل علم سے رائے طلب کی گئی، اور یہ مرحلہ ۱۹۷۱ء کے اواخر تک جاری رہا۔

۱۱۔ ۱۹۷۵ء میں ضروری تمہیدی کاموں، ماہرین سے رابطہ اور باصلاحیت افراد کو اکٹھا کرنے کا باقاعدہ آغاز ہوا، یہ سلسلہ بعد کے دو سالوں تک جاری رہا، جن کے دوران تجویزیں اور آراء حاصل کی گئیں، اور سابقہ بحثوں میں سے مزید ۹ نمونوں کو منتخب کر کے تمہیدی ایڈیشن کے طور پر شائع کیا گیا، تا کہ مزید آراء اور تجویزیں حاصل کی جاسکیں اور منصوبہ کو روبہ عمل لانے کے لئے عملی آغاز کا اعلان

کیا جاسکے۔

۱۲۔ دوسرے مرحلہ میں یکم مارچ ۱۹۷۷ء کو موسوعہ فقہیہ کے لئے عمومی کمیٹی کی تشکیل وزارت اوقاف کی قرارداد نمبر ۸/۷۷ کے تحت عمل میں آئی، جس کے صدر وزیر اوقاف واسلامی امور ہیں، ان کے علاوہ مزید آٹھ ممبر ہیں جو وزارت کے اعلی افسران، فقہ کے بعض ماہرین اور شعبۂ قضا کے بعض ارکان شوری پر مشتمل ہے۔

۱۳۔ مباحث تحریر کرنے کے لئے ایک واضح خاکہ تیار کر کے اس کے مطابق کام کا آغاز کیا گیا اور اس کی نظر ثانی وتوثیق کے لئے عالم اسلام کے ممتاز و ماہر فن علماء وفقہاء کی خدمات حاصل کی گئیں، اور اس طرح مختلف مراحل سے گذرتے ہوئے موسوعہ فقہیہ کی جمع وترتیب کا کام باقاعدہ اور منظّم انداز میں شروع کر دیا گیا۔

۱۴۔ الحمدللہ ۴۵ جلدوں پر مشتمل یہ موسوعہ فقہیہ ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء میں اپنے حسن اختتام کو پہنچا۔

☆☆☆

موسوعہ فقہیہ

امتیازات وخصوصیات

۱۔ کویت سے شائع شدہ موسوعہ فقہیہ میں تیرہویں صدی ہجری تک کے فقہ اسلامی کے ذخیرہ کوجدید اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔

۲۔ چاروں فقہی مسالک (فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی) اور بعض مقامات پر فقہ ظاہری کے مسائل ودلائل کوذکر کیا گیا ہے۔

۳۔ موسوعہ میں مختلف مسائل کوان سے متعلق مختلف فقہی اصطلاحات ور جحانات کے ذیل میں ذکر کیا گیا ہے، نہ کہ مذاہب فقہیہ کی ترتیب سے جس کی وجہ سے کسی مسئلہ سے متعلق مختلف فقہی نقطہ نظر واضح صورت میں سامنے آجاتا ہے۔

۴۔ ہر مسلک کے اقوال اور دلائل اسی مسلک کی مستند ترین کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں۔

۵۔ معروضی انداز سے ہر فقیہ کا نقطہ نظر اوراس کے دلائل موسوعہ میں شامل کئے گئے ہیں، موازنہ وترجیح کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

۶۔ دلائل کے حوالہ جات ہر صفحہ پر درج کئے گئے ہیں، نیز احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

۷۔ موسوعہ کی ہر جلد کے آخر میں سوانحی ضمیمہ شامل کیا گیا ہے، جس میں اس جلد میں مذکور فقہاء کے مختصر سوانحی خاکے مع حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

۸۔ تحریر مسائل کے لئے یہ طریقہ اپنایا گیا ہے کہ کسی ایک فقہی اصطلاح یا لفظ کا پہلے لغوی پھر شرعی معنی ومفہوم بتایا جاتا ہے، پھر اس اصطلاح و لفظ یا اس سے متعلق دیگر فقہی الفاظ کے معانی ومفاہیم اور ان کے باہمی فرق پر روشنی ڈالی جاتی ہے، اس کے بعد اس لفظ کے شرعی حکم اور دلائل کا ذکر ہوتا ہے، آخر میں یہ بتایا جاتا ہے کہ فقہاء کرام نے اس لفظ سے متعلق بحث کتب فقہ میں کن کن ابواب ومقامات پر فرمائی ہے۔

۹۔ تمام مصطلحات کو تین خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے: اصلیہ۔ احالہ۔ لالہ۔

الف۔ مصطلحات اصلیہ وہ ہیں جن میں اس فقہی اصطلاح کے تحت اس سے متعلق تمام امور مثلاً لغوی واصطلاحی معنی اور تعریف وتشریح، متعلقہ الفاظ، آراء ودلائل اور اس سے متعلق تمام مسائل واحکام وغیرہ کا پوری تفصیل سے احاطہ کیا جاتا ہے۔

ب۔ مصطلحات احالہ وہ ہیں جن میں اس فقہی اصطلاح و لفظ کا بہت ہی اختصار کے ساتھ ذکر ہوتا ہے، اس اصطلاح کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس سے متعلق دیگر الفاظ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور مختصراً مسائل بھی بیان کئے جاتے ہیں، لیکن تفصیلی مسائل و احکام کے لئے فقہی کتابوں کے متعلقہ مباحث کی طرف اشارہ کردیا جاتا ہے یا موسوعہ کے ان دیگر مصطلحات کا حوالہ دے دیا جاتا ہے جن میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث آچکی ہوتی ہے یا آنے والی ہوتی ہے۔

ج۔ مصطلحات دلالہ میں کسی طرح کی بحث نہیں کی جاتی بلکہ ان مصطلحات کی طرف صرف رہنمائی کردی جاتی ہے جن میں اس اصطلاح پر بحث ہوتی ہے، چونکہ دونوں اصطلاحوں میں صرف لفظی فرق ہوتا ہے، اور دونوں کا مدلول ایک ہوتا ہے، اس لئے اس کی تفصیل ایک ہی اصطلاح کے تحت بیان کردی جاتی ہے۔

۱۰۔ موسوعہ فقہیہ میں تمام مصطلحات کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے، یہ موسوعہ کی سب سے اہم خصوصیت ہے، چونکہ اس سے ترتیب اور مسائل کی تلاش آسان ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ مصطلحات کی ترتیب کے وقت اس کی موجودہ لفظی ہیئت ترکیبی کو پیش نظر رکھا گیا ہے نہ کہ لغوی ہیئت ترکیبی کو، جیسے لفظ ''اتلاف'' کا تذکرہ ''ات'' کے ذیل میں آئے گا، نہ کہ ''تلف'' کے ذیل میں، کیونکہ اس طریقہ سے مصطلحات کو پیش کرنے سے تلاش و تحقیق میں مزید آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ اسی طرح مرکب الفاظ میں ان کے اولین اجزاء کی ترتیب کا لحاظ کیا گیا ہے، پھر اس کے بعد آنے والے حروف کی باہمی ترتیب بھی پیش نظر رکھی گئی ہے، جیسے لفظ ''صلاۃ'' اور اس کی طرف اضافت کئے گئے الفاظ جیسے صلاۃ الفجر اور صلاۃ الوتر وغیرہ۔

۱۳۔ موسوعہ فقہیہ ۳۰۱۳ (تین ہزار تیرہ) فقہی مصطلحات پر مشتمل ہے، جن میں سے مصطلحات اصلیہ کی تعداد ۸۷۵، اور مصطلحات احالہ کی ۱۱۹۰، اور مصطلحات دلالہ کی تعداد ۹۴۸ ہے۔

۱۴۔ عربی موسوعہ فقہیہ کے مجموعی صفحات کی تعداد ۱۷۶۰۳ (سترہ ہزار چھ سو تین) ہے۔

نوٹ: اصولی مسائل اور موجودہ دور کے وہ نئے مسائل جن میں اختلاف آراء کی گنجائش ہے ان کو اصل موسوعہ میں شامل نہیں کیا گیا ہے، لیکن انہیں علاحدہ ضمیموں کی صورت میں پیش کرنے کا منصوبہ ہے۔

☆☆☆

موسوعہ فقہیہ کے بارے میں اکابر علماء کے اقوال

- موسوعہ فقہیہ عظیم فقہی کارنامہ ہے، امت اور کویت دونوں کو اس پر فخر کرنا چاہئے۔
(ڈاکٹر وہبہ زحیلی، دمشق)

- موسوعہ فقہیہ دور حاضر کا ایک اہم اور بڑا فقہی کارنامہ ہے:
(ڈاکٹر عادل عبداللہ الفلاح، وکیل وزارت اوقاف واسلامی امور کویت)

- میں دنیا میں جہاں بھی گیا وہاں لوگوں نے موسوعہ سے استفادہ کی خواہش ظاہر کی۔
(ڈاکٹر خالد مذکور، صدر تطبیق شریعہ کمیٹی، کویت)

- قرآن کریم کا مطالبہ کرنے والے موسوعہ فقہیہ میں احکام شرعیہ کی تفصیل تلاش کرتے ہیں۔
(عبداللہ مہدی براک، وکیل مساعد دراسات قرآن، کویت)

- موسوعہ فقہیہ ہمہ گیر منصوبہ بند پروگرام کا کامیاب نمونہ ہے۔
(شیخ ابراہیم صالح، وکیل مساعد قطاع تخطیط، کویت)

- موسوعہ فقہیہ کویت کا چلتا پھرتا ایک سفیر ہے، دنیا کی علمی محفلوں میں جس کی جبین روشن ہے۔
(ڈاکٹر مطلق قراوی، وکیل مساعد علاقات خارجی، کویت)

- یہ موسوعہ قابل فخر کارنامہ ہے، ہمارا اس پر مسرور ہونا حق ہے، کیونکہ وہ قابل اعتماد سرمایہ ہے۔
(ڈاکٹر علی جمعہ، مفتی اعظم مصر)

- ”موسوعہ فقہیہ“ فقہ اسلامی کی ترقی کی سچی دلیل اور موسوعاتی تحقیقات کا سرخیل ہے۔
(شیخ عیسیٰ احمد عبید لی، وکیل مساعد قطاع افتاء وبحوث شرعیہ، کویت)

موسوعہ کی طباعت کا کام وزارت اوقاف کویت نے معاہدہ کے تحت ہندوستان میں جنوین پبلیکیشن کے سپرد کیا اور پہلے مرحلہ میں ۱۲ر جلدوں کی طباعت کا کام حوالہ کیا۔ وزارت نے ان بارہ جلدوں کی اردوداں حلقوں، مدارس، یونیوسٹیز، علمی و تحقیقی مراکز، اسلامی تنظیموں، اداروں اور جماعتوں کی لائبریریوں میں تقسیم کے لئے اس انسائیکلوپیڈیا کو ہدیۃً تقسیم کرنے کی ذمہ داری جنوین دی نیز طباعت واشاعت اور تقسیم کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری خود وزارت نے اپنے ذمہ رکھی۔

الحمدللہ وزارت اوقاف کویت نے ۴۵ر جلدوں کی عربی سی ڈی اپنے یہاں تیار کر رکھی ہیں۔ البتہ فقہ اکیڈمی نے تجرباتی طور پر ۱۲ر جلدوں کی سی ڈی اہل علم کے لیے تیار کی ہے۔